تخریج تحقیق وتسہیل
حافظ ندیم ظہیر

تقدیم ونظرثانی
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

الدعاء المقبول المعروف بہ

اسلامی وظائف

شیخ الحدیث مولانا

عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

تخریج، تحقیق و تسہیل

حافظ ندیم ظہیر

تقدیم و نظر ثانی

حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

کتاب ---------------- اسلامی وظائف

تالیف ---------------- شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

ناشر ---------------- محمد سرور عاصم

سن اشاعت ---------------- اگست 2011ء

قیمت ----------------

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

مضمون	نمبر شمار

چوتھی منزل

مضمون	نمبر شمار

حرف اول

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین، امابعد:

اذکار وظائف اطمینان قلب، تسکین روح کا باعث اور ارضی وسماوی آفات سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝۲۸﴾ [1]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان وسکون پاتے ہیں۔سنو! اللہ کے ذکر ہی سے دل چین وسکون پاتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ [2]

''جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا تو اس کے لئے معیشت تنگ اور نہایت پر مشقت ہوگی۔''

یعنی اپنے رب کے ذکر سے روگردانی کرنے والوں پر دنیا میں غم وہموم اور مصائب وآلام کے پہاڑ تو ٹوٹتے ہی ہیں۔قبر، حشر اور آخرت میں بھی یہ لوگ عذاب سے دوچار ہوں گے۔(العیاذ باللہ)

اذکار ووظائف قرب الٰہی، اجر وثواب اور درجات عالیہ کے حصول کا سبب ہیں اور ان سے غفلت وکوتاہی حسرت کا باعث!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سے بہترین ہے، تمہارے مالک کے نزدیک پسندیدہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا اور تمہارے لئے سونا چاندی (فی سبیل اللہ) خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس بات سے بھی بہتر کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں

---

[1] ۱۳/ الرعد:۲۸۔ [2] ۲۰/ طٰہٰ: ۱۲۴۔

ماریں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول: وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کا ذکر" [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو، تو وہ ایسے ہیں جیسے کسی مردار گدھے پر سے اٹھے ہوں اور (آخرت میں) یہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔" [2]

"اسلامی وظائف" اردو زبان میں قدیم اور اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے، جس میں دعا واذکار اور اس سے متعلق مسائل کا احاطہ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ جامع و نافع کتاب تحقیق وتخریج سے مزین ہدیہ قارئین ہے۔

انداز تحقیق:

- ☆ کتاب میں مقبول احادیث، دعاؤں اور اذکار کا اصل مصادر و مراجع سے تقابل وموازنہ۔
- ☆ بعض وضاحت طلب مقامات پر حاشیے کے ذریعے سے تصریح۔
- ☆ قدیم وثقیل عبارات کو عام فہم اور جدید بنانے کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔
- ☆ بعض مقامات پر حاشیے کی صورت میں اضافہ۔
- ☆ کتاب میں وارد بعض تسامحات کی تصحیح۔
- ☆ تمام آثار وروایات کی مکمل تخریج۔
- ☆ صحت وسقم کے اعتبار سے ہر حدیث پر حکم۔

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق تحقیقی وادبی معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی ہے، لیکن خطا کا احتمال ہمیشہ رہتا ہے، لہٰذا اہل علم وقلم سے التماس ہے کہ کسی بھی غلطی پر معروف طریقے سے اصلاح فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حرف آخر کے طور پر میں اپنے مربی اور انتہائی مشفق استاد فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کا از حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے راقم الحروف کی تحقیق پر نظر ثانی کی اور ایک

---

[1] سنن الترمذی:٣٣٧٧، سنن ابن ماجہ: ٣٧٩٠ و سندہ حسن۔

[2] سنن ابی داود:٤٨٥٥ و سندہ صحیح۔

جامع مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔جزاہ اللہ خیرا

میں اپنی اس کاوش کا انتساب استاد محترم کی طرف کرتا ہوں کہ جن کے سایہ عاطفت میں رہنے کی وجہ سے راقم الحروف علمی میدان میں چلنے کے قابل ہوا، اوران کا دست شفقت بدستور قائم ہے۔اسی طرح محترم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے کتاب کواپنی روایت کے مطابق احسن طریقے سے شائع کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گوہوں کہ ہماری اس محنت کوشرف قبولیت بخشے۔(آمین)

حافظ ندیم ظہیر

۱/۶/۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۃ التحقیق: اسلامی وظائف

الحمد للہ رب العالمین و الصّلوٰۃ و السّلام علی رسولہ الأمین و رضی اللہ عن أصحابہ أجمعین و من تبعھم بإحسان إلی یوم الدین، أما بعد:

دین اسلام میں ذکرواذکار اور دعا کی بیحد اہمیت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ﴾ 1

''پس میرا ذکر کرو، میں (فرشتوں کے سامنے) تمہارا ذکر کروں گا۔''

نیز فرمایا:

''اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' 2

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

''مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔''

اور فرمایا:

''بے شک جو لوگ میری عبادت (یعنی دعا) سے تکبر کرتے ہیں تو وہ ذلیل ورُسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' 3

اور فرمایا:

''جب دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں، لہٰذا مجھ سے (ہی) دعا مانگو۔'' 4

---

1 ۲/ البقرۃ:۱۵۲۔ 2 ۳۳/ الاحزاب:۳۵۔

3 ۴۰/ المومن:۶۰۔ 4 ۲/ البقرۃ:۱۸۶۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الدعاء هي العبادة.)) "دعا ہی عبادت ہے۔" [1]

آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تُو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر (یعنی اللہ سے دعا مانگ) اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ۔ [2]

اور فرمایا: تم میں سے ہر آدمی اپنے رب سے ہی ہر حاجت مانگے، حتیٰ کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگے۔ [3]

نیز دیکھئے سورۃ یونس (آیت: ۱۰۷) اور سورۃ النمل (آیت: ۶۲)

ان آیات مبارکہ، احادیث صحیحہ اور دیگر دلائل سے کئی مسائل ثابت ہوئے۔ مثلاً:

1. صرف اللہ ہی سے دعا مانگنی چاہئے۔
2. اللہ سے دعا نہ مانگنے والے متکبر ہیں اور یہ لوگ ذلیل و رُسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔
3. غیر اللہ سے دعا مانگنا جائز نہیں بلکہ حرام (اور شرک) ہے۔
4. دعا ہی عبادت ہے۔
5. ہر دعا صرف اللہ ہی سے مانگنی چاہئے اور کثرت سے ذکر و اذکار مسنونہ میں مشغول رہنا چاہئے۔

کتبِ وظائف واذکار:

دعا واذکار اور وظائف پر سلف صالحین اور علمائے حق نے بکثرت کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً:

1. کتاب الدعاء
(تالیف: محمد بن فضیل بن غزوان الضبی، متوفی ۱۹۵ھ رحمہ اللہ) مطبوع
2. کتاب الدعاء

---

[1] سنن ابی داود: ۱٤۷۹، وسنده صحیح واللفظ له، و صححه الترمذی: ۲۹۶۹ و ابن حبان: ۲۳۹۶، الحاکم ۱/ ٤۹۰ـ ٤۹۱، ووافقه الذهبی۔

[2] سنن ترمذی: ۲۵۱۶ وقال: "هذا حدیث حسن صحیح" وسنده حسن وأورده الضیاء فی المختارة: ۱۰/ ۲۲ـ ۲٦ ح ۱۲۔

[3] سنن ترمذی: ۸/ ۳٦۰٤ وسنده حسن، وصححه ابن حبان، الاحسان: ۸٦۳، ۸۹۱ـ ۸۹۲۔

(تالیف: قاضی ابوعبداللہ الحسین بن اسماعیل المحاملی، متوفی ۳۳۰ھ رحمہ اللہ) مطبوع

3 کتاب الدعاء
(تالیف: سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ رحمہ اللہ) مطبوع

4 کتاب الدعوات الکبیر
(تالیف: احمد بن الحسین البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ رحمہ اللہ) مطبوع

5 عمل الیوم واللیلۃ (تالیف: الامام النسائی، متوفی ۳۰۳ھ رحمہ اللہ) مطبوع

6 عمل الیوم واللیلۃ (تالیف: ابن السنی الدینوری، متوفی ۳۶۴ھ رحمہ اللہ) مطبوع

7 کتاب الترغیب فی الدعاء
(تالیف: عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی، متوفی ۶۰۰ھ رحمہ اللہ) مطبوع

8 جزء فی فضیلۃ ذکر اللہ عزوجل
(تالیف: ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ رحمہ اللہ) مطبوع

9 کتاب مجابی الدعوۃ (تالیف: ابن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۲ھ رحمہ اللہ) مطبوع

10 الدعوات (تالیف: الامام الترمذی، متوفی ۲۷۹ھ رحمہ اللہ) مطبوع
یہ کتاب سنن ترمذی میں درج ہے۔

مذکورہ تمام کتابیں باسند ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی تھیں، جن میں سے بعض کا تذکرۃ کتاب الدعاء لابن فضیل کے مقدمے میں موجود ہے۔

متاخرین علمائے حدیث اور دیگر علماء نے بھی ذکر و دعا کے مسئلے پر کئی کتابیں لکھیں۔ مثلاً:

① الاذکار (تالیف النووی، متوفی ۶۷۶ھ) مطبوع
اس کی بہترین تحقیق شیخ سلیم بن عید الہلالی الاثری حفظہ اللہ نے کی ہے۔

② المتجر الرابح (تالیف الدمیاطی، متوفی ۷۰۵ھ) مطبوع
اس کا اردو ترجمہ مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور سے مطبوع ہے۔

③ التذکار فی افضل الاذکار (تالیف القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ) مطبوع

④ الکلم الطیب (تالیف ابن تیمیہ، متوفی ۷۲۸ھ) مطبوع بتحقیق الالبانی

⑤ مختصر سلاح المؤمن (تالیف الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ) مطبوع

⑥ حصن حصین (تالیف الجزری، متوفی ۷۳۹ھ) مطبوع

اس کا اردو ترجمہ بھی تاج کمپنی کراچی سے مطبوع ہے۔

⑦ تحفۃ الذاکرین (تالیف الشوکانی، متوفی ۱۲۵۰ھ) مطبوع

⑧ المصباح فی اذکار المساء والصباح

(تالیف الصالحی المنبجی الحنبلی، متوفی ۷۷۵ھ) مطبوع

⑨ فضائل الاعمال

(تالیف محمد بن عبدالواحد المقدسی ضیاء الدین، متوفی ۶۴۳ھ) مطبوع

اس میں دیگر فضائل کے ساتھ ادعیہ ماثورہ کو بھی بلحاظِ فضائل ذکر کیا گیا ہے۔

⑩ النصیحۃ فی الادعیۃ الصحیحۃ (تالیف الحافظ المقدسی، متوفی ۶۰۰ھ)

ان تمام کتابوں (۱ تا ۱۰) میں متصل سندیں نہیں بلکہ عام طور پر صرف سابقہ کتبِ حدیث کے حوالوں کا التزام کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں بھی بہت سے اہلِ حدیث اور غیر اہلِ حدیث علماء نے ذکر و اذکار اور دعاؤں پر کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً:

① اسلامی وظائف (تالیف شیخ عبدالسلام بستوی)

② پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں (تالیف مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی)

③ کتاب الدعاء (تالیف: محترم محمد اقبال کیلانی)

④ ذکر اللہ (تالیف: شیخ عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی)

⑤ حصن المسلم (تالیف: شیخ سعید بن علی القحطانی)

⑥ الصحیح المسند من اذکار الیوم واللیلہ

(تالیف: مصطفی العدوی و مراجعت الشیخ مقبل بن ھادی الوادعی)

⑦ فقہ الادعیہ والاذکار (تالیف: الشیخ عبدالرزاق البدر)

اس کے بعض حصے کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

⑧ کتاب الدعاء (تالیف: مختار احمد ندوی)

⑨ تحفۃ السائلین (تالیف: محترم محمد ارشد کمال)

⑩ مستند مسنون ذکرونہ او دعا گانے (تالیف: شیخ امین اللہ پشاوری)

یہ کتاب پشتو زبان میں ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں اس مسئلے پر لکھی گئی ہیں اور عام کتابوں میں صحیح، حسن، ضعیف اور مردود ہر قسم کی روایتیں موجود ہیں اور بعض کتابوں کے مصنفین نے صحیح روایات کا اپنی استطاعت کے مطابق التزام کیا ہے۔

اسلامی وظائف:

شیخ عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ ہندوستان کے مشہور خطیب، صحیح العقیدہ عالم اور کثیر التصانیف مصنف تھے۔ آپ ۷/فروری ۱۹۷۴ء یوم الاثنین کو حالتِ نماز میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ (دیکھئے اسلامی تعلیم ج ۱ ص ۹، مقدمہ از عبدالرشید بن عبدالسلام بستوی)

تفصیل کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۴۶ ص ۴۷۔۴۸

شیخ عبدالسلام بستوی کی کتابوں میں سے اسلامی تعلیم، اسلامی خطبات اور اسلامی وظائف بہت زیادہ مشہور ہیں۔

میرے شاگرد، دوست اور پیارے بھائی محترم حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ نے ''اسلامی وظائف'' کی تحقیق و تخریج اور نظر ثانی کا عظیم کام سرانجام دیا ہے اور صحت و ضعف کے لحاظ سے حکم لگا کر صحیح، حسن اور ضعیف روایات کی نشاندہی کر دی ہے، تاکہ عام قارئین کو سہولت رہے اور وہ صحیح و حسن احادیث پر عمل کر سکیں۔

بعض علماء فضائل و مناقب میں ضعیف روایات کی روایت جائز سمجھتے ہیں اور غالباً انھی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ''اسلامی وظائف'' کے مصنف نے بھی ضعیف روایات درج کر دی ہیں، لیکن یہ مسلک و منہج مرجوح ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ احکام ہوں یا عقائد، فضائل ہوں یا مناقب صرف صحیح اور حسن لذاتہ احادیث سے ہی استدلال کرنا چاہئے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ولا فرق فی العمل بالحدیث فی الأحکام أو فی الفضائل إذا لکل شرع۔"

احکام ہوں یا فضائل، حدیث پر عمل کرنے میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ (یہ) سب شریعت ہے۔ [1]

میرا اور حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ کا منہج ایک ہی ہے، نیز راقم الحروف نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور ان کی تحقیقات کو غور سے دیکھا ہے، یہ بہت اچھا اور مفید کام ہے۔ والحمدللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصنفِ کتاب: شیخ عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ، محقق کتاب: حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ اور ناشرِ کتاب: محترم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ اور تمام متعلقین کو اس عظیم کام پر جزائے خیر عطا فرمائے، ہماری خطائیں معاف فرمائے اور دعائیں قبول فرمائے۔ (آمین)

حافظ زبیر علی زئی

(۸/دسمبر ۲۰۱۰ء)

---

[1] تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب، ص:۹۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَاٰلِهِ النُّجَبَاءِ وَأَتْبَاعِهِ الْكُرَمَاءِ.

أَمَّا بَعْدُ!

پروردگار عالم نے اس کارگاہ عالم فانی میں آرام وتکلیف، رنج وغم، دوست ودشمن، بیماری وتندرستی اور طرح طرح کی صدہا راحتوں اور مصیبتوں کو پیدا فرما کر تمام مخلوق خاص کر انسانوں کو اس میں مبتلا کیا، جیسا کہ اس نے فرمایا: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ﴾ [1] ''ہم نے انسان کو مشقت اور تکلیف میں پیدا کیا ہے۔'' ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک گوناگوں پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ہی اس کی نجات کے لیے مختلف احتیاطی تدبیریں بھی مقرر فرما دیں کہ جن پر گامزن رہنے سے پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں، جیسے سردی سے بچاؤ کے لیے گرم سامان اور گرمی سے بچاؤ کے لیے ٹھنڈک پہنچانے والی چیزیں اور دشمن سے بچاؤ کے لیے سامان جنگ، رنج وغم دور کرنے کے لیے آرام وراحت کے اسباب، بیماری دور کرنے کے لیے دعائیں اور دوائیں پیدا کیں۔ حدیث میں ہے: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً)) [2] ''ہر بیماری کے لیے شفا اور دوا اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دی ہے۔''

درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رنج وغم، تکلیف ومصیبت وغیرہ دینے والا اور وہی ان مصیبتوں کو دور فرما کر راحت وآرام، صحت وتندرستی عطا فرمانے والا ہے، ہر چیز پر قادر اور مختار ہے۔ وہ بڑا داتا ہے۔ وہ اس بات کو بہت محبوب رکھتا ہے کہ اسے کوئی پکارے۔ اسی پکار کو دعا کہتے ہیں:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ﴾ [3]

---

[1] ۹۰/ البلد:٤۔ [2] بخاری، کتاب الطب، باب ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاءً رقم: ۵٦۷۸۔ [3] ۲۷/ النمل:٦٢۔

''بھلا ہے کوئی جو بے قرار و پریشان حال کی فریاد سنے، جبکہ وہ اسے پکارے اور وہ تکلیف کو دور کر دے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ ہی بے چین و بے قرار کی فریاد سنتا اور اس کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے انسان ہر مصیبت کے دور کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی سہارا ضرور تلاش کرتا ہے، حتیٰ کہ دہریئے اللہ خالق کائنات کے منکر، ملحد اور بڑے بڑے مغرور بھی اپنی سمجھ اور عقیدے کے موافق اپنے سے بڑی ذات کا وسیلہ و ذریعہ ٹھہراتے ہیں اور اس کے دامن کو پکڑ کر نجات حاصل کرنے کے خواہاں رہتے ہیں۔ بعض نے مورتیوں کو پکارا، کسی نے چاند، سورج، مریخ وغیرہ ستاروں کی منت وسماجت، خوشامد کی اور دوہائی دی کہ اس آڑے وقت میں کام آئیں مگر جب ان سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو تمام مادی وصوری اور ظاہری ذریعوں سے منہ پھیر کر صرف ایک ذات اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر نہایت عاجزی وانکساری اور آہ وزاری سے پکارتے اور دُعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پریشان حال لوگوں کی پکار کو قبول فرما کر انہیں دامن رحمت میں چھپالیتا ہے۔ جب اللہ رؤف ورحیم ہی اس آڑے وقت ومصیبت میں کام آنے والا ہے تو ہر حالت میں اسی کو پکارنا چاہیے۔ دوسرے عاجز ومحتاجوں کو پکارنے سے کیا فائدہ؟ کیونکہ وہ تو اس پکار کو سنتے ہی نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ ﴾ [1]

''ان سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کی بات نہیں سن سکتے وہ تو ان کی پکار سے بھی بے خبر ہیں۔ (وہ تم ہی جیسے عاجز ومجبور بندے ہیں)'' نیز فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ ﴾ [2]

''بے شک اللہ کے سوا جنہیں تم اپنی مدد کے لیے پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے (عاجز) بندے ہیں۔'' بلکہ وہ تم سے بھی زیادہ عاجز ہیں، کیونکہ زندہ انسان اپنی بعض مصیبتوں کو دور کر سکتا ہے، لیکن بے جان تو اپنی مصیبت دور نہیں کر سکتا،

---

[1] ٤٦/ الأحقاف:٥۔ [2] ٧/ الأعراف:١٩٤۔

دوسروں کی کیا مصیبت دور کرے گا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴾ 1

''وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ وہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔''

آیات مذکورہ سے یہ ظاہر ہوا کہ اللہ کے مقابلہ میں سب ہیچ اور بے بس ہیں۔ کوئی کسی کی مدد اور تکلیف کو دور نہیں کر سکتا، صرف اور صرف اللہ ہی ہے جو سب کی مدد کرتا ہے، لہٰذا ہر حالت میں اللہ ہی کو پکاریں، اور اسی سے دُعا کریں اور اس پکار میں دوسرے کو شریک نہ کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ 2

''اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔'' ورنہ تمہارے سب کام خراب ہو جائیں گے۔

﴿وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ 3

''اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو مت پکارو جو (پکارنے سے) فائدہ اور (چھوڑنے سے) کچھ تکلیف نہ پہنچا سکیں، پھر اگر تم ایسا کرو گے تو اس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔''

قرآن مجید میں اس قسم کی بے شمار آیتیں ہیں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے اور ہر چیز اسی سے مانگنی چاہیے، پھر بھی بہت سے ناواقف مسلمان مصیبت میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں، کوئی کسی نبی ولی کو پکارتا ہے، کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ کا وظیفہ کرتا ہے، کوئی خواجہ غریب نواز کی دوہائی دیتا ہے۔ کوئی پیروں، مرشدوں کی من گھڑت دعاؤں کی تسبیح پڑھتا ہے اور قرآن مجید اور حدیث کی دعاؤں سے کوسوں دور بھاگتا

---

1 ۷/ الأعراف:۱۹۷۔ 2 ۷۲/ الجن:۱۸۔ 3 ۱۰/ یونس:۱۰۶۔

ہے، حالانکہ قرآن وحدیث کی دعائیں اصل ہیں اور جو اُن میں تاثیر ہے دوسری غیر مسنون دعاؤں میں نہیں ہوسکتی۔

اور ان میں عقائد کی اصلاح بھی ہے (عقائد کے متعلق خاکسار نے ''اسلامی عقائد'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے) اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو ہر دعا میں عقیدے کی درستی موجود ہے، کیونکہ اس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ قرآنی دعائیں خود اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام کو تعلیم فرمائیں جن کی برکت سے ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوئیں، کیونکہ دوسرے انسانوں کی طرح وہ بھی انسان ہی تھے، لیکن افضل البشر تھے، جو دوسرے انسانوں کو ضرورتیں پیش آتی ہیں انہیں بھی آیا کرتی تھیں۔ وہ بیمار بھی ہوتے تو صحت اللہ تعالیٰ ہی سے چاہتے: ﴿إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ 1 بے اولاد ہوتے تو اولاد کے لیے دعا فرماتے: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ 2 لوگ ستاتے تو ان سے نجات کے لیے دربار باری تعالیٰ میں دست بدعا ہوتے ہیں: ﴿وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ﴾ 3 لغزشیں ہوجاتیں تو اس کی معافی چاہتے، حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام سے لغزش ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں القا کیا کہ تم یہ دعا پڑھو ہم تمہاری لغزش معاف کردیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَٰسِرِينَ ۝٢٣﴾ 4 پڑھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما کر عفو وکرم سے مشرف فرمایا۔

حضرت یونس علیہ السلام سے غلطی ہوگئی تو: ﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّٰلِمِينَ ۝٨٧﴾ 5 کی التجا سے دریا اور شکم ماہی سے نجات حاصل کی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے دشمنوں سے خلاصی کے لیے دعا کی جو قبول ہوئی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے طلب اولاد کے لیے دعا کی، دربار الٰہی میں مقبول ہوکر ایسا فرزند عطا ہوا کہ جو: ﴿لَمْ نَجْعَل لَّهُۥ مِن قَبْلُ سَمِيًّا﴾ اور: ﴿سَلَٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا﴾ 6 سے سرفراز ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہ دعا کی: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ جو

---

1 ٢٦/ الشعراء: ٨٠۔ 2 ٣٧/ الصّٰفّٰت: ١٠٠۔ 3 ٢٨/ القصص: ٢١۔

4 ٧/ الاعراف: ٢٣۔ 5 ٢١/ الانبیاء: ٨٧۔ 6 ١٩/ مریم: ٧۔١٥۔

قبول ہو کر اسماعیل صدیقاً نبیاً جیسا یادگار عالم عطا ہوا اور ﴿ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝﴾ 1 کی بشارت عظمیٰ سے مسرور ہو کر ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝﴾ 2 سے شکریہ ادا فرمایا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون جیسے جابر بادشاہ سے آزاد ہونے کی درخواست کی جو قبول بارگاہ ہوئی اور ان کو ﴿ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝﴾ 3 سے تسلی دی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نزول مائدہ کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ ہمارے نبی ﷺ نے: ﴿ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝﴾ 4 وغیرہ دعائیں فرمائیں جو مقبول بارگاہ ہوئیں، اور آپ سید الاولین والآخرین کے لقب سے پکارے گئے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے موت وحیات، دنیا وآخرت کے کسی گوشے کو نہیں چھوڑا جس کے لیے کم از کم دو چار دعائیں نہ ارشاد فرمائی ہوں، آپ اس کتاب کی مختصر فہرست پر سرسری نظر ڈال جایئے اور پھر دیکھیے کہ ہمارے نبی ﷺ نے امت کی تعلیم کے لیے کس کس قسم کی دعائیں فرمائی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خود عمل کر کے امت کو بتایا کہ اپنے مالک سے اس طرح مانگو وہ تمہیں دے گا۔ ہمارے اسلاف نے اس پر عمل کیا اور اپنے دینی ودنیوی مقاصد میں کامیاب ہوئے، ان میں علم وعمل دونوں تھے۔ آج کل کی طرح صرف تعویذ گنڈے پر عامل نہ تھے، اگر وہ دن کو میدان جنگ میں ہوتے تو رات کو مصلیٰ پر اپنے پیارے مالک کے حضور گڑگڑاتے، جس ہاتھ سے تلوار اٹھاتے وہی ہاتھ دعا میں اٹھا کر فتح ونصرت چاہتے۔ اس زمانہ میں نہ علم ہی ہے اور نہ عمل! مصیبتیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، آج کل جنگ کے بادل چاروں طرف سے چھائے ہوئے ہیں، جنگ نے جس کی ابتدا ۱۹۳۹ء سے ہوئی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ کر رکھ دیے۔ عالی شان شہروں اور آبادیوں کو تباہ وبرباد کر دیا اور کر رہی ہے اور کتنی انسانی جانیں ہلاک ہوگئیں اور ہلاک ہو رہی ہیں اور لاکھوں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو رہے ہیں، عزیز واقارب داغ مفارقت دے رہے ہیں، غربا پریشان حال ہیں رؤسا کا عیش وآرام تلخ ہو رہا ہے، ہر طرف سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے،

---

1 ۲۱/ الانبیاء: ۷۲۔ 2 ۱٤/ ابراھیم: ۳۹۔

3 ۲۰/ طٰہٰ: ٦٨۔ 4 ۲۰/ طٰہٰ: ۱۱٤۔

آگ کی دھواں دھار بارشیں ہورہی ہیں، یہ بارشیں ابھی بیرون ہند میں ہیں مگر ہندوستان بھی ان خطرات سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔ حکومت کی طرف سے انتظامات ہورہے ہیں، خندقیں کھودی جارہی ہیں، جگہ جگہ بازاروں میں پناہ گاہیں تیزی سے تعمیر ہورہی ہیں، فلک بوس عمارتوں پرریت بھری بوریاں رکھی جارہی ہیں، بمباری اور گولہ باری کے انتظامات اپنی سمجھ کے موافق نہایت عمدہ پیمانے پر جاری ہیں مگر مجھے معاف فرما کر یہ تو بتایئے کہ سارے انتظامات اور بچاؤ کے سامان کیوں کئے جارہے ہیں؟ غالباً آپ یہی جواب دیں گے کہ موجودہ پریشانیوں سے نجات مل جائے، تو میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہ ساری پریشانیاں اور مصیبتیں ہماری بداعمالیوں، بدکاریوں اور اسلامی تعلیمات سے روگردانی کا نتیجہ ہیں، مادی اسلحہ والے تو ان مصائب وشدائد کا مقابلہ توپوں، مشین گنوں اور بمبار ہوائی جہازوں وغیرہ سے کرتے رہتے ہیں مگر ہم نہتے مسلمانوں کے پاس نہ توپ و مشین گنیں ہیں اور نہ آبدوز کشتیاں، نہ بحری جہاز اور نہ بمبار جہاز وغیرہ، پھر خدائی عذاب کا مقابلہ کیونکر ہو! عقلیں حیران وپریشان، ہوش حواس باختہ ہیں مگر اس بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ارحم الراحمین کا فرمان اور نہتوں کا کامیاب ہتھیار نہ بھولیے: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ [1] ''یعنی اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔'' جہاں اللہ رب العزت جبار وقہار ہے، وہاں اس کا دریائے رحمت بھی موجزن ہے۔ آیئے! ہم سب مل کر اس وقت توبہ واستغفار اور گریہ وزاری کے آنسوؤں سے اس آگ کو بجھائیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب تک بچہ نہیں روتا ماں نہ دودھ دیتی ہے اور نہ پیار ومحبت کرتی ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تانہ گرید ابر کے خندد چمن
تانہ گرید کودک حلوا فروش
بحر بخشائش نمی آید بجوش
تانہ گرید طفل کے جوشد لبن

اور رحمانی ہتھیار سے مسلح ہوکر اس جنگ (عذاب) کا مقابلہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] ۳۹/ الزمر: ۵۳۔

((اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ)) [1]

''مومن کا ہتھیار دعا ہے (جس سے وہ مصیبتوں اور اللہ کے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے) دین کا ستون ہے، زمین اور آسمان کا نور ہے۔''

اسی ہتھیار (ایمانی اخلاص) سے یونس علیہ السلام کی قوم نے آتشی بمباروں، خدائی عذاب سے مقابلہ کیا تھا جس سے وہ عذاب ٹل گیا:

﴿إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ ءَامَنُوا۟ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ ٱلْخِزْىِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٩٨﴾﴾ [2]

''جب یونس علیہ السلام کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے عذاب ان سے ہٹالیا اور ایک عرصہ تک کے لیے ان کو فائدہ دیا۔''

اس لیے حدیث میں ہے کہ

((لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَآءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَآءِ اَحَدٌ)) [3]

''دعا کرنے سے عاجز مت ہو (اور اس سے غفلت مت کرو) کیونکہ دعا کرنے والا ہرگز برباد و ہلاک نہیں ہوتا۔''

دعا سے مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ

((اَلدُّعَآءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاَنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) [4]

''اور دعا نجات دلاتی ہے، اس بلا سے جو اتری ہے اور جو ابھی نہیں اتری، بلکہ اترنے

---

[1] **موضوع**، المستدرك للحاكم ١/ ٤٩٢؛ السلسلة الضعيفة، ١/ ٢١٤ رقم: ١٧٩۔ محمد بن الحسن بن ابی یزید متروک وکذاب راوی ہے، نیز سند بھی منقطع ہے۔ [2] ١٠/ یونس: ٩٨۔

[3] **ضعیف**، المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٤؛ ابن حبان ٣/ ١٠٣ ونسخة أخرى رقم: ٨٦٨؛ سلسلة الضعيفة ٢/ ٣٩ رقم: ٨٤٣، عمر بن محمد بن صهبان سخت ضعیف راوی ہے۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب من فتح له منكم باب الدعاء، رقم: ٣٥٤٨؛ مسند احمد ٥/ ٢٣٤ والموسوعة الحديثية ٣٦/ ٣٧٠، المستدرك للحاكم ١/ ٤٩٢ واللفظ له، زکریا بن منظور ضعیف ہے، جبکہ دوسری سند میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر ضعیف ہے، نیز یہ روایت اپنے تمام طرق کے ساتھ ضعیف ہے۔

والی ہے دونوں کے لیے نافع ہے، اور بلا و مصیبت اتر رہی ہوتی ہے کہ دعا اس سے جا ملتی ہے تو دعا اور بلا دونوں کا یہ مقابلہ قیامت تک جاری رہے گا۔"

خالص دُعاؤں میں یہ اثر ہے کہ تقدیر کو بھی پھیر سکتی ہیں۔ فرمایا:

((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ)) [1]

"یعنی تقدیر کو دعا ہی پھیر سکتی ہے۔"

سچ ہے:

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
خدائے لم یزل کا دستِ قدرت توزباں تو ہے
یقین پیدا کر اے غافل کہ پابند گماں تو ہے

اگر ہم سچے دل اور خلوص اعتقاد سے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے موافق قرآن و حدیث کی دعاؤں کو پڑھیں گے تو آئی ہوئی اور آنے والی مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ ان شاء اللہ۔

میں نے اس مختصر رسالہ میں قرآن و حدیث کی دعائیں حوالہ اور طریق و ترکیب کے ساتھ مسلمان بہنوں اور بھائیوں کے فائدے کی غرض سے لکھی ہیں۔ مسلمان بہنوں و بھائیوں سے نہایت مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں اس عاجز کو یاد رکھ کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مرادوں کو پورا کرے۔ (آمین)

اصل مضمون شروع ہونے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی خوبی و فضیلت، آداب و شرائط اور قبولیت کے اوقات و مقام کو مختصر بیان کر دیا جائے، تاکہ انہیں پڑھنے والوں کو حصولِ مقاصد میں آسانی ہو۔

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، أبواب القدر، باب ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء، رقم: ٢١٣٩ واللفظ له، سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، باب العقوبات، رقم: ٤٠٢٢؛ مسند احمد، ٥/ ٢٧٧، ٢٨٢، پہلی سند میں سلیمان التیمی اور دوسری سند میں سفیان ثوری مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

دعا کی فضیلت

دعا کے معنی پکارنے اور بلانے کے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اپنی حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے، تاکہ وہ حاجات پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ 1

''تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔''

اور فرمایا:

﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ 2

''جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کر لیتا ہوں۔''

نیز فرمایا:

﴿اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً﴾ 3

''لوگو! اپنے پروردگار کو گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَةُ)) 4 ''دعا ہی عبادت ہے۔''

اور فرمایا: ((اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ)) 5

''دعا عبادت کا مغز و گودا ہے۔'' نیز فرمایا: ((اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ))

''دعا مومن کا ہتھیار ہے۔'' (یہ روایت موضوع ہے، دیکھئے صفحہ: ۲۹)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں ہے۔'' 6

''اور دعا تقدیر کو بھی پھیر دیتی ہے۔'' (ضعیف ہے، دیکھئے صفحہ: ۳۰)

---

1 ٤٠/ المؤمن: ٦٠۔ 2 ٢/ البقرة: ١٨٦۔ 3 ٧/ الاعراف: ٥٥۔

4 **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰة، باب الدعاء، رقم: ١٤٧٩؛ سنن الترمذی کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧٢؛ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ٣٨٢٨۔ 5 **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧١، ولید بن مسلم اور ابن لہیعہ دونوں مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

6 **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧٠؛ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ٣٨٢٩؛ مسند ابی داود الطیالسی: ٢٥٨٥، قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

"دعا ہر مصیبت کو روکنے والی ہے۔" (ضعیف ہے، دیکھئے صفحہ: ۲۹)

اور فرمایا: "جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔" [1]

یعنی دنیا کے لوگ مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

لَا تَسْئَلْ بَنِيْ اٰدَمَ حَاجَتَهٗ وَاسْئَلِ الَّذِيْ اَبْوَابُهٗ لَا تُحْجَبُ

اَللّٰهُ يَغْضِبُ اِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهٗ وَابْنُ اٰدَمَ حِيْنَ يُسْئَلُ يَغْضِبُ

"یعنی کسی انسان سے اپنی حاجت مت مانگو، اس سے مانگو جس کے کرم وسخاوت کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں، کبھی بند نہیں ہوتے، انسان اور اللہ کے درمیان یہی فرق ہے کہ اگر اللہ سے مانگنا چھوڑ دو گے تو اللہ ناراض ہو جائے گا اور انسان سے جب مانگو گے تو وہ ناراض ہو جائے گا۔" [2]

اور فرمایا: "تمہارا رب بڑا ہی حیا وکرم والا ہے۔ جب کوئی بندہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتا اور مانگتا ہے، تو اس کو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اُسے شرم آتی ہے۔" [3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے، یعنی اسے دعا کرنے کی توفیق دی گئی تو اس کے لیے جنت وقبولیت ورحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔" [4]

نیز فرمایا: "جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ مصیبت و پریشانی کے وقت اس کی دعا

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب من لم يسأل الله......، رقم: ٣٣٧٣؛ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ٣٨٢٧؛ مسند احمد، ٢/ ٤٤٢ والموسوعة الحديثية: ١٥/ ٤٣٨، ابوصالح الخوزی لین الحدیث (ضعیف) راوی ہے۔

[2] المستطرف من كل مَن مستظرف، ٢/ ٦٨؛ جلاء الافهام: ٣٤٤۔

[3] **اسناده ضعيف**، سنن ابي داود، كتاب الصلوٰة، باب الدعاء، رقم: ١٤٨٨؛ سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب: ان الله حي كريم، رقم: ٣٥٥٦؛ مسند احمد ٥/ ٤٣٨، جعفر بن میمون ضعیف ہے اور دوسری سند میں سلیمان التیمی مدلس راوی ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

[4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب من فتح له منكم باب الدعاء، رقم: ٣٥٤٨، عبدالرحمٰن بن ابی بکر ضعیف راوی ہے۔

قبول کی جائے تو اسے چاہیے کہ آرام وکشادگی وفراخی کے وقت دعا کرتا رہے۔" [1]

اور فرمایا: "جو اللہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے: (۱) یا تو وہی چیز عطا فرماتا ہے جو وہ مانگتا ہے۔ (۲) یا اس سے بہتر کوئی چیز دیتا ہے۔ (۳) یا اس کے ذریعے سے کوئی بڑی آنے والی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔" [2]

---

[1] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجابة رقم: ۳۳۸۲۔ اس کے شاہد کے لیے دیکھئے المستدرك للحاكم: ۱/ ۵۴۴۔

[2] **صحيح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، رقم: ۳۳۸۱؛ مسند احمد، ۳/ ۱۸ والموسوعة الحديثية: ۱۷/ ۲۱۳۔

دعا کے آداب وشرائط

دعا کی فضیلت کے باب میں بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول فرماتا ہے اور جو مانگتا ہے، اسے دیتا ہے، مگر یہ سب اسی وقت ہوگا جب وہ دعا کے آداب وشرائط کو مدنظر رکھ کر اس کی پوری پابندی کرے ورنہ قبولیت کی امید نہیں رکھنی چاہیے، دعا کرنے والا بیمار کی طرح ہوتا ہے۔ بیمار اگر تندرستی چاہتا ہے تو اس کے لیے دوا کے ساتھ پرہیز کرنا اور نقصان دہ چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔ اگر دوا کرتا رہا اور پرہیز نہ کیا تو صحت یابی مشکل ہو جائے گی اور بقول شاعر:

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا مصداق ٹھہرے گا۔ اسی طرح دعا کرنے والا اگر چاہتا ہے کہ میری دعا مقبول ہو تو اس کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بیمار مصیبت زدہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے بہت علاج کیا اور بہت سی دعائیں کیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا، اس کی دنیا وآخرت تباہ ہو رہی ہے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایئے جس سے اس کو شفا کلی حاصل ہو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے شفا نازل فرمائی ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف سے یہ بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن مجید تمام جسمانی بیماریوں کے لیے باعث شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [1]

"قرآن مجید کو مومنوں کے لیے رحمت وشفا بنا کر اتارا گیا ہے۔"

اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے آدمی پر بھی قرآن مجید پڑھ کر دم کرتے تو اسے شفا کلی ہو جاتی، اس دوا (دعا سورۂ فاتحہ) کی شفا دینے میں عجیب وغریب تاثیر ہے، اگر بندہ اس سورۂ فاتحہ سے دوا کرے تو اس کی نہایت ہی عجیب تاثیر دیکھے گا۔

میں مکہ معظمہ میں ایک زمانہ تک مقیم رہا، بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا نہ کوئی دوا پاتا تھا نہ حکیم ہی تھا، خود ہی سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اپنا علاج کرنے لگا، تو اس کی عجیب تاثیر دیکھی

---

[1] ١٧/ بنی اسرائیل: ٨٢۔

جو شخص بھی بیماری کی شکایت کرتا اِسے صرف یہی سورۂ فاتحہ بتا دیتا، بہت سے لوگ بہت جلد شفایاب ہو گئے ۔ بہرکیف قرآن وحدیث کی دعائیں شفا دینے والی ہیں، لیکن یہ اسی وقت ہو گا جب محل قبولیت کی صلاحیت رکھتا ہو اور فاعل میں اثر قبول کرنے کی استعداد موجود ہو، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوی مانع اور عدم صلاحیت کی وجہ سے اس کا پورا پورا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے دواؤں کے استعمال میں عدم احتیاطی یا اور کسی مانع قوی کی وجہ سے اثر اچھی طرح ظاہر نہیں ہوتا اور جب طبیعت کے موافق دوا ہوتی ہے، تو وہ فائدہ پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح دل ہے کہ جب اس کے موافق دعائیں ہوں تو ان دعاؤں کا اثر ضرور پڑے گا، لیکن اگر دعاؤں کا اثر بعض اوقات نہیں ہوتا تو اس لیے کہ دعا کرنے والا دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پورے طریق پر متوجہ نہیں ہوتا، اور حرام چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز نہیں کرتا، گناہ، ظلم کے کاموں سے کنارہ کشی نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ اس کی دعاؤں کا اثر نہیں ہوتا۔

اس کی مثال کمان کی طرح ہے، اگر کمان نرم و کمزور ہے تو تیر بھی کمزوری ہی سے لگے گا، اور اگر کمان مضبوط ہے تو تیر تیزی سے نکل کر نشانے پر پوری طاقت سے جا لگے گا۔ اسی طرح دعا کرنے والا جیسا ہو گا ویسا ہی اس کی دعا کا اثر ہو گا۔ اگر مؤمن مخلص ہے اور تمام شرائط کی پابندی کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''غافل دل کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور نہ حرام خور کی دعا قبول ہوتی ہے۔'' [1]

مزید تفصیل علامہ موصوف کی کتاب ''الجواب الكافی لمن سأل عن دواء الشافی'' [مقدمۃ الکتاب، ص ۲] سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ہمیں صرف یہاں یہ بتانا ہے کہ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، بشرطیکہ ان کی تمام شرطوں کی پوری پابندی کی جائے۔ اس جگہ دعا کے چند آداب و شرائط کو بیان کیا جاتا ہے، دعا کرنے والا پہلے ان پر ضرور عمل کرے، تاکہ اس کی کوششیں کامیاب ہوں۔

① پہلی شرط یہ ہے کہ ایمان کامل کے ساتھ ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے، یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خیال دل و دماغ اور زبان پر ہو۔ غیر کا خیال بالکل نہ ہو، کیونکہ اخلاص کے بغیر کوئی

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، سنن الترمذی ، کتاب الدعوات ، باب ٦٦ ، رقم: ٣٤٧٩ ، صالح المری ضعیف راوی ہے۔

عمل قبول نہیں ہوتا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ 1

''یعنی اللہ تعالیٰ کو اس (قربانی) کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، لیکن تمہارا تقویٰ و اخلاص اس کو پہنچتا ہے۔''

اور فرمایا:﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ 2 اطاعت الٰہی میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔اور فرمایا:﴿فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ 3 ''اللہ تعالیٰ کو اخلاص سے پکارو اور دعا کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) 4

''سب کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)) 5

''اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا یقین کامل رکھتے ہوئے دعائیں کرو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو! اللہ لاپروا اور غافل دل والے کی دعا ہرگز قبول نہیں فرماتا۔'' اجابت دعا کے لیے حضور قلب و اخلاص کامل ہونا ضروری ہے، ورنہ اگر زبان سے دعا کی اور دل ادھر اُدھر کے خیالات میں لگا رہا تو وہ دعا قبول نہیں ہوگی۔

برزباں تسبیح دردل گاؤخر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر
زباں در ذکر دل در ذکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنج گانہ

---

1 ۲۲/ الحج: ۳۷۔ 2 ۹۸/ البینہ: ۵۔ 3 ٤۰/ المؤمن: ٦٥ 4 صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحي إلی رسول اللہ ﷺ، رقم: ۱؛ صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ، باب قولہ ﷺ إنما الأعمال بالنیۃ، رقم: ۱۹۰۷ (٤۹۲۷)۔

5 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب قبل باب دعاء: اللھم عافنی فی جسدی، رقم: ۳٤۷۹؛ المستدرك للحاکم، ۱/ ٤۹۳، صالح المری ضعیف راوی ہے۔

② دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا، پینا اور پہننا وغیرہ حلال و پاکیزہ کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ)) [1]

''پراگندہ سر اور گرد آلود آدمی لمبا سفر کرتا ہے، دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے رب! کہہ کر دُعا کرتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا، پینا و پہننا حرام طریقوں سے ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے، تو اس کی دُعا کس طرح قبول ہوگی۔''

اور فرمایا:

((إِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادَى لَبَّيْكَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ زَادُكَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ وَحَجُّكَ مَأْزُورٌ غَيْرُ مَبْرُورٍ)) [2]

''جب حاجی حرام مال لے کر حج کو جاتا ہے اور لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اس کا جواب دیتا ہے کہ تیری حاضری قبول نہیں، کیونکہ تیرا توشہ حرام کا ہے، اور خرچہ حرام کا ہے تیرا حج سراسر مازور گناہ ہے، مقبول نہیں ہے۔''

اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کسب حلال کا حکم دیا کہ

﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾ [3]

''اے رسولو! حلال روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔''

اور امتیوں کو بھی یہی حکم دیا:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب، رقم: ١٠١٥ (٢٣٤٦).

[2] **اسناده ضعيف**، المعجم الأوسط للطبراني: ١٠٩/٦ رقم: ٥٢٢٤؛ الترغيب والترهيب: ١٢٦/٢، رقم: ١٦٨٤، سلیمان بن داود الیمامی سخت ضعیف راوی ہے، جب کہ یحییٰ بن ابی کثیر مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ [3] ٢٣/ المؤمنون: ٥١.

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ﴾ [1]

''اے مومنو! ہماری پاکیزہ دی ہوئی روزی سے کھاؤ۔''

③ تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ بولنے، مکروفریب دینے، قمار بازی، شراب نوشی، حسد وتکبر، کینہ کپٹ، غیبت وچغلی وغیرہ گناہ کرنے سے بچے، کیونکہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں، قرآن وحدیث میں ان کی بڑی برائی بیان کی گئی ہے۔ [2]

---

[1] ۲/ البقرہ:۱۷۲۔ [2] دیکھئے کتاب الکبائر للذہبی۔

آداب دعا

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ (ا) تضرع انکساری خشوع وخضوع سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ یہ آداب خود سکھاتا ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا﴾ 1

''اپنے رب کو گڑ گڑا کر پکارو۔''

اور یہ سمجھو کہ میرا رب میری بات سنتا اور میری ہر ہر حرکات وسکنات دیکھتا ہے۔ وہ میرے سامنے موجود ہے، وہ اپنے بھکاریوں کو ضرور دیتا ہے، محروم نہیں کرتا۔

اور جو اپنی حاجت کو رغبت سے طلب کرے ایسے لوگوں کی اللہ تعریف کرتا ہے:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا﴾ 2

''وہ لوگ بھلائیوں کی طرف دوڑتے تھے اور ہمیں شوق اور ڈر سے پکارتے تھے۔''

(۲) دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اس بات سے توبہ کیجئے کہ آئندہ ہرگز ایسا کام نہیں کریں گے، پھر دعاؤں میں پڑھیں:

((ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا)) 3

''(اے اللہ!) میں نے اپنی جان پر زیادتی کی اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے تمام گناہوں کو معاف کردے۔''

(۳) اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر سوال کرو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا: ''تین آدمی دوران سفر میں بارش کی وجہ سے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ کے لیے گئے۔ ایک چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا منہ بند ہوگیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پروردگار نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی۔'' 4

---

1 ۷/ الاعراف: ۵۵۔ 2 ۲۱/ الانبياء: ۹۰۔ 3 صحيح مسلم، كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب صلوة النبي ﷺ ودعائه بالليل، رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

4 صحيح بخاري، كتاب البيوع، باب اذا اشترىٰ شيئًا لغيره بغير إذنه فَرَضِيَ، رقم: ۲۲۱۵؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، رقم: ۲۷۴۳ (۶۹۴۹)۔

(۴) دعا سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ارشاد نبوی ہے: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوَضُوْءَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَدَعَا رَبَّهُ إِلَّا كَانَتْ دَعْوَتُهُ مُسْتَجَابَةً مُّعَجَّلَةً أَوْمُؤَخَّرَةً)) [1]

''یعنی جس نے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی، پھر اپنے رب سے دعا کی تو اس کی دعا جلد یا بدیر ضرور قبول ہوگی۔''

اور آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کر کے دعا کی تھی۔ [2]

(۵) دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کیجئے، کیونکہ شریعت نے نماز کا رخ اسی کو بنایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے۔ [3]

جیسا کہ جنگ بدر اور استسقاء میں کیا تھا۔

(۶) دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کیجئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے، پھر دعا کر کے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر ختم کیجئے، یعنی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد حمد وصلوٰۃ ہونی چاہیے۔ [4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْإِلٰى أَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِ عَلَى

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ٦/ ٤٤٣؛ الموسوعة الحديثية: ٤٥/ ٤٨٩؛ مجمع الزوائد، ٢/ ٢٧٨؛ الترغيب والترهيب، ١/ ٤٢٤، رقم: ٧٧٩۔ میمون ابو محمد المرائی مجہول راوی ہے۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الدعا عند الوضوء، رقم: ٦٣٨٣؛ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبی موسی وأبی عامر، رقم: ٢٤٩٨(٦٤٠٦)۔

[3] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة، رقم: ٦٣٤٣۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، كتاب الصلوٰة، باب الدعا، رقم: ١٤٨١؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب فی إيجاب الدعاء بتقديم الحمد والثناء، رقم: ٣٤٧٦؛ سنن النسائی كتاب السهو، باب التمجيد، رقم: ١٢٨٥ وصححه ابن خزيمة: ٧٠٩ وابن حبان: ٢٣٧٣ والحاكم، ١/ ٥٠٤ ووافقه الذهبی۔

اللہِ عَزَّوَجَلَّ وَیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ)) [1]

''یعنی جس کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہو تو اسے چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے۔'' پھر دعا کرے۔

(۷) دونوں ہاتھ کشادہ کر کے چہرے اور دونوں مونڈھوں کے مقابلہ میں اٹھائے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح اٹھاتے تھے۔ [2]

آپ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا)) [3]

''اللہ کے سامنے جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔''

لہٰذا مسنون طریقہ یہی ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، چاہے فرض کے بعد ہو یا سنت کے بعد۔

(۸) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں چہرے کے سامنے کر کے دعا مانگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا)) [4]

''جب اللہ سے سوال کرو تو اپنی باطنی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہتھیلی کی پشت سے مت مانگو۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، سنن الترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ، رقم: ۴۷۹؛ سنن ابن ماجہ، کتاب إقامۃ الصلوٰۃ، باب ما جاء فی صلوٰۃ الحاجۃ، رقم: ۱۳۸۴، فائد بن عبدالرحمن متروک و متہم راوی ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب رفع الأیدي في الدعاء، رقم: ۶۳۴۱۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۸؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ان اللہ حی کریم، رقم: ۳۵۵۶؛ مسند احمد، ۵/ ۴۳۸، جعفر بن میمون ضعیف ہے اور دوسری سند میں سلیمان التیمی مدلس راوی ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

[4] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، رقم: ۱۴۷۶۔

(۹) دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ)) [1]

''یعنی جب دعا سے فراغت پا لو تو ان ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرو۔''

(۱۰) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾ [2]

(۱۱) دعا و استغفار تین مرتبہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ تین بار دعا فرماتے تھے۔ [3]

(۱۲) دعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے، جب تک قبول نہ ہو دعا کرتے جاؤ اور یہ نہ کہو کہ اتنے دنوں سے دعا کر رہا ہوں قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يُعَجِّلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي)) [4]

''تمہاری دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرو اور جلدی یہ ہے کہ وہ کہے میں دعا کرتا ہوں قبول نہیں ہوتی۔''

(۱۳) کسی گناہ اور قطع رحمی کے لیے دعا نہ کیجئے، کیونکہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] **اسناده ضعيف** ، سنن ابی داود ، كتاب الصلوٰة ، باب الدعاء ، رقم: ١٤٨٥؛ سنن ابن ماجه ، كتاب إقامة الصلوٰة ، باب من رفع يديه فى الدعاء ومسح بهما وجهه ، رقم: ١١٨١ ، ٣٨٦٦؛ سنن الترمذی ، كتاب الدعوات ، باب ماجاء فى رفع الأيدى عند الدعاء ، رقم: ٣٣٨٦ واللفظ له آخر ، عبدالملک بن محمد بن ایمن اور عبداللہ بن یعقوب دونوں مجہول ہیں، علاوہ ازیں اور بھی علتیں ہیں۔ تنبیہ: ادب المفرد للبخاری: ٦٩٠ اور مصنف عبدالرزاق وغیرہ میں عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرتے تھے، لہٰذا یہ جائز ہے۔ ندیم ظہیر۔ [2] ٧/ الاعراف: ١٨٠۔

[3] صحيح بخاری ، كتاب الوضوء ، باب إذا ألقي على المصلي قذر أو جيفة لم تفسد عليه صلوٰة ، رقم: ٢٤٠؛ صحيح مسلم ، كتاب الجهاد ، باب مالقى النبى ﷺ من أذى المشركين والمنافقين ، رقم: ١٧٩٤ (٤٦٤٩)۔ [4] صحيح بخاری ، كتاب الدعوات ، باب يستجاب للعبد مالم يعجل ، رقم: ٦٣٤٠؛ صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعاء ، باب بيان انه يستجاب للداعى مالم يعجل ، رقم: ٢٧٣٥ (٦٩٣٤)۔

((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ)) [1]

"بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔"

(۱۴) دعا میں شرط استعمال نہ کی جائے، یعنی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ کام کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے کلمات استعمال کرنے سے منع کیا ہے:

((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ وَارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهُ إِنَّهُ لَيَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهُ)) [2]

"جب دعا کرو تو یہ نہ کہو، اے اللہ! تو چاہے تو بخش دے اور اگر تو چاہے تو رحم کر دے اگر تو چاہے تو روزی دے، بلکہ نہایت عزم و پختگی سے سوال کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، کوئی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔"

(۱۵) اگر امام ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے لیے اور تمام مقتدیوں کے لیے دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ)) [3] "مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو خیانت کرے گا۔"

(۱۶) اور ہر دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لیے دعا کرے تو مخصوص نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو یہ دعا پڑھتے سنا: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا)) [4]

"اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔" تو آپ نے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب بيان انه يستجاب للداعى مالم يعجل، رقم:٢٧٩٥ (٦٩٣٦)۔ [2] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب ليعزم المسئلة فإنّه لا مكره له، رقم: ٦٣٣٨، ٧٤٧٧؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب العزم بالدعاء وَلا يقل إن شئت، رقم:٢٦٧٩ (٦٨١٣)۔ [3] **حسن**، سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل وهو حاقن، رقم: ٩٠ واللفظ له، سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى كراهية أن يخص الإمام نفسه بالدعاء، رقم: ٣٥٧؛ مسند احمد، ٥/ ٢٨٠ والموسوعة الحديثية، ٣٧/ ٩٦۔ [4] صحيح بخارى، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم، رقم: ٦٠١٠۔

فرمایا: ((لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا)) ''یعنی تو نے اللہ کی کشادہ رحمت کو محدود کر دیا ہے۔''

(۱۷) تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)) [1]

''اپنے رب سے ہر چیز مانگو حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگو۔''

(۱۸) امر محال کو نہ مانگئے، کیونکہ یہ تعدّی ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ [2]

''یعنی اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اور حدیث ہے کہ:

((سَيَكُونُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ)) [3]

''میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کر جایا کریں گے۔''

(۱۹) دعا میں بے جا تکلفات سے بچنا چاہیے۔ [4] اور حاصل شدہ کام کے لیے دعا کرنا بے سود ہے۔ ہاں استقامت اور استمرار کے طور پر جائز ہے۔

(۲۰) دعا کو ''آمین'' حمد اور درود پر ختم کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ((أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ)) ''بلاشبہ اگر دعا آمین پر ختم کی تو قبول ہوگی۔'' [5]

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب یسأل أحد کم......، رقم: ۸/ ۳۶۰٤ وصححه ابن حبان (الإحسان): ۸٦۳، ۸۹۱، ۸۹۲۔ [2] ٥/ المائدة: ۸۷۔ [3] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب الإسراف فی الوضوء، رقم: ۹٦ وصححه ابن حبان (موارد): ۱۷۱، ۱۷۲ والحاکم، ۱/ ٥٤۰ ووافقه الذهبی۔ [4] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب مایکره من السجع فی الدعاء، رقم: ٦۳۳۷۔ [5] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب التأمین وراء الإمام، رقم: ۹۳۸، صبیح بن محرز مجہول راوی ہے۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا اور بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے وہ کبھی بھی غافل نہیں ہوتا، اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

صلائے عام ہے آئے جس کا جی چاہے

مگر اپنے فضل و کرم سے اپنی عبادت و مناجات کے خاص خاص وقت مقرر کر دیئے ہیں، ان اوقات میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں جو ذیل میں درج ہیں:

① **ہر رات کا پچھلا حصہ:** اس وقت خود اللہ تعالیٰ بندوں سے فرماتا ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ)) [1]

''ہمارا پروردگار ہر رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا پہ آ کر فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے؟ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کو دوں، کوئی روزی کا طلب گار ہے جو مجھ سے روزی مانگے، میں اسے روزی دوں۔''

اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کے نصف میں اور ثلث اول کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

② **جمعہ کی رات:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، اَلدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابَةٌ)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب الدعاء والصلوٰة من آخر الليل، رقم: ١١٤٥؛ صحیح مسلم، كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والاجابة فيه، رقم: ٧٥٨ (١٧٧٢)۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب في دعاء الحفظ، رقم: ٣٥٧٠؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٥١٦، ٥١٧ وقال الذهبي: "هذا حديث منكر شاذ" ابن جریج اور ولید بن مسلم مدلس ہیں اور عن سے روایت ہے، جبکہ ولید بن مسلم نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی۔ تنبیہ: ان دونوں کتابوں میں مفہوم حدیث ہے نہ کہ مذکورہ الفاظ۔

”جمعہ کی رات میں ایک ایسی ساعت (گھڑی) ہے کہ اس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔“

③ جمعہ کے دن بھی ایک (گھڑی) وقت ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَّ یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلاَّ اَعْطَاهُ اِیَّاهُ)) [1]

”جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس مسلمان کو نماز پڑھتے ہوئے مل جائے، اس میں اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اِسے ضرور دے گا۔“

وہ (گھڑی) عصر کے بعد غروب آفتاب تک ہے۔ [2]

④ شب قدر کی قرآن وحدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ [3]

⑤ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ)) [4]

”دو وقت دعا رد نہیں ہوتی، اذان کے وقت اور جنگ کے وقت۔“

⑥ اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُرَدُّ الدُّعَآءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ)) [5]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التی فی یوم الجمعة، رقم: ٩٣٥؛ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة، رقم:٨٥٢ (١٩٦٩) مشكوٰة، باب الجمعة، الفصل الأول، رقم: ١٣٥٧، واللفظ له۔ [2] **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الإجابة أية الساعة، رقم:١٠٤٨، ١٠٤٦؛ سنن النسائی، کتاب الجمعة، باب وقت الجمعة: ١٣٩٠، ١٤٣١؛ سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة، رقم:٤٩١۔ [3] دیکھئے سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل سؤال العافية، رقم: ٣٥١٣ وسنده ضعیف، کیونکہ عبداللہ بن بریدہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے؛ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، رقم: ٣٨٥٠ وغیرہ۔

[4] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم: ٢٥٤٠ وصححه ابن الجارود: ١٠٦٥ والحاکم: ١/ ١٩٨، ٢/ ١١٣، ١١٤ ووافقه الذهبی۔

[5] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء بین الأذان والإقامة، رقم: ٥٢١؛ سنن الترمذی، کتاب الصلوٰة، باب ماجاء فی أن الدعاء لا یرد بین الأذان والإقامة، رقم: ٢١٢؛ ابن خزیمه: ٤٢٦؛ مسند احمد، ٣/ ٢٢٥ والموسوعة الحدیثیة: ٢١/ ٦٧۔

''اذان واقامت کے درمیان دعارد نہیں ہوتی، یعنی مقبول ہوتی ہے۔''

⑦ ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ [1]

⑧ اقامت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ)) [2]

''اقامت کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔''

اور فرمایا:

((سَاعَتَانِ لَا تُرَدُّ فِيْهِمَا عَلٰى دَاعٍ دَعْوَتُهٗ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ وَفِي الصَّفِّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [3]

''دو گھڑیاں ایسی ہیں کہ ان میں دعا کرنے والے کی دعا رد نہیں ہوتی، اقامت نماز کے وقت اور جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت۔''

⑨ جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

⑩ فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس وقت دعا قبول ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

((جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرُ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَاتِ)) [4]

''یعنی رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعیف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٥٤٦، ٥٤٧؛ الترغيب والترهيب: ١/ ٢٦٢، رقم: ٤٠٧، عفیر بن معدان ضعیف اور ولید بن مسلم سخت مدلس راوی ہیں اور سماع مسلسل کی تصریح بھی نہیں ہے۔

[2] **اسناده ضعیف**، مسند احمد، ٣/ ٣٤٢ والموسوعة الحديثية: ٢٣/ ٤٢ ابوالزبیر اور ابن لہیعہ دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

[3] **حسن**، ابن حبان (الاحسان): ١٧٦٤؛ موارد: ٢٩٧ واللفظ له، موطا امام مالك، ١/ ٧٠ موقوفًا وسنده صحيح۔ [4] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب حديث ينزل ربنا......، رقم: ٣٤٩٩؛ عمل اليوم والليلة للنسائی، رقم: ١٠٨، عبدالرحمٰن بن سابط اور سیدنا ابوامامہ کے درمیان انقطاع ہے، علاوہ ازیں ابن جریج اور حفص بن غیاث مدلس ہیں۔

⑪ سجدے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ)) [1]

"سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے لہٰذا کثرت سے دعا مانگا کرو۔"

⑫ قرآن مجید کی تلاوت اور تکمیلِ قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)) [2]

"قرآن مجید پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ سے مانگے، کیونکہ آئندہ ایسے لوگ ہوں گے کہ قرآن مجید پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے۔"

⑫ عرفہ کے دن ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ)) "یوم عرفہ دعا کے لیے بہتر دن ہے۔" [3]

⑬ رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ اَوْحِیْنَ یُفْطِرَ)) [4]

"تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کی جس وقت وہ روزہ کھولے۔"

⑮ بارش کے وقت بارش میں کھڑے ہوکر دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود؟ رقم: ٤٨٢(١٠٨٣)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب من قرأ القرآن، رقم: ٢٩١٧؛ مسند احمد، ٤/ ٤٣٩۔ اعمش اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب في دعاء یوم عرفة، رقم: ٣٥٨٥؛ مسند احمد، ٢/ ٢١٠؛ موطا امام مالک، ١/ ٢١٥، حماد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب سبق المفردون، رقم: ٣٥٩٨؛ سنن ابن ماجہ، ابواب الصیام، باب فی الصائم لا ترد دعوته، رقم: ١٧٥٢ وصححہ ابن خزیمہ: ١٩٠١ وابن حبان، موارد: ٢٤٠٧، ٢٤٠٨۔

رسول اللہ ﷺ بارش میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے۔ [1]

⑯ زمزم کا پانی پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ [2]

⑰ مرغ کی آواز سنتے وقت۔ [3] اور مسلمانوں کے اجتماع میں ذکر الٰہی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ [4]

⑱ امام کے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ کر آمین کہنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [5]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

---

[1] **اسناده حسن** ، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم: ٢٥٤٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١١٤، تنبیہ: رسول اللہ ﷺ بارش میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے یہ کسی حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

[2] **اسناده ضعيف** سنن ابن ماجه، أبواب المناسك، باب الشرب من زمزم، رقم: ٣٠٦٢؛ مسند احمد، ٣/ ٣٥٧ والموسوعة الحديثية: ٢٣/ ١٤٠؛ السنن الكبرى للبيهقى، ٥/ ٢٠٢۔ عبداللہ بن مؤمل ضعیف ہے، نیز بیہقی والا طرق بھی ضعیف ہے۔

[3] صحيح بخارى، كتاب بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، رقم: ٣٣٠٣؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب الدعاء عند صياح الديك، رقم: ٢٧٢٩ (٦٩٢٠)۔

[4] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٨؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، رقم: ٢٦٩٩ (٦٨٥٣)۔

[5] صحيح بخارى، كتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين، رقم: ٧٨٠؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين، رقم: ٤١٠ (٩١٥)۔

دعا کے قبول ہونے کے مقامات

کس کس جگہ دعا کرنے سے دعا مقبول ہوتی ہے، وہ مقامات یہ ہیں:

① بیت اللہ شریف۔ ② مسجد نبوی ﷺ۔ ③ بیت المقدس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ [1]

④ رکن و مقام ابراہیم کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مُلْتَزَمٌ مَا يَدْعُوْبِهِ صَاحِبُ عَاهَةٍ إِلاَّ بَرِئَ)) [2]

''رکن و مقام کے درمیان ملتزم ہے، اس جگہ جو بیمار، مصیبت زدہ دعا کرے گا اچھا ہو جائے گا۔''

⑤ بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ میں، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں دعا کی۔ [3]

⑥ نبی ﷺ نے چاہ زمزم کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

((إِنْ شَرِبْتَهُ لِتَسْتَشْفِيَ شَفَاكَ اللهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيُشْبِعَ أَشْبَعَكَ اللهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَطَعَهُ اللهُ)) [4]

''اگر زمزم کو حصول شفا کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ شفا دے گا اور اگر آسودی کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ آسودہ کر دے گا، اور اگر پیاس بجھانے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پیاس بجھا دے گا۔''

---

[1] مذکورہ الفاظ کے ساتھ کتب احادیث میں کوئی صحیح و صریح حدیث نہیں ملی۔ واللہ اعلم۔

[2] **اسناده ضعيف جداً**، المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱/ ۳۲۱، رقم: ۱۱۸۷۳؛ مجمع الزوائد ۳/ ۲٤٦، عباد بن کثیر متروک ہے۔ [3] صحيح بخاری، كتاب الصلوٰة، باب قبلة الصلاة المدينة، رقم: ۳۹۸، ۱٦۰۱؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج، رقم: ۱۳۳۰ (۳۲۳۷)۔ [4] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ۱/ ٤۷۳؛ سنن الدارقطنی، ۲/ ۲۸۸؛ الترغيب والترهيب: ۲/ ۱٦۷، رقم: ۱۷۵٦۔ محمد بن حبیب الجارودی ضعیف ہے۔ تنبیہ: نبی اکرم ﷺ نے زمزم کے بارے میں فرمایا: یہ بھوکے کا کھانا اور بیمار کی شفاء ہے۔ السنن الكبرىٰ للبيهقی: ۵/ ۱٤۷ و سنده حسن؛ المعجم الصغير للطبرانی: ۱/ ۱۸۷، رقم: ۲۹۵۔

⑦ صفاومروہ پہاڑی پر۔حدیث میں ہے:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَالِكَ وَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر اللہ کی وحدت وعظمت اور تہلیل بیان فرمائی، پھراس کے درمیان دعا کی اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔''

⑧ جہاں سعی کی جاتی ہے۔ [2]

⑨ مقام ابراہیم کے پیچھے۔ [3]

⑩ عرفات میں۔ [4]

⑪ مشعر الحرام مزدلفہ میں۔ [5]

⑫ دونوں جمروں کے پاس، یعنی جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد۔ [6]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبى ﷺ، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبى ﷺ، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

[3] اس بارے میں کوئی صریح روایت نہیں ہے۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب ١٢٢، رقم: ٣٥٨٥، حماد بن ابی حمید ابو ابراہیم المدنی ضعیف ہے۔

[5] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبى ﷺ، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

[6] صحيح بخارى، كتاب الحج، باب الدعاء عند الجمرتين، رقم: ١٧٥٣۔

کن کن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض مقبول بندے ایسے ہیں، اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ [1]

وہ مقبول بندے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں درج ذیل ہیں:

① مظلوم مضطر ② مسافر ③ باپ کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ)) [2]

”تین آدمیوں کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں: باپ کی، مسافر کی اور مظلوم کی۔“

④ نیک مطیع فرماں بردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيُرْفَعُ لِلرَّجُلِ دَرَجَةٌ فَيَقُولُ: أَنَّى لِي هٰذَا؟ فَيَقُولُ بِدُعَاءِ وَلَدِكَ)) [3]

”یعنی آدمی کا درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ اتنا بڑا مرتبہ مجھے کیوں ملا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے۔“

⑤ روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے ⑥ امام عادل منصف بادشاہ کی دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدیة، ح: ۲۷۰۳۔

[2] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء بظهر الغیب، رقم: ۱۵۳۶؛ سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی دعوة الوالدین، رقم: ۱۹۰۵، ۳۴۴۸؛ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، رقم: ۳۸۶۲ و صححه ابن حبان: ۲۴۰۶ وللحدیث شواهد عند الحاکم، ۱/ ۴۱۷، ۴۱۸۔

[3] **اسناده حسن**، سنن ابن ماجه، ابواب الأدب، باب بر الوالدین رقم: ۳۶۶۰؛ مسند احمد، ۲/ ۵۰۹؛ مسند البزار (کشف الاستار: ۳۱۴۱) وله شاهد عند الحاکم، ۲/ ۱۷۸۔

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ، اَلصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَظْلُوْمُ)) [1]

"تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی، یعنی قبول ہوتی ہے۔ روزہ دار کی جب وہ افطار کرے، انصاف کرنے والے امام، بادشاہ اور مظلوم کی۔"

⑦ مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ)) [2]

"مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔"

اور بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

((اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) [3]

"غائب کی دعا غائب کے حق میں بہت جلد مقبول ہوتی ہے۔"

⑧ گناہوں سے توبہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہو جاتا ہے، گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔" [4]

اور فرمایا: ((اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ)) [5]

---

[1] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب فی العفو والعافیة، رقم:۳۵۹۸؛ سنن ابن ماجه، ابواب الصیام، باب فی الصائم لا ترد دعوة، رقم: ۱۷۵۲۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب، رقم:۲۷۳۳ (۶۹۲۹)۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء بظهر الغیب، رقم: ۱۵۳۵؛ سنن الترمذی کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی دعوة الأخ لأخیه بظهر، رقم: ۱۹۸۰، عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف راوی ہے۔

[4] **اسناده ضعیف**، سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب ذکر التوبة، رقم: ۴۲۵۰۔ **ابوعبیدہ کا** اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[5] **ضعیف**، مسند احمد، ۲/ ۲۵۴ واللفظ له، اعمش مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، نیز دوسری سند میں ابان بن ابی عیاش ضعیف و مدلس راوی ہے۔

”ہر رات اور دن میں اللہ تعالیٰ بہت سے بندوں کو آزاد کرتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی دعا قبول فرماتا ہے۔“

⑨ رات کو جاگنے والا جب یہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ)) [1]

جو شخص رات کو جاگنے کے بعد اس دعا کو ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ)) تک پڑھے یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی۔

⑩ آیت کریمہ: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ پڑھنے والے کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهُ))

”حضرت یونس علیہ السلام کی دعا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ جو مسلمان پڑھے گا، اس کی دعا قبول ہوگی۔“ [2]

حاجی جب تک کہ اپنے گھر واپس نہ آجائے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ [3]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب فضل من تعارّ من الليل فصلى، رقم: ١١٥٤؛ تنبيه: "العلي العظيم" سنن ابن ماجه: (٣٨٧٨ وهو صحيح) کے الفاظ ہیں۔

[2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب دعوة ذی النون، رقم: ٣٥٠٥؛ مسند احمد، ١/ ١٧٠ وصححه الحاكم، ٢/ ٣٨٢، ١/ ٥٠٥۔

[3] **اسناده ضعيف**، مسند احمد ٢/ ٢٩، ١٣٨، محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی ضعیف راوی ہے۔

ذکر الٰہی کے فضائل

ذکر الٰہی، یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے کیا ثواب ملتا ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ ذکر الٰہی تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تکبیر، تحمید، تہلیل اور تلاوت قرآن مجید وغیرہ سب ذکر الٰہی کی شاخیں ہیں، اور تمام عبادات کا مقصد یہی ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے آقا و مالک کی یاد میں لگا رہے، کیونکہ وہ اسی لیے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [1] ''ہم نے جن و انسان کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔'' اگر بندہ اس عبادت و ذکر الٰہی کو ادا کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے فراموش نہیں کرے گا، کیونکہ وہ خود فرماتا ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ﴾ [2] ''میرے بندو! تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' اور فرمایا: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [3] ''تم اللہ کو بہت یاد کرو، تاکہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔'' جو لوگ یاد الٰہی میں ہر وقت لگے رہتے ہیں ان کے لیے بڑے بڑے درجے ہیں۔ فرمایا: ﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ [4] ''(عقلمند) وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں۔'' کبھی بھی اس کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔ فرمایا:

﴿وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴾ [5]

''(اے نبی!) تم اپنے رب کو یاد کرو صبح و شام تضرع و زاری اور پوشیدہ طور سے اور غفلت کرنے والوں میں مت ہو۔''

اور فرمایا:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ﴾ [6]

''نماز حرکات ناشائستہ سے روکتی ہے اور یاد الٰہی تو سب سے بڑی چیز ہے۔''

نبی ﷺ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

[1] ۵۱/ الذاریات: ۵۶۔ [2] ۲/ البقرہ: ۱۵۲۔ [3] ۸/ الانفال: ۴۵۔
[4] ۳/ آل عمران: ۱۹۱۔ [5] ۷/ الاعراف: ۲۰۵۔ [6] ۲۹/ العنکبوت: ۴۵۔

((اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ)) [1]

''میں اپنے بندے کے گمان کے موافق ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں، اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا تو میں بھی اِسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر اس نے مجھے کسی جماعت میں یاد کیا تو میں اس سے بہتر جماعت میں اِسے یاد کرتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن کس بندے کا درجہ سب سے بڑا ہوگا۔ ((فَقَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ)) آپ نے فرمایا: ان مردوں اور عورتوں کا درجہ بڑا ہوگا جو ذکرِ الٰہی زیادہ کرنے والے ہوں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: کیا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ تو آپ نے فرمایا: ''ہاں، مجاہد شہید سے بھی ذکرِ الٰہی کرنیوالوں کا زیادہ درجہ ہے۔'' [2]

اور فرمایا: ''یادِ الٰہی کرنے والوں کی مثال زندوں کی سی ہے اور اس سے غفلت برتنے والوں کی مردوں کی سی۔'' [3]

نیز فرمایا: ''جو قوم ذکرِ الٰہی کے لیے کسی جگہ بیٹھتی ہے تو اسے رحمت کے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی اس پر برستی ہے اور کھڑے ہوتے وقت ان سے کہا جاتا ہے: ((قُوْمُوْا قَدْ غُفِرَتْ ذُنُوْبُكُمْ)) '' کھڑے ہو جاؤ، تمہارے سب گناہ بخش دیے گئے۔'' [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ ویحذرکم الله نفسه، رقم: ٧٤٠٥؛ صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح بها، رقم: ٢٦٧٥ (٦٩٥٢)۔

[2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب منه، رقم: ٣٣٧٦؛ مسند احمد، ٣/ ٧٥، جمہور کے نزدیک دراج عن ابی الہیثم روایت حسن ہوتی ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٧؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها، باب استحباب صلوٰة النافلة فی بیته، رقم: ٧٧٩ (١٨٢٣)۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر، رقم: ٢٦٩٩، ٢٧٠٠ (٦٨٥٣، ٦٨٥٥)۔ تنبیہ: ((قوموا قد غفرت ذنوبکم)) صحیح مسلم کے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ یہ مسند احمد (٣/ ١٤٢) وغیرہ کے ہیں۔

اور ذکر الٰہی کرنے والوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے مباہات (فخر) کرتا ہے کہ میرے بندے مجھے دنیا میں یاد کر رہے ہیں۔ [1]

اور فرمایا: ((لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللهِ)) [2]

''ہر چیز کو جلا بخشنے والی ہوتی ہے اور دلوں کو جلا و چمکانے والی چیز ذکر الٰہی ہے۔'' یعنی ذکر الٰہی کی وجہ سے دل صاف ہوتا اور میل کچیل نکل جاتا ہے اور دل میں سکون وطمانیت پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ [3] اللہ کو یاد کرنے کی وجہ سے دل مطمئن ہو جاتا ہے، کیونکہ جو دل ذکر الٰہی سے خالی ہوگا، اس پر شیطان مسلط ہوگا۔ اس لیے کہا جاتا ہے:

((اِنَّ الشَّيْطَانَ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اِذَا ذَكَرَ اللهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ اِلَيْهِ)) [4]

''(خازن) شیطان انسان کے دل پر قابض رہتا ہے۔ جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہو جاتا ہے تو اس میں وسوسے ڈالتا ہے۔''

اسی لیے فرمایا ''غافلین کے درمیان ذکر الٰہی کرنے والے، بھگوڑوں کے پیچھے جہاد کرنے والے ہیں'' [5]

اور فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم: ٦٤٠٨؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر، رقم: ٢٦٨٩ (٦٨٣٩)۔

[2] **اسناده ضعيف جدا**، شعب الایمان للبیهقی: ٥٢٢، ٥٦٢، کتاب الدعوات للبیهقی: ١٩ ابومہدی الحنفی سعید بن سنان متروک راوی ہے۔

[3] ١٣/ الرعد: ١٣۔

[4] **اسناده ضعيف**، مشکوة المصابیح: ٢٢٨١ واللفظ له؛ حلية الاولياء، ٦/ ٢٦٨، عدی بن ابی عمارہ اور زیاد النمیری دونوں ضعیف ہیں۔ تنبیہ یہ روایت مرفوعاً ضعیف ہے، جب کہ موقوفاً صحیح ہے۔ دیکھئے: المختارہ للمقدسی، ١٠/ ٣٦٧ ح ٣٩٣؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٥٤١؛ تفسیر طبری، ٣٠/ ٢٢٨۔

[5] **اسناده ضعيف جدا**، مشکوة المصابیح: ٢٢٨٢ واللفظ له؛ حلية الاولياء، ٤/ ٢٦٨، الواقدی کذاب اور محسن بن علی مجہول راوی ہے۔

((اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّكُمْ مُرَائُوْنَ)) 1

''تم ذکر الٰہی اس قدر زیادہ کرو کہ منافقین اس کثرت کو دیکھ کر ریا کار کہنے لگیں۔''

نیز فرمایا: ''کثرت سے ذکرِ الٰہی کرو حتیٰ کہ وہ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔'' 2

اور فرمایا: ''جو لوگ مجلس سے ذکر الٰہی کیے بغیر چلے جاتے ہیں وہ قیامت کے روز ندامت اٹھائیں گے۔'' 3

اور فرمایا: ''جو صبح کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک ذکر الٰہی کرتا ہے، اسے بنی اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو عصر کی نماز پڑھ کر غروب آفتاب تک یادالٰہی میں مصروف رہے گا اسے بھی چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ 4

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کرنے والا اپنے آپ کو محفوظ قلعہ میں داخل کر لیتا ہے۔ شیطان اسے گمراہ نہیں کرسکتا۔ 5

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کون سا مال افضل ہے؟ جسے ہم ذخیرہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

((اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ)) 6

---

1 **اسناده ضعيف**، شعب الايمان للبيهقي: ٥٢٧ (مرسلاً)؛ المعجم الكبير للطبراني، ١٢/ ١٦٩ وقال الهيثمي "رواه الطبراني وفيه الحسن بن أبي جعفر الجُفْرِي و هو ضعيف" مجمع الزوائد: ١٠/ ٧٦۔ 2 **اسناده حسن**، مسند احمد، ٣/ ٦٨، ٧١؛ صحيح ابن حبان: ٨١٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٩۔ 3 **اسناده صحيح**، سنن ابي داود، كتاب الأدب، باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، رقم: ٤٨٥٥، ٤٨٥٦؛ سنن الترمذى، ابواب الدعوات، باب فى القوم يجلسون ولا يذكرون الله، رقم: ٣٣٨٠۔ 4 **اسناده ضعيف**، سنن ابى داود، كتاب العلم، باب فى القصص، رقم: ٣٦٦٧۔ قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ 5 **صحيح**، سنن الترمذى، كتاب الأمثال، باب ما جاء فى مثل الصلاة والصيام والصدقة، رقم: ٢٨٦٣؛ مسند احمد، ٤/ ١٣٠، ٢٠٢ و صححه ابن خزيمه: ٤٨٣، ٩٣٠، ١٨٩٥ وابن حبان: ٦٢٣٣ والحاكم: ١/ ١١٨۔ 6 **اسناده ضعيف**، سنن الترمذى، كتاب تفسير القرآن، باب و من سورة التوبة، رقم: ٣٠٩٤؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب فضل النساء، رقم: ١٨٥٦؛ مسند احمد ٥/ ٢٧٨، ٢٨٢؛ سالم بن ابی الجعد کا سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے، نیز اس کا شاہد بھی مسلم بن عطیہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

''سب سے بہتر یاد الٰہی کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومنہ نیک بیوی ہے۔''

ذکر الٰہی کے درجے

ذکر الٰہی کی فضیلت کے بعد اس کے درجوں کو بھی معلوم کر لینا مناسب ہے، تاکہ ہر شخص بہتر سے بہتر درجہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ذکر الٰہی کے چار درجے ہیں:

① صرف زبان سے ذکر الٰہی ہو اور دل اس سے غافل ہو۔ اس کا بہت ہی کم اثر ہوتا ہے، مگر بیہودہ گوئی سے تو لاکھ درجے بہتر ہے۔

② ذکر قلبی ہو مگر یہ ذکر دل میں قرار نہ پکڑے، بہت مشکلوں سے وہ ذکر پر آمادہ ہوتا ہے۔

③ ذکر دل میں جم گیا اور کاموں کی طرف اس کا دل نہیں لگتا۔

④ ذکر کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی محبت وخیال دل میں بس گیا اور ذکر قلبی کے ساتھ تمام اعضا، بلکہ اس کے ذکر کی وجہ سے تمام چیزیں ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ یہ ذکر کا آخری درجہ ہے۔ دل صاف ہو کر سورج کی طرح چمکنے لگتا ہے ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝﴾ [1]
''جس نے تزکیہ نفس کر لیا وہ مراد کو پہنچ گیا۔''

ذکر الٰہی کے بہت سے فائدے ہیں جنہیں شیخ الاسلام علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے الوابل الصیب میں نقل کیا ہے، یہاں ان کی گنجائش نہیں ہے۔ آئندہ صفحات میں ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کے بیان میں کچھ فائدے نقل کیے جائیں گے اور یہی ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) سب ذکروں سے بہتر ذکر ہے، اس کی فضیلت دعاؤں کے ذکر میں ان شاء اللہ بیان کی جائے گی۔

---

[1] ۹۱/ الشمس: ۹۔

قرآن مجید کی بزرگی

قرآن مجید سارا ہی دعا وشفا ہے، اگر کوئی صرف قرآن مجید ہی پڑھتا رہے اور کوئی دعا نہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے دعا کرنے والے سے بھی زیادہ عنایت فرمائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں:

((مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ)) [1]

''جو قرآن مجید پڑھنے کی وجہ سے میری یاد اور سوال سے رکا رہا تو میں اسے سائلین (مانگنے والوں) سے بھی زیادہ دوں گا۔''

کیونکہ قرآن مجید پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے، اللہ اپنے کلام کو زیادہ توجہ سے سنتا ہے اور اللہ کے کلام کی بزرگی تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ تعالیٰ کی بزرگی تمام مخلوق پر۔ اس مضمون کے ضمن میں ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید اور اس کی سورتوں اور بعض آیتوں کی فضیلت بیان کردیں، تاکہ دعا کرنے والا اس ثواب سے محروم نہ رہے، کیونکہ یہ دعا کی کتاب ہے۔

قرآن مجید کی تعریف انسانی طاقت سے باہر ہے۔ چند حدیثوں کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ)) [2]

''جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اسے نیکی ملے گی۔'' (اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ہے)

الٓمٓ ایک حرف نہیں ہے، بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے ''لام'' ایک حرف ہے ''میم'' ایک حرف ہے تو ان تینوں حرفوں کے بدلے تیس نیکیاں ملیں گی اور پورے قرآن مجید میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سوستر (۳۲۲۶۷۰) حروف ہیں۔ تو پورا قرآن مجید پڑھنے کا ثواب بتیس لاکھ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب رقم: ۲۹۲۶۔ عطیہ العوفی ضعیف راوی ہے۔ [2] **صحیح**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفًا من القرآن ماله من الأجر، رقم: ۲۹۱۰ وصححه الحاکم، ۱/ ۵۵۵۔

چھبیس ہزار سات سو(۳۲۲۶۷۰۰) ملے گا۔اور فرمایا: ''جس نے قرآن مجید پڑھ کر اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی، اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو جس نے پڑھ کر عمل کیا اس کا کیا حال ہوگا، یعنی پڑھنے والے کو بہت کچھ ملے گا۔ [1]

اور فرمایا کہ ''قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، جہاں آخری آیت ختم کرے گا وہیں تیرا مقام ہو گا۔'' [2]

اور قرآن مجید میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں تو ان کو اسی قدر درجے ملیں گے اور ہر دو درجوں کے درمیان زمین اور آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔

اور فرمایا: ''جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھرانے کے دس دوزخی آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔'' [3]

جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے، جس میں نہیں پڑھا جاتا اس میں نہیں ہوتی۔ [4]

اور فرمایا:

((أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِيْ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) [5]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، رقم: ۱۴۵۳؛ مسند احمد، ۳/ ۴۴۰؛ مستدرك الحاکم، ۱/ ۵۶۷، زبان بن فائد ضعیف راوی ہے۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن أبی داود، کتاب الصلوۃ، باب یستحب الترتیل فی القرأت، رقم: ۱۴۶۴؛ سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب إن الذی لیس فی جوفه من القرآن کالبیت الخرب، رقم: ۲۹۱۴؛ وصححه الحاکم: ۱/ ۵۵۳ وابن حبان: ۱۷۹۰۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قارئ القرآن، رقم: ۲۹۰۵؛ سنن ابن ماجه، ابواب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه رقم: ۲۱۶؛ حفص بن سلیمان متروک اور کثیر بن زاذان مجہول ہے۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، کشف الاستار: ۳/ ۹۳، رقم: ۲۳۲۱؛ مجمع الزوائد، ۷/ ۲۵۵، کتاب التفسیر، باب قراءۃ القرآن فی البیت، وقال الهیثمی: "و فیه عمر بن نبهان وهو ضعیف"۔ [5] **اسنادہ ضعیف جدا**، شعب الایمان للبیهقی ۲/ ۳۵۴ رقم: ۲۰۲۲، کثیر بن عباد متروک راوی ہے۔

''میری امت کی بہترین عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔''

اور قرآن مجید کی ظاہری تعظیم بھی کرنی چاہیے اس سے بہت ثواب ملتا ہے۔ زمین پر قرآن مجید کے گرے ہوئے اوراق اٹھانے والا اللہ کا ولی ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے لکھے ہوئے کاغذوں کو زمین سے اٹھانے والے علیین میں بلند مرتبہ پائیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ كِتَابٍ يُلْقٰى بِمَضِيَّةٍ مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ مَلَآئِكَتَهٗ يَحْفَظُوْنَهٗ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُقَدِّسُوْنَهٗ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ وَلِيًّا مِنْ اَوْلِيَآئِهٖ فَيَرْفَعُهٗ مِنَ الْاَرْضِ وَمَنْ رَفَعَ كِتَابًا مِنَ الْاَرْضِ فِيْهِ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَفَعَ اللّٰهُ اسْمَهٗ وَخَفَّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ الْعَذَابَ وَاِنْ كَانَا كَافِرَيْنِ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر جب کوئی کتاب گر جاتی ہے تو اس کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیج دیتا ہے، وہ فرشتے اپنے پروں سے اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں میں سے کسی ولی کو بھیج دیتا ہے، وہ اسے زمین سے اٹھا لیتا ہے اور جو زمین سے کسی ایسی کتاب (کاغذ) کو اٹھالے جس میں اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے نام کو علیین میں بلند کرے گا اور اس کے ماں باپ کے عذاب میں کمی کر دے گا، اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔''

استعاذہ و بسملہ کے فضائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾﴾ [2]

''جب تم قرآن مجید پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو! مردود شیطان سے۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، المعجم الصغیر للطبرانی: ١/ ١٤٤؛ مجمع الزوائد: ٤/ ٢١٥، رقم: ٦٨٤٦، حسین بن عبدالغفار الازدی متروک و متھم راوی ہے۔ [2] ١٦/ النحل: ٩٨۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ استعاذہ قرآن مجید کے لیے کنجی ہے۔ [1] قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اسے پڑھنا چاہئے، تاکہ زبان فضول باتوں سے پاک و صاف ہو جائے، اس کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو وہ کام ادھورا و ناقص ہی رہ جاتا ہے۔'' [2]

لہٰذا اسے ہر کام کے شروع میں ضرور پڑھنا چاہیے۔ حضرت وہب بن منبہ مشہور محدث فرماتے ہیں کہ بسم اللہ کو ایسی شرافت وسلطنت حاصل ہے جو اور کلموں کو حاصل نہیں۔ ذبیحہ اسی سے حلال ہوتا ہے، تمام عبادتوں وطہارتوں میں اس کا ہونا ضروری ہے، سچے دل سے کہنے والا نہ دریا میں غرق ہوگا، نہ آگ میں جلے گا، نہ سانپ بچھو اس کو ڈسے گا اور دوزخ کے زبانیہ (فرشتوں) سے محفوظ رہے گا۔ [3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بسم اللہ لکھنے والے کو دیکھ کر فرمایا:

''جَوِّدْهَا فَإِنَّ رَجُلاً جَوَّدَهَا فَغُفِرَ لَهٗ'' [4]

''اس کو اچھا کر کے لکھو، کیونکہ ایک شخص نے بسم اللہ کو بہت خوش خط و اچھا لکھا تو اسے بخش دیا گیا۔''

سید صدیق حسن خان صاحب (جو ان دعاؤں کی برکت سے نوابی کے تخت پر متمکن ہوئے) بسم اللہ کے خصائص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص بسم اللہ کو زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے روزی زیادہ عطا فرمائے گا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت ہوگی، سوتے وقت ۲۱ بار پڑھنے سے اس رات جن، انسان و شیطان کے شر وفساد اور چوری، ڈاکہ اور آگ لگنے اور اچانک موت آجانے اور تمام بلاؤں و آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ دیوانے کے کان میں ۴۱ مرتبہ پڑھنے سے جلد صحت یابی ہو جاتی ہے۔ مرگی والے پر دم کرنے سے جلد افاقہ ہوتا ہے۔ ظالم و جابر حاکم کے سامنے پچاس بار پڑھنے سے اس کے دل میں رعب و خوف

---

[1] اس قول کی کوئی اصل نہیں ملی واللہ اعلم۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب الهدی فی الكلام، رقم: ٤٨٤٠ سنن ابن ماجه، أبواب النكاح، باب خطبة النكاح، رقم: ١٨٩٤؛ مسند احمد: ٢/ ٣٥٩، قرہ متکلم فیہ راوی ہے، جب کہ زہری مدلس ہیں اور عن سے روایت ہے۔ نیز دیکھیے ارواء الغليل: ١/ ٢٩، رقم: ١۔ [3] فصل الخطاب فی فضل الكتاب۔ [4] تفسير القرطبی: ١/ ٩١؛ کنز العمال: ٢٩٥٥٨، یہ روایت بے سند و بے اصل ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔

آجاتا ہے۔ تکلیف زدہ اور جادو کئے ہوئے (مسحور) آدمی پر متواتر سات دن تک سوسو بار پڑھنے سے اللہ کے حکم سے جادو اور تکلیف کی شکایات دور ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ بے شمار فائدے ہیں جن کا اہل علم وعمل نے تجربہ کیا ہے۔ [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سچ فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ کی ایک آیت سے غافل ہیں، حالانکہ وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی پر نہیں اتری۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو دوزخ کے فرشتے (زبانیہ) سے نجات چاہے وہ بسم اللہ پڑھے۔ [2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روم کے بادشاہ نے خط لکھا کہ میرے سر میں ہمیشہ درد رہتا ہے، کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آپ کوئی دوا روانہ فرمائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹوپی بھیجی۔ جب بادشاہ اس ٹوپی کو سر پر رکھتا تو سر کا درد موقوف ہو جاتا، جب اس کو اتار دیتا، پھر درد ہونے لگتا، اسے بہت تعجب ہوا، ٹوپی میں دیکھا تو ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' کے سوا کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ اس نے کہا کہ اس بسم اللہ کی برکت سے ہی دردِ سر موقوف ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا:

''مَا اَكْرَمَ هٰذَا الَّذِيْ وَعَزَّهٗ شَفَانِيْ وَاحِدٌ مِّنْهُ'' [3]

پھر وہ پکا مسلمان ہو گیا۔

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

سورۂ فاتحہ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کی بہت فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴾ [4]

''(اے نبی!) ہم نے آپ کو سبع مثانی اور قرآن مجید دیا ہے۔''

اس سبع مثانی سے مراد سورۂ فاتحہ ہے، یہ تمام سورتوں سے افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''چاروں آسمانی کتابوں (توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن) میں اس سورت جیسی

---

[1] یہ نواب صاحب کا ذاتی تجربہ تو ہو سکتا ہے، لیکن کتاب وسنت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، الکشف والبیان للثعلبی: ۱/ ۹۱؛ تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۱۲۰، اعمش مدلس راوی ہیں۔ [3] **موضوع**، فتوح الشام للواقدی: ۱/ ۳۰۰، ۳۰۱، محمد بن عمر الواقدی متروک ہے۔

[4] ۱۵/ الحجر: ۸۷۔

کوئی سورت نہیں نازل ہوئی۔" [1]

نیز آپ نے فرمایا کہ "بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز ہی نہیں ہوتی۔" [2]

اور فرمایا: ((اَخْيَرُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) [3]

"قرآن مجید میں سب سورتوں سے بہتر (افضل) سورۂ الحمد للہ رب العالمین ہے۔"

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

((عَوَّذَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تِفْلاً)) [4]

"رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔"

رسول اللہ ﷺ نے اس سورت کو رقیہ (منتر) فرمایا۔ [5]

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر دم کیا، اللہ کے حکم سے وہ اچھا ہو گیا۔

(ایضاً حوالہ سابق)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ)) [6]

"سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔"

---

[1] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، ابواب تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجر، رقم: ۳۱۲۵؛ سنن النسائی، كتاب الصلوة، باب تاويل قول الله عزوجل......، رقم: ۹۱۵۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب وجوب القراة للامام والمأموم فی الصلوات كلها فی الحجر والسفر و ما يجهر فيها ويخافت، رقم: ۷۵٦؛ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، باب وجوب قراة الفاتحة فی كل ركعة......، رقم: ۳۰٤ (۸۷٤)۔

[3] **حسن**، مسند احمد، ٤/ ۱۷۷؛ شعب الايمان للبيهقی: ۲/ ٤٥۰، رقم: ۲۳٦۷؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ٥٦۰، وقال: "هذا حديث صحيح على شرط مسلم"۔

[4] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبرانی: ۷/ ۱٥۹، رقم: ٦٦۹۲ والأوسط: ٥/ ۱۱٤، رقم: ٦۷٥۷، ٦۷٦۱، عبداللہ بن یزید البکری ضعیف الحدیث ہے۔

[5] صحيح بخاری، كتاب الإجارة، باب ما يعطى فی الرقية......، رقم: ۲۲۷٦، ٥۷۳٦؛ صحيح مسلم، كتاب الطب، باب جواز اخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، رقم: ۲۲۰۱ (٥۷۳۳)۔

[6] **اسناده ضعيف**، سنن الدارمی: ۲/ ٤٤٥، رقم: ۳۳۷۱؛ شعب الايمان: ۲/ ٤٥۰، رقم: ۳۳۷۰، انقطاع اور سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ

((خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ)) [1]

"قرآن سب دواؤں سے بہتر دوا ہے۔"

اور فرمایا:

((إِذَا قَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتُ)) [2]

"جب تم نے سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ لیا تو سوائے موت کے ہر آفت سے مامون ہو گئے۔"

خاصیت سورۂ فاتحہ:

سورۂ فاتحہ کی خاصیت یہ ہے کہ ہر بیماری کے لیے باعثِ شفا ہے۔ وبا، طاعون زدہ پر بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ دو دو بار پڑھ کر دم کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہت جلد شفا ہو گی۔ علامہ ابن عربی فرماتے ہیں کہ "مغرب کے فرض و سنت کے بعد اسی جگہ پر چالیس مرتبہ پڑھے اور اس جگہ سے اٹھے نہیں تو اللہ تعالیٰ سے جو حاجت مانگے گا پائے گا۔ اگر قیدی ایک سو اکیس بار پڑھ کر بیڑی پر دس بار دم کرے تو وہ اللہ کے حکم سے رہا ہو جائے گا۔" [3]

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَوَاءٌ وَأَنَا أَحْسَنْتُ الْمُدَاوَةَ بِالْفَاتِحَةِ وَجَدْتُ لَهَا تَاثِيْرًا عَجِيْبًا فِي الشِّفَاءِ" [4]

"ہر بیماری کی دوا ہے اور میں نے فاتحہ کے ذریعے سے بہترین معالجہ کیا، شفا میں اس کی عجیب تاثیر پائی ہے۔"

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجہ، ابواب الطب، باب الإستشفاء بالقرآن، رقم: ۳۵۰۱۔ حارث الاعور ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، کشف الاستار: ۳۱۰۹؛ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۲۲، رقم: ۱۷۰۳۰۔ حافظ ہیثمی کہتے ہیں کہ اس سند میں غسان بن عبید ضعیف راوی ہے۔ [3] ابن عربی کے اس قول کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ [4] الجواب الكافي عن سئل عن الدواء الشافي، ص: ٤۔

سورۂ بقرہ کی فضیلت

اس مبارک سورت کی بڑی فضیلت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)) [1]

"سورۂ بقرہ پڑھا کرو، اس کا حصول برکت ہے اور چھوڑنا حسرت ہے۔جادوگر اس سورۃ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔قیامت کے روز پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی۔"

نیز آپ نے فرمایا:

"جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔" [2]

اور فرمایا:

((لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ وَفِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْآنِ)) [3]

"ہر چیز کے لیے کوہان ورفعت ہے، قرآن مجید کی رفعت سورۂ بقرہ ہے، اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔"

اس سورت کے پڑھنے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے اترتے ہیں۔ [4]

اور فرمایا: اس سورت کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ پڑھنے والے کو کفایت کریں گی۔

((اَلْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)) [5]

---

[1] صحیح مسلم:٨٠٤، ٨٠٥/ ١٨٧٤۔ [2] صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلة فی بیته، رقم:٧٨٠ (١٨٢٤)۔

[3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة البقرة، رقم: ٢٨٧٨، حکیم بن جبیر ضعیف راوی ہے۔ [4] صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب نزول السکینة لقراءۃ القرآن، رقم:٧٩٦ (١٨٥٩)۔ [5] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم: ٥٠٠٩؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقوھا، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة، رقم: ٨٠٧ (١٨٧٨) واللفظ له۔

آیت الکرسی کی فضیلت

اس مقدس آیت کی بڑی فضیلت ہے، قرآن مجید کی آیات میں سب سے بڑی آیت ہے۔ [1]

سوتے وقت اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان قریب نہیں آ سکتا۔ اللہ کی طرف سے نگہبانی ہوتی ہے۔ [2]

ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ [3]

اس آیت میں اسمِ اعظم (الحیّ القیّوم) ہے، پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔ اس کے پڑھنے سے رنج وغم دور ہو جاتا ہے، روزی میں کشائش ہوتی ہے، گھر سے نکلتے وقت پڑھنے سے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے، شیطان ہٹ جاتے ہیں اور بندہ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ جہاتِ ستّہ اور داخل جوف میں پڑھنے سے ایک مضبوط قلعہ حفاظت کے لیے بن جاتا ہے، کوئی چور ڈاکو داخل نہیں ہوسکتا۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

یہ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں۔ جس گھر میں روزانہ متواتر یہ آیتیں پڑھی جائیں گی اس گھر میں شیطان نہیں آئے گا۔ [4]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ان دونوں آیتوں کو رات میں پڑھے گا تو یہ دونوں آیتیں اسے کفایت کرتی ہیں۔'' [5]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة الکهف وآیة الکرسی، رقم: ۸۱۰ (۱۸۸۵)۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الوکالة، باب إذا وکل رجلاً......، رقم: ۲۳۱۱۔

[3] **اسناده حسن**، عمل الیوم واللیلة: ۱۰۰؛ السنن الکبری للنسائی: ۹/ ٤٤، رقم: ۹۸٤۸۔

[4] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب فصائل القرآن، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ۲۸۸۲؛ مسند احمد، ٤/ ۲۷٤ وصححه ابن حبان: ۷۸۲ والحاکم: ۱/ ۵٦۲ ووافقه الذهبی۔

[5] صحیح بخاری، کتاب فضائل القران، باب فضل سورة البقرة، رقم: ۵۰۰۹؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة، رقم: ۸۰۷ (۱۸۷۸)۔

یعنی اس رات کے شر وفساد اور شیطانی خطرات سے کفایت کرے گی یا تہجد کی نماز سے کفایت کرے گی۔ نیز آپ نے فرمایا کہ ''یہ آیتیں عرشِ الٰہی کے نیچے خزانہ سے ملی ہیں۔'' [1]

''ان آیات کو سیکھو، اپنی بیوی اور بچوں کو سکھاؤ اور نماز میں پڑھا کرو۔'' [2]

سورۂ کہف کی فضیلت

اس سورت کریمہ کی حدیثوں میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اسے جمعہ کے دن پڑھے گا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے لیے روشنی ہوگی۔'' [3]

اور آپ نے فرمایا: ''جو اس کے شروع کی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔'' [4]

اسی طرح آخری دس آیتیں پڑھنے سے دجال کا تسلط نہیں ہوگا۔ [5]

غرض اس کے پڑھنے سے دجال کے فتنے اور دیگر بُری آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ یٰسین کی فضیلت

اس سورت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ لَا يَقْرَأُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ وَالْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ)) [6]

''سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے، جو اسے اللہ اور آخرت کے لیے پڑھے گا اس کی بخشش ہوجائے گی۔''

---

[1] **اسناده حسن**، مسند احمد، ٥/ ٣٨٣؛ صحيحه ابن خزيمة: ٢٦٣، ٢٦٤ وابن حبان: ١٦٩٧۔ [2] **حسن**، المستدرك للحاكم: ٥٦٢۔

[3] **حسن**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٢٤٩؛ سنن الدارمي: ٣٤٠٨ وصححه الحاكم ٢/ ٣٦٨۔ [4] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل سورة الكهف، رقم: ٨٠٩ (١٨٨٣)۔

[5] **اسناده صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٤٤٦ وصححه ابن حبان: ٧٨٥، ٧٨٦۔

[6] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٧٥ واللفظ له، مسند احمد: ٥/ ٢٦، ابوعثمان اور اس کا والد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

اور فرمایا: ”ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔
جو اسے ایک بار پڑھے گا وہ دس قرآن پڑھنے کا ثواب پائے گا۔“ [1]

اور فرمایا:

((مَنْ دَاوَمَ عَلٰی یٰسٓ کُلَّ لَیْلَۃٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا)) [2]

”جو ہر رات کو ہمیشہ سورۂ یٰسین پڑھتا رہا اور اسی حالت میں مر گیا تو شہید مرے گا۔“

نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ قَرَأَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَآئِکَۃُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ: طُوْبٰی لِاُمَّۃٍ یَنْزِلُ ھٰذَا عَلَیْھَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ ھٰذَا فَطُوْبٰی لِاَلْسِنَۃٍ تَتَکَلَّمُ بِھٰذَا)) [3]

”اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے پڑھا۔ فرشتوں نے سن کر کہا: اس امت کو مبارک ہو جس پر یہ نازل ہوں گی اور ان دلوں کو بشارت ہو جو اسے اٹھائیں اور ان زبانوں کے لیے مبارک ہو جو اسے پڑھیں۔“

حضرت ابو بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

”مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِلٰی قَوْلِہٖ اِذْ جَآءَ ھَا الْمُرْسَلُوْنَ وَدَعَا عَلٰی اَثْرِھَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ“

”جو سورۂ یٰسین کو شروع سے اِذْ جَآءَ ھَا الْمُرْسَلُوْنَ تک پڑھ کر دعا کرے تو اس کی

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل یٰسین ، رقم: ۲۸۸۷ ، ہارون، ابو محمد مجہول ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف جدًا** ، المعجم الأوسط للطبرانی: ۵/ ۱۸۸ ، رقم: ۷۰۱۴ ، ۷۰۱۸ والصغیر ۲/ ۸۸؛ مجمع الزوائد: ۷/ ۱۵۶ ، رقم: ۱۱۲۹۸ ، سعید بن موسیٰ الأزدی متہم بالکذب ہے۔

[3] **اسنادہ ضعیف** ، سنن الدارمی: ۲/ ۴۵۶ ، ۳۴۱۷ ، ۳۴۱۵؛ المعجم الأوسط للطبرانی ۳/ ۳۷۵ رقم: ۴۸۷۳ ؛ مجمع الزوائد: ۷/ ۱۰۷ ، رقم: ۱۱۱۶۳ ، ابراہیم بن مہاجر بن مسمار المدنی منکر الحدیث ہے، نیز حافظ ابن حبان نے اس روایت کے متن کو موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھئے لسان المیزان: ۱/ ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، جدید ۱/ ۱۶۸۔

دعا قبول ہوگی۔" [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَاجَتُهٗ)) [2]

"جو سورۂ یٰسین کو دن کے شروع حصہ میں پڑھ لے گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔"

سورۂ فتح کی فضیلت

اس سورت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) [3]

"آج کی رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے، جو دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔"

اس سے مراد سورۂ فتح: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١﴾ ہے۔

سورۂ ملک کی فضیلت

اس سورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) [4]

"قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے، جس نے آدمی کے لیے شفاعت کی حتیٰ کہ بخشش ہوگئی، وہ تبارک الّذی بیدہ الملک ہے۔"

---

[1] اس قول کی اصل نامعلوم ہے، البتہ حکیم ترمذی کی کتاب نوادر الاصول میں اس مفہوم کی بے اصل روایات موجود ہیں۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن الدارمی: ٣٤١٩، ٣٤٢١ ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، رقم: ٤١٧٧؛ صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب صلح الحديبية، رقم: ١٧٨٦ (٤٦٣٧)۔

[4] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الملك، رقم: ٢٨٩١ واللفظ له، سنن ابی دواد، کتاب الصلاة، باب فی عددالآی، رقم: ١٤٠٠؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأدب، باب القرآن، رقم: ٣٧٨٦ وصححه ابن حبان: ١٧٦٦ والحاكم: ٢/ ٤٩٧، ٤٩٨ ووافقه الذهبی۔

دوسری روایت میں ہے کہ:

((مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) [1]

''جو اس سورۃ کو ہر رات پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے بچالے گا۔''

رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت الم تنزیل (سورۃ السجدہ) اور تبارک الذی (سورۂ ملک) دونوں سورتیں پڑھ کر سوتے۔ [2]

سورۂ واقعہ کی فضیلت

اس سورۃ کے متعلق حدیث میں ہے کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا، اس کو فقر و فاقہ نہیں ہوگا اور جو ہمیشہ پڑھا کرے گا، وہ اللہ کے فضل و کرم سے کبھی محتاج نہیں ہوگا، خود بھی پڑھے اور بچوں کو بھی سکھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا)) [3]

جو اس سورت کو ہر رات پڑھا کرے گا، اس کو فاقہ کشی کی نوبت نہیں آئے گی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کچھ مال دینا چاہا کہ اس کو اپنی لڑکیوں پر خرچ کریں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اَتَخْشٰى عَلَيْهِنَّ الْفَقْرَ وَقَدْ اَمَرْتُهُنَّ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ الْفَاقَةُ)) [4]

---

[1] **اسناد ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورۃ الملک، رقم: ۲۸۹۰، اثبات عذاب القبر للبیہقی: ۱۴۶، یحییٰ بن عمرو بن مالک ضعیف راوی ہے۔ تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سورۃ الملک، اللہ کے حکم سے عذاب قبر سے بچاتی ہے۔ اثبات عذاب القبر للبیہقی: ۱۴۵ وسندہ حسن، اور یہ روایت حکماً مرفوع ہے۔ ندیم ظہیر۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، رقم: ۲۸۹۲؛ مسند احمد: ۳/ ۳۴۰، لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ابوالزبیر مدلس راوی ہیں۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، شعب الایمان للبیہقی: ۲/ ۴۹۱، رقم: ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰؛ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۲/ ۷۷۸، ۷۷۹، رقم: ۶۸۲ ابوطیبہ کا تعین نہیں ہے، نیز حافظ ابن حجر نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ دیکھئے نتائج الافکار، ۳/ ۲۶۳۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، شعب الایمان للبیہقی: ۲/ ۴۹۱، رقم: ۲۴۹۷؛ تاریخ دمشق: ۳۵/ ۱۲۸ ابوطیبہ اور شجاع دونوں مجہول راوی ہیں۔

"کیا آپ ان لڑکیوں پر محتاجی کا خیال کرتے ہیں، جبکہ میں نے انہیں سورۂ واقعہ پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اس سورت کو ہر رات پڑھا کرے گا وہ محتاج نہیں رہے گا۔"

سورۂ نبا وغیرہ کی فضیلت

اگر کسی کو نیند نہ آتی ہو تو سورۂ نبا (عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ) کی آیت: ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾ کو بار بار پڑھے، اللہ کے حکم سے نیند آجائے گی۔ [1] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ نصف قرآن ہے۔ [2]

یعنی یہ سورت پڑھنے سے آدھے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح وَالْعٰدِيٰتِ کا ثواب بھی ہے۔ [3]

اور فرمایا: ﴿قُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ کو سوتے وقت پڑھا کرو، یہ تمہیں شرک سے بچائے گی۔ [4]

اور اس کے پڑھنے سے ربع قرآن (چوتھائی قرآن پڑھنے کا) ثواب ملتا ہے۔ [5]

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ چوتھائی قرآن ہے۔ [6]

---

[1] یہ قول بے اصل ہے، ممکن ہے بستوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تجربہ ہو۔

[2] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی إذا زلزلت، رقم: ۲۸۹٤، یمان بن مغیرہ ضعیف الحدیث راوی ہے۔

[3] **اسناده ضعیف**، فضائل القرآن لأبی عبید، ص: ۱٤٤، ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[4] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما یقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۵؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه فی قراءة سورة الكافرون والسجدة......، رقم: ۳٤۰۳ وصححه ابن حبان: ۲۳٦۳ والحاکم: ۱/ ۵٦۵، ۳/ ۵۳۸۔

[5] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في إذا زلزلت، رقم: ۲۸۹۳، ۲۸۹٤، ۲۸۹۵، پہلی روایت میں حسن بن مسلم بن صالح العجلی مجہول ہے، دوسری میں یمان بن مغیرہ ضعیف ہے اور تیسری میں سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔

[6] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی اذا زلزلت، رقم: ۲۸۹۵، سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔

سورۂ اخلاص: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ثلث قرآن ہے۔ 1

یعنی اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ جو اس سورۂ کو ہمیشہ پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ 2

جو سوتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ پڑھے گا تو قیامت کے روز اللہ اس کو دائیں جانب سے جنت میں داخل کرے گا۔ 3

معوذتین ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پناہ مانگنے کے لیے بہترین سورتیں ہیں۔ 4

جادو کئے ہوئے آدمی پر پڑھ کر دم کرنے سے وہ اچھا ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا۔ آپ نے ان دونوں سورتوں کو پڑھ پڑھ کر اپنے جسم مبارک پر دم کیا، جادو کا اثر دور ہو گیا۔ 5

سوتے وقت آپ ان دونوں سورتوں کو ہتھیلیوں پر دم کر کے پورے جسم مبارک پر پھیر لیتے۔ اسی طرح یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔ 6

اور اس کے بہت سے فضائل ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ؟ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ

---

1 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل هو الله احد، رقم: ۵۰۱۳؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها، باب فضل قرأة قل هو الله احد، رقم: ۸۱۱ (۱۸۸٦)۔ 2 صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الجمع بین السورتین فی الرکعة......، رقم: ۷۷۴۔ 3 **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص وسورة إذا زلزلت، رقم: ۳۸۹۸، حاتم بن میمون ابو سہل ضعیف ہے۔

4 **حسن**، سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، باب ما جاء في سورتي المعوذتين، رقم: ۵۴۳۴؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۷/ ۳۴۳، رقم: ۹۴۳۔

5 **اسناده ضعیف**، مسند عبد بن حمید: ۲۷۱، تنبیہ: معوذتین کے دم کے بغیر جادو کا ذکر صحیح بخاری: ۵۷۶۳، ۵۷۶۵، وغیرہ میں موجود ہے۔

6 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوّذات، رقم: ۵۰۱۷۔

قَطُّ: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیات اتری ہیں کہ ان کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں اور وہ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ہیں۔

خاکسار مؤلّف کی ضروری گزارش

قارئین کرام! آپ اس مختصر تمہید میں دعاؤں کی اہمیت وحقیقت وفضائل اور اس کے آداب وشرائط وقبولیت کے مقامات مقدسہ واوقاتِ مبارکہ اور ذکرِ الٰہی کے فوائد، قرآن مجید کی تلاوت وخصائص کو پڑھ چکے ہیں۔ آئندہ صفحات میں قرآن مجید واحادیث رسول کی دعاؤں کو پڑھیں گے، لیکن دعاؤں کے سلسلہ کے شروع کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ان دعاؤں کا ماخذ قرآن مجید وصحاحِ ستہ، مشکوۃ اور حصن حصین وغیرہ معتبر کتابیں ہیں۔ جن کا ترجمہ وحاشیہ میں حوالہ ہے۔ بوقت ضرورت اصل کتاب میں بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ یہ کتاب قرآن کریم کی دعاؤں سے شروع کی گئی ہے، حتی الامکان ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ہر دعا پر ہندسہ لگا کر حاشیہ میں بتایا ہے کہ اس دعا کو فلاں نبی نے فلاں ضرورت کے لیے پڑھا تھا۔ حدیثوں کی دعاؤں میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے...... جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ کی دعائیں الگ الگ لکھی گئی ہیں۔ پہلے ایک عنوان قائم کر کے اس دعا کی ترکیب وفضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور ہر ایک باب کی دعائیں ایک ہی باب میں جمع کر دی گئی ہیں، اور متعدد دعائیں نمبر وار درج کر دی گئی ہیں۔ اب آپ کو اختیار ہے چاہے سب دعاؤں کو پڑھیں یا بعض کو منتخب کر کے پڑھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی مقصد کے لیے مختلف انداز اور طریقوں سے ارشاد فرمایا ہے۔ عام لوگوں اور معمولی اُردو خواں بھائیوں کی آسانی کے لیے دعاؤں کا ترجمہ بامحاورہ آسان اردو میں لکھ دیا ہے، تاکہ جو دعا اپنے مقصد وحاجت کے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم: ٨١٤ (١٨٩١) واللفظ له، سنن النسائي، كتاب الإستعاذه، باب ماجاء في سورتي المعوذتين، رقم: ٥٤٣٣۔

مطابق پابندی پڑھ لیا کریں۔ دراصل اردوخواں لوگوں کی سہولت کی غرض سے یہ کتاب لکھی ہے، ورنہ دعاؤں کی بہترین کتابیں موجود ہیں مگر عربی ہونے کی وجہ سے صرف عربی جاننے والے ہی پورا فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ بیچارے پورے پورے فائدوں سے محروم یا ان لوگوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بندہ نے اس کمی کو حتی الامکان پورا کردیا ہے۔ اب ہر معمولی پڑھا لکھا آدمی اس کتاب سے بحمد اللہ معلوم کرسکتا ہے کہ فلاں دعا کس وقت اور کس طرح پڑھنی چاہیے۔

اس کتاب کے لکھنے میں جس قدر محنت وجانفشانی اٹھانی پڑھی ہے، ان شاء اللہ میرا اللہ اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔ آپ حضرات سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں خاکسار مولف سلمہ اللہ تعالیٰ کو یاد فرمائیں اور اس کی لغزشوں کو دامن اصلاح وعفو میں پوشیدہ کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرما کر موجبِ نجات بنائے، آمین۔

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب
زما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشے ست کز ما باز ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحب دلے روزے برحمت
کند در کار درویشاں دعائے

معترف تقصیر وطالب دعا
عبدالسلام سلمہ اللہ تعالیٰ بستوی
نزیل دہلی، مؤرخہ ۸ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ

قرآن مجید کی دعائیں

ذیل میں قرآن مجید کی وہ دعائیں لکھی گئی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو خود تعلیم و تلقین فرمائی کہ اپنی ضرورتوں کو ہمارے سامنے اس طرح پیش کرو ہم قبول کر کے تمہاری حاجتوں کو پورا کر دیں گے۔

چنانچہ انہوں نے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری فرمائیں۔

ہم بھی اگر انہیں دعاؤں کو پڑھ کر اپنی ضرورتوں کو اللہ کے دربار میں پیش کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ آپ ان دعاؤں کا ترجمہ وفوائد کا نوٹ دیکھ کر اپنی مطلوبہ دعائیں پڑھ لیا کیجئے۔ ہر دعا پر نمبر لگا دیئے گئے ہیں۔ جس سے ہر دعا الگ الگ پہچانی جاتی ہے۔ نماز وغیر نماز میں ہر وقت پڑھ سکتے ہیں، مگر رکوع وسجدے کی حالت میں قرآن مجید کی دعائیں نہ پڑھی جائیں، کیونکہ اس حالت میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت ہے۔ [1]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود، رقم: ٤٧٩، ٤٨٠ (١٠٧٤، ١٠٧٦)۔
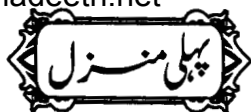
طلب ہدایت اور بیماری کے لیے شفا کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿1﴾ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ⑦﴾ [1]

''اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جونہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔ نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو سیدھا راستہ (یعنی) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ ان کا جو بھٹکنے والے ہیں۔''

قبول عبادت، حصول ایمان اور طلب ہدایت کی دعا

یہ دعا حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی ہے جو انہوں نے بیت اللہ شریف بناتے ہوئے اللہ کے حضور کی تھی:

﴿2﴾ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑫⑦ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا

---

[1] ١/ الفاتحة: ١-٧۔ (اس سورت کی فضیلت مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ [1]

''اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا فرماں برداد بنا لے، اور ہماری اولادوں میں سے بھی ایک جماعت اپنی فرماں بردار بنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا، اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بڑا مہربان ہے۔''

قبول ایمان کی دعا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دعا ہے:

(٣) ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾﴾ [2]

''اے ہمارے رب! ہم نے مان لیا جو کچھ آپ نے نازل فرمایا اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔''

توفیق قبولیت ایمان کی یہ دعا ہے، جو حضرت نجاشی (بادشاہ حبشہ) اور ان کے درباری نے کی تھی۔ [3]

یہ دو آیتوں میں ہے، درمیان میں کچھ الفاظ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

(٤) ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾﴾ [4]

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، پس ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ لے، اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں داخل کرے گا نیک لوگوں کے ساتھ۔''

---

[1] ٢/ البقرة: ١٢٧۔١٢٨۔ [2] ٣/ آل عمران: ٥٣۔ [3] تفسیر طبری: ٧/ ٥ ونسخہ أخرى: ٤/ ٦٣٥ وسنده حسن۔ [4] ٥/ المائدة: ٨٣۔٨٤۔

توفیق عمل صالح اور اطمینان قلب کی دعا

یہ نیک بندوں کی دعا ہے:

﴿۵﴾ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ [1]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔''

انجام بخیر اور عمل صالح کی توفیق کی دعا

یہ حضرت داود علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۶﴾ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ [2]

''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں اور اس بات کی کہ میں نیک عمل کروں جن سے تو خوش رہے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لے۔''

انجام بخیر ہونے کی دعا

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے جو رحلت سے پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور کی تھی:

﴿۷﴾ ﴿فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴾ [3]

''اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! تو دنیا و آخرت میں میرا ولی اور

---

[1] ۲۵/ الفرقان: ۷۴۔ [2] ۲۷/ النمل: ۱۹۔ [3] ۱۲/ یوسف: ۱۰۱۔

کارساز ہے، تو مجھے حالتِ اسلام میں فوت کر اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔"

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

اس دعا میں دونوں جہان کی بھلائی طلب کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔ [1]

[8] ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱﴾ [2]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

طلب رحم و مغفرت کی دعا

یہ رسولوں اور مومنوں کی دعا ہے:

[9] ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵﴾ [3]

"ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔"

یہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی دعا ہے۔ اس دعا میں انہوں نے اپنی خطاؤں کی معافی چاہی ہے:

[10] ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳﴾ [4]

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا (تو بخش دے) اگر ہمیں نہ بخشے گا اور نہ رحم فرمائے گا تو ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

یہ نیک بندوں کی دعا ہے:

---

[1] صحیح بخاری: ٦٣٨٩؛ صحیح مسلم: ٢٦٩٠۔ [2] ٢/ البقرة: ٢٠١۔
[3] ٢/ البقرة: ٢٨٥۔ [4] ٧/ الاعراف: ٢٣۔

(11) ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [1]

"اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا بتائی گئی:

(12) ﴿رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [2]

"اے میرے پروردگار! تو بخش دے اور رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔"

(13) ﴿رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [3]

"اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے:

(14) ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ﴾ [4]

"اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ان لوگوں کو بھی جو میرے گھر میں بحالت ایمان داخل ہوئے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی۔"

رحم و مغفرت، آسانی اور دشمنوں پر فتحیابی کی دعا

ان درج ذیل آیات کی احادیث میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

---

[1] ٢٣/ المؤمنون: ١٠٩۔

[2] ٢٣/ المؤمنون: ١١٨۔

[3] ٦٦/ التحریم: ٨۔ [4] ٧١/ نوح: ٢٨۔

خزانے میں سے یہ آیتیں ہیں۔ 1

حدیث میں ہے کہ اس دعا کی ہر درخواست پر اللہ تعالیٰ نے قَدْ قَبِلْتُ فرمایا، یعنی ہم نے قبول کیا۔ 2

(15) ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ 3

”اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ (مالک) ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔“

توبہ و استغفار کی دعا

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، جبکہ وہ کوہ طور سے تشریف لے آئے تھے۔

(16) ﴿اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ﴾ 4

”تو ہی ہمارا آقا ہے، پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی نیکی لکھ دے اور آخرت میں بھی، بے شک ہم تیری طرف لوٹ آئے ہیں۔“

---

1 **اسناده حسن**، مسند احمد: ٥/ ٣٨٣؛ صحيحه ابن خزيمه: ٢٦٣، ٢٦٤ وابن حبان: ١٦٩٧۔ 2 صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تجاوز عن حديث النفس والخواطر......، رقم: ١٢٦ (٣٣٠) قد قبلت کے بجائے ”قد فعلت“ کے الفاظ ہیں۔

3 ٢/ البقرة: ٢٨٦۔ 4 ٧/ الاعراف: ١٥٥۔١٥٦۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۱۷﴾ ﴿رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ﴾ [1]

''اے میرے رب! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے۔''

مغفرت، انجام بخیر و حصول جنت کی دعا

یہ عرش اٹھانے والے فرشتوں کی دعا ہے:

﴿۱۸﴾ ﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وَ قِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝﴾ [2]

''اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور اُنہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پروردگار! تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو بھی جو ان کے آباء واجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہوئے ہیں۔ بے شک تو ہی ہے زبردست حکمت والا اور انہیں تمام تکلیفوں (برائیوں) سے بچا لے، اور جن کو تو نے اس دن تکالیف (برائیوں) سے بچا لیا تو، تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

استقامت اور طلب رحمت کی دعا

اس دعا میں استقامتِ حق کی تعلیم ہے، اِسے ضرور پڑھنا چاہیے۔

---

[1] ۲۸/ القصص: ۱۶۔ [2] ۴۰/ المؤمن: ۷۔۹۔

﴿۱۹﴾ ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ﴾ [1]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر اور اپنی جانب سے مہربانی عطا فرما، یقینا تو بہت دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تو سب لوگوں کو ایک ایسے دن جمع کرے گا کہ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، یقینا اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔''

نیک مسلمانوں کی دعا ہے:

﴿۲۰﴾ ﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ﴾ [2]

''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔''

﴿۲۱﴾ ﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ﴾ [3]

''اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے، پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! تو جسے دوزخ میں ڈالے تو یقینا تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو جو ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ اپنے

---

[1] ۳/ آل عمران: ۸۔۹۔ [2] ۳/ آل عمران: ۱۶۔ [3] ۳/ آل عمران: ۱۹۱۔۱۹۴۔

رب پر ایمان لے آؤ! تو ہم ایمان لائے، پس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہماری بُرائیوں کو دور کر دے اور ہماری موت نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے پروردگار! اور ہمیں وہ دے جس کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

یہ اصحاب کہف کی دعا ہے:

﴿۲۲﴾ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰﴾ [1]

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی مہیا کر۔''

توفیق عمل صالح، اولاد صالح و استقامت کی دعا

یہ نیک بندوں کی دعائیں ہیں:

﴿۲۳﴾ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۵﴾ [2]

''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہے اور اس بات کی توفیق دے کہ ایسا نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا، بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''

حصول حکومت و سلطنت کی دعا

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس دعا کی تعلیم فرمائی، اس کے پڑھنے سے بادشاہت یا عزت ملے گی۔

---

[1] ۱۸/ الکھف: ۱۰۔ [2] ٤٦/ الأحقاف: ۱۵۔

﴿۲۴﴾ ﴿اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾﴾ [1]

''اے اللہ! تمام جہان کے مالک! تو ہی جسے چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے، تو ہی ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے اور تو ہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور تو ہی نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔''

دشمنوں سے نجات، ان پر غلبہ اور فتحیابی کی دعا

دشمنوں پر فتحیابی کے لیے حضرت داود علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی، جس وقت جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تھا۔ جنگ کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۲۵﴾ ﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾﴾ [2]

''اے ہمارے رب! ہمیں صبر دے اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔''

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یہ دعا ہے، لڑائی کے وقت اسے پڑھنا چاہیے:

﴿۲۶﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾﴾ [3]

[1] ۳/ آل عمران: ۲۶۔۲۷۔ [2] ۲/ البقرۃ: ۲۵۰۔ [3] ۳/ آل عمران: ۱۴۷۔

"اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور جو ہمارے کاموں میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۲۷﴾ ﴿رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۱﴾﴾ [1]

"اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔"

دشمنوں پر غلبہ کے لیے حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی:

﴿۲۸﴾ ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾﴾ [2]

"اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔"

یہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی دعا ہے اور دشمنوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے مجرب ہے:

﴿۲۹﴾ ﴿عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾﴾ [3]

"ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا۔ اے ہمارے رب! ہمیں ان ظالموں کے واسطے فتنہ نہ بنا، اور ہمیں اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے۔"

ظالموں سے نجات حاصل کرنے کی دعا

یہ کمزور مسلمانوں کی دعا ہے جو مکہ میں مجبوراً مقیم تھے۔ ظالموں سے نجات حاصل کرنے کے لیے یہ دعا مجرب ہے:

﴿۳۰﴾ ﴿رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾﴾ [4]

---

[1] ۲۸/ القصص: ۲۱۔ [2] ۷/ الاعراف: ۸۹۔

[3] ۱۰/ یونس: ۸۵۔۸۶۔ [4] ٤/ النساء: ۷۵۔

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حمایتی اور مددگار بنا دے۔''

یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے:

﴿۳۱﴾ ﴿رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [1]

''اے میرے رب! مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا۔''

ظالموں کی معیت سے پناہ مانگنے کی دعا

یہ اعراف والوں کی دعا ہے:

﴿۳۲﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [2]

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر۔''

کافروں کے ظلم اور فتنے سے بچنے کی دعا

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے زمانے کے مسلمانوں کی دعا ہے:

﴿۳۳﴾ ﴿رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ﴾ [3]

''اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی جانب رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف لوٹنے والے ہیں۔''

﴿۳۴﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ [4]

''اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال، اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔''

---

[1] ۲۳/ المؤمنون: ۹۴۔ [2] ۷/ الاعراف: ۴۷۔

[3] ۶۰/ الممتحنة: ۴۔ [4] ۶۰/ الممتحنة: ۵۔

مفسد لوگوں پر فتح حاصل کرنے کی دعا

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۳۵﴾ ﴿رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾﴾ [1]

''اے میرے پروردگار! اس مفسد قوم پر میری مدد فرما۔''

اپنی نجات اور دشمنوں کی ہلاکت کی دعا

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۳۶﴾ ﴿رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾﴾ [2]

''اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا، پس تو میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ایمان والے ساتھیوں کو ان سے نجات دے۔''

بے دین کی صحبت سے نجات پانے کی دعا

یہ حضرت لوط علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۳۷﴾ ﴿رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾﴾ [3]

''اے میرے رب! مجھے اور میرے گھرانے کو ان کاموں کے وبال سے نجات دے جو یہ کر رہے ہیں۔''

مصیبت کے وقت صبر وایمان پر ثابت قدمی کی دعا

فرعون کے جادوگروں کی دعا ہے، جب کہ وہ ایمان لے آئے تھے۔ فرعون نے انہیں قتل کی دھمکی دی تو انہوں نے ایمان پر ثابت قدمی کی توفیق اللہ سے طلب کی۔ مصیبت کے

---

[1] ۲۹/ العنکبوت: ۳۰۔ [2] ۲۶/ الشعراء: ۱۱۷۔۱۱۸۔

[3] ۲۶/ الشعراء: ۱۶۹۔

وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

(۳۸) ﴿رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ﴾ [1]

''اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں حالت اسلام میں فوت کرنا۔''

علم میں اضافے کی دعا

یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے۔ علم میں اضافے کے لیے یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

(۳۹) ﴿رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا﴾ [2]

''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ کر دے۔''

طلب رزق کی دعا

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں اپنی اُمت کے طلب رزق کیلئے کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر ان کیلئے آسمان سے کھانا نازل فرمایا تھا۔ طلب رزق کیلئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

(۴۰) ﴿رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوۡنُ لَنَا عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنۡکَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ﴾ [3]

''اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما کہ وہ ہمارے لیے، ہمارے پہلوں اور پچھلوں کیلئے خوشی کی بات ہو جائے اور تیری جانب سے نشانی ہو جائے اور ہمیں روزی عطا فرما اور تو سب دینے والوں سے بہتر دینے والا ہے۔''

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، طلب رزق کے لیے مجرب ہے:

(۴۱) ﴿رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ﴾ [4]

---

[1] ۷/ الاعراف: ۱۲۶۔ [2] ۲۰/ طٰہٰ: ۱۱۴۔

[3] ۵/ المائدہ: ۱۱۴۔ [4] ۲۸/ القصص: ۲۴۔

”اے میرے رب! تو جو چیز بھی میری طرف نازل فرمائے میں اس کا حاجت مند ہوں۔“

طلب اولاد کی دعا

حضرت زکریا علیہ السلام نے طلب اولاد کیلئے یہ دعا مانگی تھی، جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمائے۔ طلب اولاد کیلئے یہ دعا مجرب ہے:

﴿۴۲﴾ ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾﴾ [1]

”اے میرے پروردگار! اپنی جانب سے مجھے نیک اولاد عطا فرما، تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔“

یہ زکریا علیہ السلام کی دعا ہے، طلب اولاد کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۴۳﴾ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ﴿٨٩﴾﴾ [2]

”اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا مت چھوڑ تو سب سے بہتر وارث ہے۔“

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جو طلب اولاد کے لیے کی گئی تھی اور قبول ہوئی، پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ طلب اولاد صالح کے لیے یہ مجرب ہے:

﴿۴۴﴾ ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠٠﴾﴾ [3]

”اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔“

بڑے کاموں کے سرانجام کی توفیق شرح صدر اور عقدہ کشائی کی دعا

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، جو دل کے روشن اور زبان میں قوت گویائی پیدا کرنے کے لیے مجرب ہے:

﴿۴۵﴾ ﴿قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ

---

[1] ۳/ آل عمران: ۳۸۔ [2] ۲۱/ الانبیاء: ۸۹۔ [3] ۳۷/ الصافات: ۱۰۰۔

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝﴾ [1]

''اے میرے رب! میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔''

والدین کے لیے مغفرت کی دعا

والدین کے حق میں دعا کرنے کی تعلیم ہے:

(۴۶) ﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ [2]

''اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔''

اپنے اور والدین اور تمام مسلمانوں کے لیے برکت اور مغفرت طلب کرنے کی دعا

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے، جبکہ آپ اپنے اہل وعیال کو مکہ مکرمہ میں چھوڑ گئے تھے۔

(۴۷) ﴿اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾ [3]

''بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ اور مومنوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو۔''

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے، جو انہوں نے اپنے بھائیوں کی بدسلوکی کو نہایت

---

[1] ۲۰/ طٰہٰ: ۲۵۔۲۸۔ [2] ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۴۔ [3] ۱۴/ ابراھیم: ۳۹۔۴۱۔

فراخدلی سے درگزر کرتے ہوئے کی تھی:

(۴۸) ﴿ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [1]

''اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔''

یہ فرشتوں کی دعا ہے، جوانہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی تھی:

(۴۹) ﴿ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴾ [2]

''اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، بے شک اللہ قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

انجام بخیر اور والد کے لیے مغفرت مانگنے کی دعا

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے:

(۵۰) ﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۙ وَ اغْفِرْ لِاَبِيْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ وَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۙ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ؕ ﴾ [3]

''اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ (حکمت) عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کردے اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ اور مجھے جنت کے وارثوں میں سے بنادے اور میرے باپ کو بخش دے، بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا، جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد، لیکن (وہی کامیاب ہوگا) جو اللہ کے پاس بے عیب دل لے کر آئے گا۔''

---

[1] ۱۲/ یوسف: ۹۲۔ [2] ۱۱/ ھود: ۷۳۔ [3] ۲۶/ الشعراء: ۸۳، ۸۹۔

درخواست بے جا کی معافی کی دعا

نوح علیہ السلام کی دعا ہے، جب بیٹے کنعان کو ڈوبتے دیکھا تو اس کی نجات کے لیے دعا کی تھی، اللہ نے منع فرمادیا۔ اس سوال کی معافی کی دعا ہے:

(۵۱) ﴿ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ ﴾ [1]

"اے میرے رب! میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو۔ (تو مجھے بخش دے) اور اگر تو نہیں بخشے گا اور نہ رحم فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔"

دعائے برکت

یہ نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔ طوفان نوح ختم ہوا اور کشتی نوح جودی پہاڑ پر ٹھہری تو حضرت نوح علیہ السلام نے اترتے وقت یہ دعا کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ زمین از سر نو آباد ہوگئی۔

(۵۲) ﴿ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ ﴾ [2]

"اے میرے پروردگار! مجھے بابرکت جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔"

سلب مرض کی دعا

یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے، مصیبت میں یہ دعا پڑھنی چاہیے:

(۵۳) ﴿ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ﴾ [3]

"بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔"

---

[1] ۱۱/ ہود: ۴۷۔ [2] ۲۳/ المؤمنون: ۲۹۔

[3] ۲۱/ الانبیاء: ۸۳۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے، یہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت مانگی تھی۔ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے۔ [1]

(54) ﴿رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾﴾ [2]

''اے میرے رب! تو مجھے جہاں بھی لے جائے سچائی کے ساتھ اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکالے تو سچائی کے ساتھ اچھی طرح نکال، اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور مددگار مقرر فرما دے۔''

دوزخ سے پناہ مانگنے کی دعا

یہ اُن نیک بندوں کی دعا ہے جو دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں:

(55) ﴿رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ۖ اِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾﴾ [3]

''اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کے عذاب کو ہٹا لے، بے شک دوزخ کا عذاب لازم ہونے والا ہے۔''

عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے اور طلب نجات کی دعا

یہ یونس علیہ السلام کی دعا ہے، اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس دعا کو پڑھے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔ [4]

(56) ﴿لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ٭ۖ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ۚ﴾ [5]

''نہیں کوئی معبود مگر تو ہی ہے، تیری پاکی بیان کرتے ہیں، بے شک میں قصوروار ہوں۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ الاسراء، رقم:۳۱۳۹۔ قابوس ضعیف راوی ہے۔ [2] ۱۷/ بنی اسرائیل: ۸۰۔ [3] ۲۵/ الفرقان: ۶۵۔۶۶۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم:۳۵۰۵، کما تقدم۔

[5] ۲۱/ الانبیاء: ۸۷۔

طلب مدد

یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے:

﴿۵۷﴾ ﴿اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾﴾ [1]

''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔''

مسلمانوں کے حق میں اور حسد دور کرنے کی دعا

بعد والے مسلمان اپنے سے پہلے والے مسلمانوں کے لیے دعا کر رہے ہیں:

﴿۵۸﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾﴾ [2]

''اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان والوں کی بابت ہمارے دلوں میں کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔''

برائی اور حاسدوں کے شر سے پناہ چاہنے کی دعا

اس سورت کی فضیلت شروع کتاب میں بیان کر دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

﴿۵۹﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾﴾

''آپ کہہ دیجئے! میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے مالک کی تمام مخلوق کی برائی سے

---

[1] ۳۹/ الزمر: ۴۶۔ [2] ۵۹/ الحشر: ۱۰۔ [4] ۱۱۳/ الفلق: ۱۔۵۔

اور اندھیری رات کی برائی سے، جبکہ آجائے اور عورتوں کی برائی جو گرہوں میں پھونک مارنے والیاں ہیں اور حاسد کی برائی سے، جبکہ حسد کرے۔''

شیطانی وسوسہ دور کرنے کی دعا

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے:

(۶۰) ﴿ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ ﴾ [1]

''اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(۶۱) ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ﴾ [2]

''آپ کہہ دیجئے! میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جنوں اور انسانوں میں سے۔''

خاتمہ دعا پر اللہ کی حمد

(۶۲) ﴿ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ ﴾ [3]

''اے اللہ! تو پاک ہے، اور ان کی آپس میں دعا سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔''

---

[1] ۲۳/ المؤمنون: ۹۷۔۹۸۔ [2] ۱۱۴/ الناس: ۱۔۶۔ [3] ۱۰/ یونس: ۱۰۔

دوسری منزل

احادیث کی دعائیں

اس منزل میں حدیث رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذکر ہے، قارئین کرام ان دعاؤں کو بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پڑھیں۔

سو کر اٹھنے کی دعا

ان دعاؤں کو بیدار ہوتے وقت پڑھنا چاہئے، خواہ تمام پڑھ لیں یا جو چاہیں پڑھیں!

رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو معشرات سبعہ پڑھتے، یعنی دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر دس مرتبہ اس دعا کو پڑھتے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ)) ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تنگیوں سے۔“ [1]

رسول اللہ ﷺ جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

(۶۳) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ)) [2]

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ جاگنے کے بعد یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

(۶۴) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ

---

[1] **حسن**، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ۵۰۸۵؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من ضیق المقام یوم القیامة، رقم: ۵۵۳۷۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب ماذا یقول اذا نام، رقم: ۶۳۱۲؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، رقم: ۲۷۱۱ (۶۸۸۷)۔

وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ)) [1]

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میری جان (دوبارہ) لوٹائی، بدن میں عافیت دی اور مجھے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی۔''

رات کے کسی حصے میں بیداری پر رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۶۵﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَأَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)) [2]

''(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی اِلٰہ نہیں، تو پاک ہے، اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سائل ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا مت کرنا اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقینا تو ہی عطا کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو یہ دعا بیداری کے بعد پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے۔''

﴿۶۶﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [3]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے صحیح سالم اٹھادیا۔ میں گواہی دیتا ہوں

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه (باسمك ربی......) رقم: ۳۴۰۱؛ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۸۶۶، سفیان بن عیینہ اور ابن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] **اسناده حسن**، سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب مایقول الرجل اذا تعارمن اللیل، رقم: ۵۰۶۱؛ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۸۶۵۔ [3] **اسناده ضعيف جدا**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۱/ ۴۷، ۴۸، رقم: ۱۳؛ کتاب الأذکار للنووی: ۴۰، نتائج الافکار لابن حجر: ۱/ ۱۱۴، ۱۱۵، محمد بن عبید اللہ العرزمی متروک الحدیث راوی ہے۔

کہ اللہ ہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے، پھر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول ہو گی۔“

(۱۷) ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [1]

”کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکیلا معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

(۱۸) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلاَّ بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ)) [2]

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری جان لوٹا دی، اس کو نیند میں نہیں مارا۔ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روکے ہوئے ہے، اگر وہ گر جائیں تو اس کے سوا کوئی روکنے والا نہیں ہے، وہ بڑا بردبار اور غفور ہے۔ اللہ کی تعریف ہے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے اپنے حکم سے روکے ہوئے ہے، وہ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق اور مہربان ہے۔“

رات کو آنکھ کھل جانے کے بعد کی دعا

جب رات کو نیند سے بیدار ہو تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سورۂ آل عمران کی آخری

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعارّ من الليل فصلّى، رقم: ١١٥٤۔

[2] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٥٤٨؛ ابن حبان: ٥٥٣٣؛ الموارد: ٢٣٦٢؛ عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ٤٦، ٤٧، رقم: ١٢؛ مسند ابى يعلى: ١٧٩١؛ ادب المفرد للبخارى: ١٢١٤؛ عمل اليوم والليلة للنسائى: ٨٥٤، ابوالزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

آیتیں: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ سے لے کر آخر تک پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو ان کو پڑھتے تھے۔ [1]

وہ آیتیں یہ ہیں:

﴿۶۹﴾ ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغیره، رقم: ۱۸۳؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب صلوٰۃ النبی ودعائه باللیل، رقم: ۱۷۹۹۔

اِلَيْكُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ [1]

''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے ہیر پھیر میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کروٹوں پر لیٹے اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے بیکار اور بے فائدہ نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پالنے والے! تو نے جسے جہنم میں ڈالا تو یقیناً اُسے ذلیل ورسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ ایک منادی کرنے والا ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لے آؤ! پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور فرما دے اور ہماری موت نیک لوگوں کے ساتھ کر دے۔ ہمارے پروردگار! تو ہمیں وہ دے جس کا تو نے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی زبانی اور ہمیں قیامت کے دن رسوا اور ذلیل نہ کرنا، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا، ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی (اور فرمایا:) تم میں سے کسی کام کرنے والے مرد یا عورت کے کام کو ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جنہیں اس راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید ہو گئے، میں ضرور بالضرور ان کی برائیاں دور کردوں گا اور ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ثواب اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ

---

[1] ۳/ آل عمران: ۱۹۰۔۲۰۰۔

ہی کے پاس بہترین ثواب ہے، تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے، یہ تو بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ جگہ بری ہے، لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کی طرف سے یہ مہمانی ہے اور نیک لوگوں کے لیے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر ہے اور یقینا اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اترا اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی، اللہ سے ڈرنے والے ہیں، اور اللہ کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، یقینا اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو، اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔''

۷۰ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) [1]

''اے اللہ میرے دل میں روشنی پیدا کر دے اور میرے کان اور میری آنکھ میں نور ڈال دے اور میری دائیں طرف روشنی اور بائیں طرف روشنی کر دے اور میرے آگے اور پیچھے روشنی کر دے اور قیامت کے دن میری روشنی کو بہت زیادہ کر دے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے، پھر جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من الليل، رقم: ٦٣١٦؛ صحيح مسلم، كتاب صلوٰة المسافرين، باب الدعاء فی صلاة الليل، رقم: ٨٦٣ (١٧٨٨، ١٧٩٤)۔

﴿۱﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) ❶

''کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ اکیلا معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے لیے پاکی اور تعریف ہے۔ اکیلا معبود ہے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ برائی سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کرنے کی قوت ہی ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے۔''

کروٹ بدلنے کی دعا

﴿۲﴾ جو شخص کروٹ بدلتے وقت دس مرتبہ بسم اللہ، دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ پڑھے گا تو خوف و گناہ کی باتوں سے بچا لیا جائے گا۔ ❷

قضائے حاجت کے وقت کی دعا

بیت الخلاء میں جن وشیاطین رہا کرتے ہیں، ❸ ان کے شر وفساد سے بچنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ان درج ذیل دعاؤں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ ❹

---

❶ صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب فضل من تعارّ من الليل، رقم: ۱۱۵۴۔

❷ **اسناده ضعيف**، المعجم الأوسط للطبرانی، ۶/ ۳۴۸ رقم: ۹۰۱۳، ۹۰۱۷؛ مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۲۸۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں اور مقدام بن داود متکلم فیہ راوی ہے۔ ❸ **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل، إذا دخل الخلاء، رقم: ۶؛ سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، رقم: ۲۹۶۔

❹ **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الجمعة، باب ماذكر من التسمية عند دخول الخلاء، رقم: ۶۰۶؛ سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا دخل الخلاء، رقم: ۲۹۷، ابواسحاق مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں، نیز امام ترمذی فرماتے ہیں: "اسناده ليس بذاك القوی"

نوٹ: بیت الخلا جاتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھنے والی تمام روایات سنداً ضعیف ہیں۔ (واللہ اعلم)

﴿۷۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں سے۔''

جب قضائے حاجت سے فارغ ہوکر باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

﴿۷۴﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ)) ❷

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور عافیت بخشی۔''

﴿۷۵﴾ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لا کر یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

((غُفْرَانَكَ)) ❸

﴿۷۶﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی مِنِّیْ قُوَّتَهٗ وَاَذْهَبَ عَنِّیْ اَذَاهُ غُفْرَانَكَ)) ❹

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھانے کی لذت چکھائی اور اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا، (اے اللہ!) ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقول عندالخلاء، رقم: ۱۴۲؛ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب ما یقول اذا اراد دخول الخلاء، رقم: ۳۷۵ (۸۳۱)۔

❷ **اسناده ضعیف**، سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مایقول إذا خرج من الخلاء، رقم: ۳۰۱، اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف الحدیث راوی ہے۔

❸ **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب مایقول الرجل إذا خرج من الخلاء، رقم: ۳۰؛ سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب مایقول إذا خرج من الخلاء، رقم: ۷؛ سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مایقول إذا خرج من الخلاء، رقم: ۳۰۱۔

❹ **اسناده ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لإبن السنی: ۱/ ۶۵ رقم: ۲۵؛ کتاب الدعاء للطبرانی: ۳۷۰؛ نتائج الأفکار لإبن حجر: ۱/ ۲۲۰ وضعفهٗ، حبان بن علی العنزی ضعیف اور اسماعیل بن رافع منکر الحدیث ہے۔

وضو کی دعائیں

بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کریں۔ [1] اثنائے وضو میں، یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے رہیے۔ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۷۷﴾ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ)) [2]

''اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے، میرے گھر میں کشادگی عطا فرما اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔''

وضو تیمم اور غسل سے فارغ ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کر کے یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔''

﴿۷۸﴾ ((اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) [3]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی اکیلا عبادت کے لائق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے۔''

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء، رقم: ۷۸ وصححه ابن خزیمه: ۱٤٤ وابن حبان: ٦٥٤٤، نیز دیکھئے سنن ابن ماجه: ۳۹۷ وسنده حسن۔

[2] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة للنسائی: ۸۰؛ عمل اليوم والليلة لابن النسی: ۱/ ۷۱ رقم: ۲۸ ابو مجلز کی سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت میں نظر ہے۔ **تنبیه**: اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو اس کا تعلق نماز سے ہے نہ کہ وضو سے۔ (واللہ اعلم) [3] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۲۳٤ (۵۵۳)۔ **تنبیه**: "اللهم اجعلنی من التوابين...... إلخ" کے الفاظ صحیح مسلم کے نہیں ہیں، بلکہ سنن الترمذی کتاب الطهارة باب ما يقال بعد الوضوء رقم: ۵۵، کے ہیں، اور اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابو ادریس الخولانی اور ابو عثمان (سعید بن ہانی) دونوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا، نیز امام ترمذی فرماتے ہیں: "وهذا حديث في إسناده اضطراب"

وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) [1]

''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

مسجد کی طرف جانے کی دعا

نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اس دعا کو پڑھنا مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسے پڑھا کرتے تھے، نیز فجر کی سنتوں کے بعد بھی اسے پڑھنا چاہیے، کیونکہ حدیث میں فجر کی سنتوں کا بھی ذکر ہے۔

﴿۷۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَلَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّدَمِيْ نُوْرًا وَّشَعْرِيْ نُوْرًا وَّبَشَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا)) [2]

''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے، میری آنکھ میں نور کر دے، میرے

---

[1] اسناده صحيح السنن الكبرى للامام النسائى: ۹۹۰۹؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ٥٦٤؛ نتائج الافكار للابن حجر: ۱/ ۲٤٥ وقال: "هذا حديث صحيح الاسناد"

[2] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا نتبه من الليل، رقم: ٦٣١٦؛ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، رقم: ٧٦٣ (١٧٨٨)۔

تنبیہ: اس دعا کے محل کے تعین میں کچھ اختلاف ہے، لیکن نماز کے لیے (مسجد) جاتے ہوئے مذکورہ دعا پڑھنے کا ذکر سنن ابی داود، كتاب التطوع، باب في صلاة الليل، رقم: ۱۳۵۳ وسنده صحيح، میں موجود ہے۔ (ندیم ظہیر)

کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں جانب اور بائیں جانب نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لیے نور ہی نور کر دے، میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور کر دے، میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور کر دے، میرے بالوں میں نور اور میرے چمڑے میں نور کر دے، میری جان میں نور کر دے اور میرے لیے نور بڑھا دے اور مجھے نور ہی نور عطا فرما۔''

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ اس دعا کو گھر سے نکلتے ہوئے پڑھا کرتے تھے:

﴿۸۰﴾ ((بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْنُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا)) [1]

''اللہ کے نام سے، میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں، اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ ہم پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم ہو، یا ہم نادانی کی بات کریں، یا ہم پر کوئی نادانی کرے۔''

﴿۸۱﴾ ((بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)) [2]

''اللہ کے نام سے، میں اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں کسی گناہ سے بچنا یا کسی نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب منه (دعاء: بسم الله توكلت) رقم: ٣٤٢٧ واللفظ له؛ سنن ابي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، رقم: ٥٠٩٤؛ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا خرج من بيته، رقم: ٣٨٨٤۔ عامر الشعبی کا سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، رقم: ٥٠٩٥؛ سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء مايقول إذا خرج من بيته، رقم: ٣٤٢٦۔ ابن جریج مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو پہلے یہ دعا پڑھیں:

﴿۸۲﴾ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) [1]

''میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو عظیم و برتر ہے، اس کے عزت والے چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس کی قدیم بادشاہی کی پناہ لیتا ہوں۔''

پھر بسم اللہ اور نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

﴿۸۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [2]

''اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔''

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

﴿۸۴﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [3]

''اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کردے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم: ٤٦٦۔

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب مايقول إذا دخل المسجد؟ رقم الحديث: ٧١٣ (١٦٥٢)۔ سنن ابی داود: ٤٦٥ و سنده صحيح۔

[3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الصلوة، باب ماجاء ما يقول عند دخوله المسجد، رقم الحديث: ٣١٤؛ سنن ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحديث: ٧٧١، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

﴿۸۵﴾ ((بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) ❶

''اللہ کے نام سے باہر نکلتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

حدیث شریف میں مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا بھی آئی ہے:

﴿۸۶﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد کیا کرے

﴿۸۷﴾ مسجدیں ذکر الٰہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔ ان میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد، تسبیح وتہلیل، تکبیر وتحمید، تلاوت قرآن مجید اور تعلیم حدیث میں مشغول ہو جائیں۔ مسجد میں گمشدہ چیز کا بلند آواز سے اعلان کرنا منع ہے، اگر کسی شخص کو مسجد میں اس طرح تلاش کرتے دیکھو تو کہو: ((لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْكَ)) ''اللہ کرے تجھے وہ چیز نہ ملے۔'' ❸

اور فحش گوئی اور خلاف شرع شاعری کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی خلاف شرع شاعری کرے تو اس کے حق میں تین مرتبہ یہ کلمات کہہ دے، ''فَضَّ اللّٰہُ فَاكَ'' ❹ البتہ اللہ اور اس کے رسول کی تعریف و مدح میں شعر کہنا جائز ہے۔ اسی طرح مسجد میں

---

❶ **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ما یقول عند دخولہ المسجد، رقم: ٣١٤؛ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم: ٧٧١، لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم:٧١٣ (١٦٥٢)۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد وما یقولہ من سمع الناشد، رقم:٥٦٨ (١٢٦٠)۔

❹ **اسنادہ ضعیف جدا**، المعجم الکبیر للطبرانی: ٢/ ١٠٣، ١٠٤ رقم: ١٤٥٤؛ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ٢/ ٢٠٩، ١١٠، رقم: ١٥٤ عباد بن کثیر متروک راوی ہے۔

خرید وفروخت کرنا بھی ناجائز ہے۔ 1

اذان کی فضیلت

(۸۸) اذان کی فضیلت احادیث میں بہت زیادہ بیان کی گئی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز اذان دینے والا بڑا مرتبہ پائے گا۔'' 2 اور جتنی چیزیں اذان سنیں گی قیامت کے دن مؤذن کے لیے شہادت دیں گی اور جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے، اتنی اس کی مغفرت ہوتی ہے۔ 3 اور دوزخ سے اس کی براءت ہوجاتی ہے۔ 4 مؤذن، متقی، پرہیز گار، امانت دار، خوش الحان ہو۔مؤذن وضو کر کے اذان کہے۔ 5 اذان کہتے وقت قبلہ رخ کھڑا ہوکر دونوں ہاتھوں کی شہادت والی انگلیاں کان میں دے لے 6 پہلے چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اس کے بعد دومرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، پھراس کے بعد دوبار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے۔ پھر دائیں طرف منہ پھیر کر دومرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ کہے پھر بائیں جانب منہ پھیر کر حیَّ علی الفلاح کہے اور صبح کا وقت ہوتو اس کے بعد دومرتبہ الصلوۃ خیر من النوم کہے، پھر دومرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کے ختم کردے۔ 7 اذان میں ترجیع بھی سنّت ہے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چار مرتبہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر پست آواز

---

1 **صحيح**، سنن الترمذی، كتاب البيوع، باب النهي عن البيع فی المسجد، رقم: ۱۳۲۱؛ عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۱/ ۲۱۱، رقم: ۱۵۵۔ 2 صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان......، رقم:۳۸۷ (۸۵۲)۔ 3 صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء، رقم: ۶۰۹؛ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالأذان، رقم: ۵۱۵ وسنده حسن۔ 4 **اسناده ضعيف جدا**، سنن الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل الأذان، رقم:۲۰۶؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأذان والسنة فيها باب فضل الأذان......، رقم: ۷۲۷، جابر بن یزید الجعفی سخت ضعیف راوی ہے۔ 5 **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الأذان......، رقم: ۲۰۰، ولید بن مسلم اور امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

6 **حسن**، سنن الترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء في إدخال الاصبع......، رقم: ۱۹۷؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأذان، باب السنة فی الأذان، رقم: ۷۱۱؛ مسند احمد:۴۴/ ۳۸، ۳۰۹۔

تنبيه: امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس بات پر اجماع ہے کہ اذان کہتے وقت قبلہ رخ ہونا چاہیے۔(کتاب الاجماع:۳۹) سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے سامنے مؤذن نے قبلہ رخ ہوکر اذان کہی۔(مسند السراج:۶۱ وسنده حسن)۔ 7 **اسناده حسن**، سنن ابی داود:۴۹۹، سنن ابن ماجه:۷۰۶۔

سے دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ کر پھر بلند آواز سے ان چاروں کلموں کو اور باقی کلمات کو کہے۔ ❶

اذان کی دعا

اذان سننے والا مؤذن کے ساتھ ساتھ انہی کلمات کو دہرائے گا جو مؤذن کہہ رہا ہے، لیکن ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کی جگہ سننے والا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہے، اذان کا جواب دینے والا بھی وہی ثواب پائے گا جو مؤذن کو ملے گا۔ ❷

اور مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے:

﴿٨٩﴾ ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاغْفِرْ لِيْ)) ❸

''اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں، پس میرے گناہوں کو معاف کر دے۔''

اذان سے فارغ ہو کر مؤذن اور سننے والا دونوں درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں، تو رسول اللہ ﷺ ان کے حق میں ضرور شفاعت کریں گے۔

﴿٩٠﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ)) ❹

''اے اللہ! اس پوری پکار (اذان) اور جاری ہونے والی نماز کے پروردگار!

---

❶ مسلم، کتاب الصلاة، باب صفة الأذان، رقم: ٣٧٩، ٥٠٣ (٨٤٢، ١١١٩)؛ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب هل يتتبع المؤذن فاه......، رقم: ٦٣٤۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، رقم: ٣٨٥ (٨٥٠)۔

❸ **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما يقول عندالمغرب، رقم: ٥٣٠؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء أم سلمة، رقم: ٣٥٨٩۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عندالنداء، رقم: ٦١٤۔

محمد (ﷺ) کو وسیلہ و بزرگی اور جس مقام محمود کا تو نے وعدہ کیا ہے، وہ عنایت فرما۔"

﴿۹۱﴾ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا)) [1]

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔"

اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا

﴿۹۲﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، یعنی مقبول ہوتی ہے، لہٰذا اس وقت دنیا و آخرت کی بھلائی و عافیت طلب کرنی چاہئے۔ [2]

اقامت اکہری کہنی چاہیے۔ [3]

سننے والا اقامت کا بھی اسی طرح جواب دے جس طرح اقامت کہنے والا کہہ رہا ہے مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے، یعنی اللہ اس نماز کو ہمیشہ جاری رکھے۔ [4]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، رقم: ۳۸٦ (۱۵۱)۔

[2] **صحیح**، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی الدعاء بَیْنَ الاذان والاقامۃ، رقم: ۵۲۱؛ ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ، رقم: ۲۱۲؛ مسند احمد: ۳/ ۲۲۵۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاقامۃ واحد الاقوله قد قامت الصلاۃ، رقم: ٦۰۷؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الأمر بشفع الاذان وإیتار الإقامۃ، رقم:۳۷۸ (۸۳۸)۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا سمع الاقامۃ، رقم: ۵۲۸، محمد بن ثابت العبدی ضعیف اور رجل من اہل الشام مجہول ہے۔

فجر کی دو رکعت سنت کے بعد کی دعا

فجر کی سنتوں کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتوں کے بعد تین بار یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۹۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ)) [1]

''اے اللہ! تو جبریل و اسرافیل و میکائیل اور محمد (ﷺ) کا رب ہے۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کی آگ سے۔''

رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دعا بھی فجر کی دو رکعت سنتوں کے بعد پڑھا کرتے تھے:

﴿۹۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ ۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ وَنُزُوْلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ ۔ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ

---

[1] اسنادہ ضعیف، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۱۵۷، رقم، ۱۰۴؛ المستدرک للحاکم، ۳/ ۶۲۲؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱/ ۱۹۵۔ یحییٰ بن ابی زکریا الغسانی ضعیف راوی ہے۔

مَسْئَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْخَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ اَسْأَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ یَا ذَاالْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِیْنَ مُهْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِكَ وَعُدُوًّا لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَیْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) [1]

''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، ایسی رحمت کا جو تیری جانب سے ہو، میرے دل کو اس کے ذریعے سے ہدایت دے، اور اس کے ذریعے سے میرے

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب بعد مایقول إذا قام من اللیل......، رقم: ٣٤١٩، محمد ابن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔

کام جمع کر دے، میرے کاموں کی پراگندگی دور کر دے اور اس کے ذریعے سے میرے غائب کی اصلاح فرما اور میرے حاضر کو بلند کر دے، میرے عمل کا تزکیہ فرما دے، مجھے میرے رشد و ہدایت الہام کر دے اور میری الفت لوٹا دے۔ مجھے ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! مجھے ایسا ایمان و یقین دے کہ جس کے بعد کفر نہ ہو، ایسی رحمت عطا فرما کہ جس سے میں دنیا و آخرت میں تیری عظمت کا شرف پالوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے قضا کے بارے میں فلاح کا سوال کرتا ہوں، شہداء کی ضیافت اور نیک لوگوں کی زندگی کا (سوال کرتا ہوں) میں دشمنوں پر غلبے کا سائل ہوں۔ اے اللہ! بے شک ہم تجھی پر اپنی ضرورت پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ میری عقل کم اور میرا عمل کمزور ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے اُمروں کے فیصلہ کرنے والے اور اے سینوں کو شفا دینے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کے عذاب سے، ہلاک ہونے کی دعا سے اور قبروں کے فتنہ سے جیسا کہ تو پناہ دیتا ہے دریاؤں کے درمیان۔ اے اللہ! وہ بات جس سے میری عقل قاصر ہے اور اس کو میری نیت اور میرا سوال کرنا نہیں پہنچا ہوا ہے خیر کی باتوں میں سے جس کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک سے وعدہ کیا تھا یا کوئی ایسی خیر کی بات جسے تو اپنے بندوں میں سے دینے والا بنے تو میں تیری جانب اس خیر کے بارے میں خواہشمند ہوں اور اے پروردگار عالم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اے سخت، مضبوط رسی والے اور درست امر والے میں تجھ سے زجر و توبیخ کے دن امن کا طالب ہوں اور قیامت کے دن جنت کا طالب ہوں ان مقربین کے ہمراہ جو نمازوں میں حاضری دینے والے ہیں اور جو عہدوں کو پورا کرتے ہیں، بیشک تو بڑا رحم کرنے والا ہے اور دولت رکھنے والا ہے، بے شک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں رہنما اور ہدایت یافتہ بنا کہ گمراہ نہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے ہوں سیدھے راستے سے تیرے دوستوں کو اور دشمن کو تیرے دشمنوں کے لیے، ہم محبت رکھتے ہیں تیری الفت کے ساتھ اس شخص سے جس نے تجھ سے محبت

کی اور ہم عداوت رکھتے ہیں تیری دشمنی کے ساتھ اس شخص سے جس نے تیری مخالفت کی۔ اے اللہ! یہ ہماری درخواست ہے اور تجھ کو قبول کرنا لازم ہے اور یہ جہد و مشقت ہے اور تجھی پر توکل ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری قبر میں نور بنا دے اور میرے سامنے نور بنا دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور دائیں نور بنا دے اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے کان اور آنکھ میں نور کر دے اور میرے بال و چمڑے میں نور کر دے اور میرے گوشت و خون میں نور کر دے اور میری ہڈی میں نور بنا دے۔ اے اللہ! میرے لیے عظیم نور کر دے۔ اور مجھے نور عنایت فرما اور میرے لیے نور بنا دے، پاک ہے وہ ذات جس نے مہربانی کی عزت کے ساتھ اور اس کو فرمایا اور پاکی ہو اس ذات کے لیے جو مجد و شرافت کے ساتھ ملتبس ہے اور اسی کے ساتھ معظم ہو پاکی ہو اس ذات کے لیے کہ نہیں مناسب تسبیح مگر اسی کے لیے، پاکی ہو فضل اور نعمت والے کی اور پاکی ہو شرافت و بزرگی والے کی اور پاکی ہو جلال اور اکرام والے کی۔"

نماز کے لیے جانے کی دعا

(۹۵) ((بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَخْرَجِيَّ هٰذَا فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْهُ شَرًّا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَآءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ ابْتِغَآءَ رَضَاتِكَ وَاتِّقَآءَ سَخَطِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَتُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ)) [1]

"اللہ کے نام سے، میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا، برائیوں

---

[1] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ١٣٥ رقم: ٨٥؛ نتائج الافكار لابن حجر: ١/ ٢٧٠، ٢٧١، وازع بن نافع العقیلی منکر الحدیث ہے۔

سے بچنا اور نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔ اے اللہ! جو حق سوال کرنے والوں کا تجھ پر ہے اور میرے اس نماز کے لیے جانے کے حق سے (میرے گناہوں کو معاف فرما دے) کیونکہ میں ریا، نمود، تکبر، گھمنڈ کے لیے نہیں جا رہا، بلکہ تیری خوشنودی کی تلاش اور تیری ناراضی سے بچنے کے لیے جا رہا ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے بچا اور جنت میں داخل فرما۔"

جمعہ کی سنتوں کے بعد کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جمعہ کی سنتوں کے بعد اور فرض سے پہلے تین بار اس دعا کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔"

﴿۹۶﴾ ((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ)) [1]

"میں اس اللہ سے بخشش چاہتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا تمام چیزوں کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

صف میں پہنچنے اور نماز کی طرف کھڑے ہونے کی دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے صف میں پہنچ کر یہ دعا پڑھی:

﴿۹۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ أَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ)) [2]

"اے اللہ! مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔"

---

[1] **اسناده ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبراني: ٥/ ٣٩٢، رقم: ٧٧١٣، ٧٧١٧؛ عمل اليوم والليلة لابن السني: ١/ ١٣٤، رقم: ٨٤ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن القرشی متہم بالکذب ہے۔

[2] **اسناده حسن**، ابن خزيمه: ١/ ٢٦١ رقم: ٤٥٣؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: رقم: ٩٣؛ ابن حبان (موارد): ١٦٠٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٧؛ عمل اليوم والليلة لابن السني: ١/ ١٥٨، رقم: ١٠٧۔

نبی ﷺ نے نماز کے بعد یہ فرمایا کہ "تو اور تیرا گھوڑا دونوں اللہ کے راستے میں شہید ہوں گے۔"

نماز کے لیے کھڑے ہونے کی دعا

﴿۹۸﴾ ایک مرتبہ حضرت ام رافع نے سرور کائنات ﷺ سے عرض کیا: آپ مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے کہ اللہ مجھے ثواب عطا فرمائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ام رافع! جب نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ دس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھ لیا کر، تیری مراد پوری ہو جائے گی۔" [1]

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر ہاتھ باندھو تو مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جس دعا کو چاہو پڑھ لیا کرو۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھا کرتے تھے:

﴿۹۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) [2]

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ!

---

[1] اسنادہ حسن، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۱۵۹، ۱۶۰ رقم: ۱۰۸؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۴/ ۳۰۲ رقم: ۷۶۶، اس کے شاہد کے لیے دیکھئے صحیح ابن خزیمہ: ۸۵۰؛ صحیح ابن حبان (موارد): ۲۳۴۲؛ المستدرک للحاکم، ۱/ ۳۱۷، ۳۱۸؛ المختارہ للمقدسی: ۱۵۱۷۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما یقول بعدا لتکبیر، رقم: ۷۴۴؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام و القراءۃ، رقم: ۵۹۸ (۱۳۵۴)۔

میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔

۱۰۰ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ)) [1]

''اے اللہ! تو پاک ہے ہم تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں)، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

۱۰۱ ((اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ! وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) [2]

''میں اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں اسی کی طرف یکسو ہوں، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں

[1] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح بسبحانك اللهم......، رقم: ۷۷٦؛ سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول عند افتتاح الصلاۃ، رقم: ۲٤۳؛ سنن ابن ماجه، ابواب إقامة الصلوة، باب افتتاح الصلوٰة، رقم: ۸۰٤۔

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی معاف نہیں کرسکتا، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، پس میرے سب گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی معاف نہیں کرسکتا اور مجھے عمدہ اخلاق کی راہ بتا، اچھے اخلاق کی توفیق تجھی سے مل سکتی ہے اور بری عادات کو مجھ سے دور کر دے، ان بُری عادتوں کا پھیرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے، میں حاضر ہوں اور تیری بھلائیوں کا امیدوار ہوں، ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور کسی برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانا تیری ہی طرف ہے۔ تو بڑی برکت والا اور بڑی شان والا ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

ان مذکورہ دعاؤں کے پڑھنے کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ......الخ پڑھ کر [1] سورۂ فاتحہ پڑھو۔ [2] سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا سنت ہے۔ [3] جس کے معنی ہیں: یااللہ! میری درخواست قبول فرما۔ اس کے بعد بِسمِ اللہ پڑھ کر دوسری سورت پڑھو [4] اس سورت میں اگر رحمت کی آیت آئے تو رحمتِ الٰہی یا جنت کا سوال کرنا چاہیے اور اگر عذاب کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے۔ [5]

---

[1] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح بسبحانك اللھم، رقم: ۷۷۵؛ سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب البدائة بفاتحة الکتاب، رقم: ۹۰۶۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءۃ للامام والمأموم، رقم: ۷۵۶؛ سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فیھا، باب القراءۃ خلف الامام، رقم: ۸۴۱۔ [3] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب التأمین وارء الإمام، رقم: ۹۳۲، ۹۳۳؛ صحیح ابن حبان: ۱۸۰۲ وسنده صحیح۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب حجة من قال البسملة آیة من اول کل سورۃ، رقم: ۴۰۰ (۸۹۴)؛ الأم للشافعی: ۱/ ۱۰۸ وصححه الحاکم: ۱/ ۲۳۳ و وافقه الذھبی۔

[5] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ، رقم: ۷۷۲ (۱۸۱۴)؛ ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، رقم: ۲۶۲۔

رکوع کی دعائیں

رکوع میں چاہے ان سب دعاؤں کو پڑھے یا بعض کو، نبی اکرم ﷺ ان دعاؤں کو رکوع میں پڑھا کرتے تھے:

(۱۰۲) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) [1]

"میں اپنے بڑے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔"

(۱۰۳) ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) [2]

"اے ہمارے رب! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں، تو مجھے بخش دے۔"

(۱۰۴) ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ)) [3]

"میرا رب ہر قسم کی شراکت اور تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے، فرشتوں اور روح کا رب ہے۔"

(۱۰۵) ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ)) [4]

"اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور میں تیرا فرمانبردار ہو گیا ہوں، میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی اور

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القرأة فى صلاة الليل، رقم: ٧٧٢ (١٨١٤)۔

[2] صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب الدعاء فى الركوع، رقم: ٧٩٤؛ صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، باب ما يقال فى الركوع والسجود، رقم: ٤٨٤ (١٠٨٥)۔

[3] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول فى الركوع والسجود، رقم: ٤٨٧ (١٠٩١)۔

[4] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل، رقم: ٧٧١ (١٨١٢)۔

میرے پٹھے (سب) تیرے سامنے جھک گئے ہیں۔"

۱۰۶ ((رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخِيَالِيْ وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهِ يَدَايَا وَمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِيْ)) [1]

"میرا ظاہر اور باطن دونوں تیرے سامنے جھک گئے ہیں اور میرا دل تجھ پر ایمان لے آیا، میں تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر کی گئی ہیں۔ یہ میرے ہاتھ ہیں اور جو میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔"

۱۰۷ ((سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ)) [2]

"پاک ہے وہ ذات جو قدرت وطاقت، ملکیت، بڑائی اور عظمت والی ہے۔"

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعائیں

رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر یہ دعائیں پڑھنی چاہیں: رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

۱۰۸ ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ)) [3]

"اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔"

۱۰۹ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

---

[1] اسنادہ ضعیف، المستدرك للحاكم، ١/ ٥٣٤؛ مسند البزار: ٥٤٣، حمید الاعرج ضعیف راوی ہے۔ [2] اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب مایقول الرجل فی رکوعه وسجوده، رقم: ٨٧٣؛ سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب نوع آخر من الذکر فی الرکوع، رقم: ١٠٥٠۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب (١٢٦)، رقم: ٧٩٩۔

تنبیه: "ربنا ولك الحمد...... الخ" والی یہ دعا ایک صحابی نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز میں رکوع کے بعد پڑھی تو آپ نے اس کی فضیلت بیان کی تھی۔

مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [1]

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے برابر اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جسے تو چاہے۔ اے تعریف و بزرگی والے! جو اس بندے نے تعریف و بزرگی کی وہ تیرے ہی لائق ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں، اور مال دار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

سجدہ کی دعائیں

سجدہ میں ان دعاؤں کو پڑھنا چاہئے:

(110) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) [2]

''میرا بلند پروردگار (ہر نقص سے) پاک ہے۔''

(111) ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ)) [3]

''میرا رب ہر قسم کی شراکت، تمام نقائص و عیوب سے پاک ہے، فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔''

(112) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ)) [4]

''اے اللہ! میرے چھوٹے، بڑے، اگلے، پچھلے، ظاہری اور مخفی تمام گناہ معاف کردے۔''

---

[1] مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول اذا رفع رأسه من الركوع، رقم: ٤٧٧ (١٠٧١)۔

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القرآن في صلوٰة الليل، رقم: ٧٧٢ (١٨١٤)۔ [3] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول في الركوع والسجود، رقم: ٤٨٧ (١٠٩١)۔ [4] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول في الركوع والسجود، رقم: ٤٨٣ (١٠٨٤)۔

113 ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور میں تیرا فرمانبردار ہوگیا ہوں۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا، اللہ تبارک وتعالیٰ جو سب صورت بنانے والوں سے بہتر صورت بنانے والا ہے۔''

114 اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) [2]

''اے اللہ! میں تیری خوشنودی کے ذریعے تیری ناراضی سے اور تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کو شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے۔''

115 ((خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)) [3]

''عاجزی کی میرے کان، آنکھ، خون، گوشت، ہڈی اور پٹھے نے جو میرے پاؤں نے اٹھا رکھا ہے، اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائه باللیل، رقم:٧٧١ (١٨١٢)۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن قرأۃ القرآن فی الرکوع والسجود، رقم:٤٨٦ (١٠٩٠)۔ [3] **اسنادہ صحیح**، صحیح ابن حبان: ١٩٠١ واللفظ له؛ سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب الذکر فی الرکوع، رقم: ١٠٥٢۔

تنبیه: یہ دعا کا ایک جز ہے، مکمل دعا نہیں!

۱۱۶ ((اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ اِغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ)) [1]

''اے اللہ! میرے ظاہر اور باطن نے تیرے لیے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لے آیا، میں تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر عنایت ہوئیں، اور یہ جو میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔ اے عظمت و بڑائی والے! مجھے بخش دے، کیونکہ بڑے گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر بڑا پروردگار۔''

۱۱۷ ((سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ)) [2]

''میں اس اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ظاہر و باطن چیزوں کا بادشاہ ہے، بڑی عزت اور قدرت والا ہے، میں پاکی بیان کرتا ہوں اس زندہ معبود کی جو کبھی نہیں مرے گا، اے اللہ! میں تیرے عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے اور تیری خوشنودی کے ذریعے تیری ناراضی سے پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات برتر ہے۔''

۱۱۸ ((رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ)) [3]

---

[1] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۳۴، حمید الأعرج ضعیف راوی ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ۳/ ۸۸ (باختلاف يسير) كتاب الصلاة للمروزی ۱/ ۲۶۲، ۲۶۴ عبدالملک بن قدامہ ضعیف راوی ہے۔ [3] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب ما يقول عند النوم، رقم: ۲۷۲۲ (۶۹۰۶)، (باختلاف يسير، الى مولها)؛ سنن النسائی، كتاب التطبيق، باب الدعاء في السجود (نوع آخر)، رقم: ۱۱۲۲۔

”اے میرے رب! میرے نفس کو اس کی پرہیز گاری دے دے اور اسے پاک کر دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک اور آقا ہے۔ اے اللہ! میرے پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کو بخش دے۔“

119 ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا)) [1]

”اے اللہ! میرے دل میں روشنی کر دے اور میرے کان میں نور کر دے اور میری آنکھ میں روشنی کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے روشنی کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے نور کو بڑھا دے۔“

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

قرآن مجید کی تلاوت کے سجدہ میں یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو سجدۂ تلاوت میں پڑھا کرتے تھے:

120 ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) [2]

”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو اپنی قدرت وقوت سے کھولا جو بابرکت احسن الخالقین ہے۔“

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب الدعاء فی السجود، رقم:۱۱۲۲؛ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامه، رقم: ۷۶۳ (۱۷۹۴)۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب سجود القرآن، باب ما یقول إذا سجد، رقم:۱۴۱۴؛ سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء مایقول فی سجود القران، رقم: ۵۸۰، رجل مجہول ہے، نیز خالد الحذاء نے ابو العالیہ سے اسے نہیں سنا۔

تنبيه: یہ دعا مطلقاً سجدے میں ثابت ہے، دیکھئے صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الدعا فی صلاۃ اللیل وقیامه، رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

﴿۱۲۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ)) [1]

''اے اللہ! میرے لیے اپنے پاس اس کے ذریعے سے ثواب لکھ لے اور اس (سجدے) کی وجہ سے میرے گناہوں کا بوجھ اتار دے اور اسے اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داود سے قبول کیا۔''

دو سجدوں کے درمیان کی دعا

ایک سجدہ کرنے کے بعد اطمینان سے بیٹھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔

﴿۱۲۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي)) [2]

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے غنی کر دے اور میرے رتبے کو بلند کر دے۔''

﴿۱۲۳﴾ ((رَبِّ اغْفِرْ لِي)) [3]

''اے میرے رب! مجھے بخش دے۔'' (دو مرتبہ)

---

[1] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء ما يقول في سجود القرآن، رقم: ٥٧٩ واللفظ له؛ سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات باب سجود القرآن، رقم: ١٠٥٣۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين، رقم: ٨٥٠؛ سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب مايقول بين السجدتين، رقم: ٢٨٤، حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں کی، البتہ اس مفہوم کی دعا امام مکحول تابعی سے ثابت ہے۔

تنبیہ: صحیح مسلم: (٢٦٩٧) میں یہ دعا سجدوں کی درمیانی تخصیص کے بغیر مطلقاً مذکور ہے جس رُو سے یہ دعا پڑھنی بھی جائز ہے۔

[3] **صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب مايقول الرجل فی رکوعه و سجوده، رقم: ٨٧٤؛ سنن النسائی، کتاب التطبيق، باب مايقول في قيامه ذلك، رقم: ١٠٧٠۔

نماز سے الگ (بیرونی) سجدہ کی فضیلت

﴿۱۲۴﴾ احادیث میں سجدہ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوجاتا ہے،لہٰذا سجدہ میں بہت زیادہ دعا مانگا کرو۔'' 1

اورفرمایا: ''جو بندہ سجدے میں اپنی پیشانی رکھ کر تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہے تو سراٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔'' 2

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادے تو آپ نے فرمایا: ''تم سجدے زیادہ کیا کرو،ایک سجدہ کرنے سے اللہ تمہارے درجات کو بلند کرے گا اور گناہ معاف فرمائے گا۔'' 3

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! أَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ أَسْتَقِیْمُ عَلَیْہِ۔''

اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر میں استقامت اختیار کروں تو آپ نے فرمایا: ((عَلَیْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) ''تم زیادہ سجدے کیا کرو۔اس سے تمہارے گناہ معاف ہوں گے اور درجے بلند ہوں گے۔'' 4

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ میں آپ کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتا ہوں! آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ((فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) ''تم بکثرت سجدے کرکے میری اعانت کرو۔'' 5

---

1 صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب مایقال فی الرکوع والسجود، رقم:٤٨٢ (١٠٨٣)۔

2 **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی:٨/ ٣٨٣، رقم:٨١٩٧، محمد بن جابر مجہول راوی ہے۔

3 صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیه، رقم:٤٨٨ (١٠٩٣)۔

4 **صحیح**، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فی کثرة السجود، رقم: ١٤٢٢۔ 5 صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، باب فضل السجود والحث علیه، رقم:٤٨٩ (١٠٩٤)۔

"سجدہ اللہ کو بہت محبوب ہے اور یہ مستقل عبادت ہے۔ سجدہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔" [1]

دنیا و آخرت کی بھلائی سجدہ میں طلب کرنی چاہیے۔ اس کتاب میں جو دعا آپ کے مطابق ہو پڑھا کیجئے۔

صبح کی نماز، وتر اور حوادث نازلہ میں دعائے قنوت

فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا ثابت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر دم تک صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے رہے۔ [2]

اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وتر میں اور جنگ و مصیبت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے دعائے قنوت پڑھی ہے، لہٰذا یہ سب دعائیں قنوت کی ہیں حسب موقع انہیں پڑھیں، اکیلا شخص مفرد کا صیغہ اور امام جمع کا صیغہ پڑھے...... اور آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنا چاہیے۔

(۱۲۵) ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ أَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ)) [3]

"اے اللہ! مجھے راہ دکھا کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے راہ دکھائی ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور مجھے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب النهي عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود، رقم: ٤٧٩ (١٠٧٤)۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ٣/ ١٦٢؛ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٢/ ٢٠١؛ سنن الدار قطنی، ٢/ ٣٩، ابو جعفر الرازی کی ربیع بن انس سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

[3] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، رقم: ١٤٢٥؛ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ١٧٤٦؛ سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ٤٦٤؛ السنن الکبری للبیهقی: ٢/ ٢٠٩۔

تنبیه: "ونستغفرك ونتوب الیك" کے الفاظ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔

اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر جنھیں تو نے دوست بنالیا ہے اور مجھے اس چیز میں برکت عطا کر جو تو نے مجھے دے رکھی ہے اور مجھے اس برائی سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے، بلاشبہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، تیرا دوست ذلیل نہیں ہوسکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہوسکتا، اے ہمارے رب! تو بابرکت اور بلند تر ہے، ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔"

﴿۱۲۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) [1]

"اے اللہ! ہمیں اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو اور تمام مسلمان مردوں اور تمام مسلمان عورتوں کو معاف فرما دے، اور ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈال دے اور ان کی باہمی اصلاح کر دے۔ اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی نصرت فرما، اے اللہ! ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں، اے اللہ! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور

---

[1] **اسناده حسن**، السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۱۰، ۲۱۱؛ شرح السنة: ۲/ ۲۴۷، ابن جریج نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے، دیکھئے: مصنف عبدالرزاق، ۳/ ۱۱۰، رقم: ۴۹۸۳۔

تنبیه: "اللهم إنا نجعلك...... الخ" کے الفاظ سنن ابی داود: ۱۵۳۷ وسنده ضعیف کے ہیں۔

انہیں پریشان حال کردے اور ان کی جمعیت کو تتر بتر کردے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم قوم سے ٹالتا نہیں۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے ہم پناہ چاہتے ہیں۔"

﴿۱۲۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ)) [1]

"اے اللہ! ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھی سے معافی چاہتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے اور ہم تیرے نافرمانوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور انہیں چھوڑتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف بھاگتے ہیں اور تیری ہی خدمت کرتے ہیں۔ تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ یقینا تیرا سچا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔"

تشہد اولیٰ کی دعا

چار رکعت نماز پڑھنی ہو تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیے اور یہ دعا پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں اور اگر صرف دو رکعت ہی پڑھنی ہیں تو "التحیات" کے علاوہ دُرود اور دیگر دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیجیے۔

﴿۱۲۸﴾ ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

---

[1] **اسنادہ حسن**، السنن الکبری للبیہقی، ۲/ ۲۱۰، ۲۱۱، نیز دیکھیے: سابقہ حوالہ۔

تنبیہ: یہ سابقہ دعا کا ہی حصہ ہے۔

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) [1]

"تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

آخری تشہّد کی دعا

مکمل التحیات پڑھنے کے بعد یہ دعا، یعنی دُرود پڑھنا چاہیے۔

۱۲۹ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [2]

"اے اللہ! تو اپنی رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے، اے اللہ! تو برکت نازل فرما محمد ﷺ پر، اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة، رقم: ۸۳۱؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، رقم: ۴۰۲ (۸۹۷)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ۶۳۵۷؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی بعد التشهد، رقم: ۴۰۲ (۹۰۸)۔

دُرود کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعائیں دُرود کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

(۱۳۰) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) [1]

''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(۱۳۱) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) [2]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں، تو ہی مجھے اپنی خاص بخشش سے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

(۱۳۲) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ)) [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام رقم: ۸۳۲؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة رقم: ۵۸۹ (۱۳۲۵) وَاللفظ له۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام رقم: ۸۳۴؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب الدعوات والتعوذ رقم: ۲۷۰۵ (۶۸۶۹)۔ [3] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

’’اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، ظاہری اور مخفی (سب گناہ) بخش دے اور جو میں نے زیادتی کی اور جو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی آگے کرنے والا ہے، تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، صرف تو ہی معبود ہے۔‘‘

﴿۱۳۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ)) [1]

’’اے اللہ! میں دینی اُمور میں ثابت قدمی کا اور راہ ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تیری نعمتوں کی شکر گزاری اور تیری عمدہ عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں، قلب سلیم اور سچی زبان چاہتا ہوں اور اس بھلائی کی درخواست کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور اس برائی اور گناہ سے پناہ اور بخشش چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔‘‘

﴿۱۳۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)) [2]

’’اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں اور جہنم کی آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔‘‘

---

[1] **اسناده حسن**، سنن النسائی، کتاب السهو باب الدعاء بعد الذكر، رقم: ۱۳۰۵ واللفظ لـه، سنن الترمذی كتاب الدعوات باب منه (دعاء اللهم إنی أسئلك) رقم: ۳۴۰۸ مسند احمد ۴/ ۱۲۳، صححه ابن حبان: ۹۳۵ والحاكم ۱/ ۵۰۸ ووافقه الذهبی۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود كتاب الصلاة باب تخفيف الصلاة، رقم: ۷۹۲ اعمش مدلس ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔ **تنبیه**: اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے ابو داود: ۷۹۳، ابن ماجه: ۹۱۰۔

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

ان دعاؤں کو سلام پھیرنے کے بعد اس ترتیب سے پڑھئے۔ ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ ❶ اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہیں۔ ❷ اس کے بعد نیچے دی ہوئی دعا: ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ'' پڑھیں، پھر مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جو دعا چاہیں پڑھیں، پھر ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ پڑھیں۔ ❸ پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھیں۔ ❹ اس کے بعد: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مکمل سورتیں پڑھیں۔ ❺

نبی کریم ﷺ ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۳۵﴾ ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) ❻

''اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت والے۔''

﴿۱۳۶﴾ ((رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) ❼

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأذان باب الذكر بعد الصلاة رقم: ۸٤١، ۸٤۲؛ صحيح مسلم، كتاب المساجد باب الذكر بعد الصلاة رقم: ۵۸۳، (۱۳۱٦)؛ ابو داؤد، كتاب الصلاة باب التكبير بعد الصلاة رقم: ۱۰۰۲۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ۵۹۱، (۱۳۳٤)۔ ❸ صحيح مسلم كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة، رقم: ۵۹۷، (۱۳۵۲)۔

❹ **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبرانی ۸/ ۱۱٤ رقم: ۷۵۳۲، محمد بن ابراہیم ضعیف ہے۔

❺ **اسناده صحيح**، سنن ابی داود كتاب الوتر باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۲۳ سنن النسائی كتاب السهو باب الأمر بقراءة المعوذات بعد التسليم رقم: ۱۳۳۷۔

❻ صحيح مسلم: كتاب المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ۵۹۱، (۱۳۳٤)۔

❼ **اسناده صحيح**، سنن ابی داود كتاب الوتر باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۲۲ سنن النسائی كتاب السهو باب :نوع آخر من الدعاء، رقم: ۱۳۰٤ صححه ابن خزيمه: ۷۵۱ و ابن حبان: ۲۳٤۵۔

''اے میرے رب! اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔''

﴿۱۳۷﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں، مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

﴿۱۳۸﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلاَّ اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ)) [2]

''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے، تعریف اسی کی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، برائیوں سے بچنا اور نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کے لیے نعمت و فضل ہے، اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم خالص اسی کی اطاعت کرتے ہیں، خواہ کافروں کو یہ ناپسند ہی ہو۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الاذان باب الذكر بعد الصلاة رقم: ٨٤٤؛ صحيح مسلم، كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ٥٩٣، (١٣٤٢)۔

[2] صحيح مسلم، كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ٥٩٤، (١٣٤٣)۔

(۱۳۹) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ نُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) [1]

''اے اللہ! میں بزدلی و نامردی اور بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ناکارہ عمر سے، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(۱۴۰) ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۲۵۵ ﴾ [2] (۲/البقرہ:۲۵۵)

''اللہ ہی معبود برحق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے۔ جسے نیند اور اونگھ نہیں آتی، اس کی ملکیت میں آسمانوں و زمین کی تمام چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جو کچھ وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہی سب سے بلند اور بڑا ہے۔''

(۱۴۱) ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیْدٌ، اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات باب الاستعاذہ من ارذل العمر رقم: ٦٣٩٠۔

[2] **اسنادہ حسن**، عمل الیوم واللیلة للنسائی رقم: ١٠٠۔

شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِیْ فِیْ كُلِّ سَاعَةٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ)) [1]

''اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے پالنہار میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ تو اکیلا تنہا رب ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام بندے آپس میں بھائی ہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب مجھے اور میرے اہل کو دنیا و آخرت کے اندر ہر گھڑی میں اپنا مخلص بنا لے، اے بزرگی اور بخشش والے! میری بات سن لے اور میری دعا قبول کر لے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب...... اللہ سب سے بڑا ہے، بہت ہی بڑا ہے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔''

(۱۴۲) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) [2]

''اے اللہ! میں کفر، محتاجگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(۱۴۳) ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَةً وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب مایقول الرجل إذا سلم، رقم: ۱۵۰۸؛ مسند احمد ۴/ ۳۶۹، داود بن راشد ضعیف اور اس کا استاد مجہول ہے۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن النسائی، کتاب السھو، باب التعوذ فی دبر الصلوة، رقم: ۱۳۴۸۔ وصححه ابن خزیمه: ۷۴۷۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [1]

"اے اللہ! میرے لیے میرا دین سنوار دے، جسے تو نے میرے بچاؤ کا سبب بنا دیا اور میری دنیا کو سنوار دے جس میں تو نے میری معیشت اور زندگانی مقرر کر دی، اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے اور تیرے عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں جو تو دے اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور دولت مند کو اس کی مالداری عذاب سے نہیں بچا سکتی۔"

(۱۴۴) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَائِيْ وَعَمَدِيْ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) [2]

"اے اللہ! میری لغزش و گناہ بخش دے، اے اللہ! مجھے نیک اعمال اور نیک عادات کی راہ دکھا۔ نیک عملوں کی طرف راستہ بنانے والا اور برائیوں سے پھیرنے والا کوئی نہیں مگر تو ہی ہے، اے اللہ! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

(۱۴۵) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِيْ وَاَحْيِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن النسائی، کتاب السھو، باب نوع آخر من الدعاء عندالانصراف من الصلاۃ، رقم: ۱۳۴۷۔ **تنبیہ:** اس روایت میں "ولا رآدلما قضیت" کے الفاظ نہیں ملے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۱۲۵، رقم: ۳۸۷۵ حمزہ بن عون اور عبداللہ بن زید الکوفی مجہول ہیں۔ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۷۳۔ **تنبیہ:** "اللھم انی اعوذبک...... الخ" کے لیے دیکھئے صحیح بخاری: ۱۳۷۷؛ صحیح مسلم: ۵۸۸، (۱۳۲۸)۔

وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ)) [1]

"اے اللہ! میری تمام خطاؤں اور گناہوں کو بخش دے، اے اللہ! تو میرے مرتبے کو بلند کر دے اور مجھے زندہ رکھ اور مجھے غنی کر دے اور اچھی روزی دے۔ اور نیک اعمال اور نیک عادات کا راستہ دکھا، کیونکہ نیک عملوں کا راستہ بتانے والا اور بُری عادتوں سے پھیرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے۔"

۱۴۶ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے حلال روزی اور نفع دینے والے علم اور مقبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

۱۴۷ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ)) [3]

"اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے گھر میں کشادگی کر دے اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔"

---

[1] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبرانى: ٨/ ٢٣٦، ٢٠٠ رقم: ٢٨١١، ٢٨٩٣، ٧٩٨٢؛ المعجم الاوسط للطبرانى: ٣/ ٢٣٥، رقم: ٤٤٤٢؛ المعجم الصغير وله، ١/ ٢١٩، ٢٢٠؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤٦٢، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ١٦٩ رقم: ١١٧۔ علی بن یزید ضعیف راوی ہے، نیز یہ روایت تمام طرق کے ساتھ ضعیف ہی ہے۔ [2] صحيح، سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب مايقال بعد التسليم رقم: ٩٢٥، المعجم الكبير للطبرانى ٢٣/ ٣٠٥ رقم: ٦٨٥، واللفظ له۔ **تنبیه**: مولیٰ ام سلمہ، عبداللہ بن شداد ہیں۔

[3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب دعاء اللهم اغفرلى ذنبى، رقم: ٣٥٠٠، سعید بن ایاس الجریری مختلط راوی ہیں۔مسند احمد، ٤/ ٦٣، ٣٩٩؛ مسند ابى يعلى، ٦/ ٢١٩ رقم: ٧٢٣٦، ٧٢٧٣، لم يدرك أبو مجلز أبا موسىٰ والله اعلم
تنبیه: ان روایات میں بعد التسلیم کا تعین بھی نہیں ہے۔

﴿۱۴۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ)) [1]

"اے اللہ! میرے دل میں میری بھلائی ڈال دے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچالے۔"

﴿۱۴۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت و پرہیزگاری، گناہوں سے بچنے اور غنٰی کا سوال کرتا ہوں۔"

﴿۱۵۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ)) [3]

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھا کر دے۔"

﴿۱۵۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) [4]

"اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور روزی عطا کر۔"

﴿۱۵۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [5]

"اے اللہ! مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔"

﴿۱۵۳﴾ ((رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب قصة تعليم دعاء، رقم: ۳۴۸۳۔ حسن بصری مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الأدعية، رقم: ۲۷۲۱، (۶۹۰۴)۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الأدعية، رقم: ۱۶۹۷، (۶۹۱۱)۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء رقم: ۲۶۹۷، (۶۸۵۰)۔

[5] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ ربنا آتنا، رقم: ۶۳۸۹؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء باللهم آتنا فی الدنيا، رقم: ۲۶۹۰، (۶۸۴۰)۔

بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ)) [1]

''اے میرے رب! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد مت کر، مجھے غالب کر اور مغلوب مت کر، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور ہدایت میرے لیے آسان کر دے اور جو میرے خلاف بغاوت کرے اس کے مقابلے میں میری مدد فرما، اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا تجھ سے ڈرنے والا، تیرا حکم ماننے والا تیری طرف گڑگڑانے والا۔ عاجزی سے رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی کر دے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے کینہ نکال دے۔''

﴿۱۵۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔''

﴿۱۵۵﴾ ((رَبِّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)) [3]

---

[1] اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل إذا سلم، رقم: ١٥١٠ سنن الترمذى، كتاب الدعوات باب "رب أعني ولا تعن علي......"، رقم: ٣٥٥١۔
تنبیہ: یہ اور مذکورہ چند احادیث مطلقاً ہیں ان میں نماز کے بعد کی تخصیص نہیں ہے۔

[2] **اسناده صحيح**، سنن ابى داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٤؛ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب الدعا بالعفو والعافية، رقم: ٣٨٤٨، ٣٨٧١؛ سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب "سلوا الله العفو والعافية" رقم: ٣٥٥٨۔ **تنبیہ**: یہ دعا صبح و شام کے اذکار میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

[3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب فى فضل سوال العافية، رقم: ٣٥١٢ سلمہ بن وردان ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه أبواب الدعاء باب الدعاء بالعفو والعافية، رقم: ٣٨٥١ قتادہ مدلس راوی ہیں اور عن سے روایت ہے۔

”اے اللہ! میں تجھ سے سلامتی اور دنیا و آخرت میں معافی مانگتا ہوں۔“

﴿۱۵۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ)) [1]

”اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان لوگوں کی محبت جن کی محبت تیرے پاس میرے کام آئے۔ اے اللہ! جو مجھے محبت دے، تو اس محبت کو اپنی محبوب چیزوں میں مجھے تقویت دے، اے اللہ! جو تو نے محبت کی چیزوں سے مجھ کو دی ہے تو اس کو اپنی محبوب چیزوں میں میرے لیے دل جمعی کر دے۔“

﴿۱۵۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا)) [2]

”اے اللہ! ہمیں اپنا ایسا ڈر عطا فرما کہ ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دے اور ہمیں ایسی فرماں برداری عنایت کر کہ تو اس کی وجہ سے ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے۔ اور ایسا یقین دے جس کے سبب سے دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں اور جب تک ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں،

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الدعاء "اللهم ارزقني حبك ......" رقم: ۳۴۹۱۔ سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔ [2] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء: "اللهم اقسم لنا......" رقم: ۳۵۰۲۔ عبداللہ بن زحر ضعیف راوی ہے۔

آنکھوں اور قوتوں میں فائدہ دے اور ان میں سے ہر ایک کو ہمارا وارث کردے، اور ہمارا غصہ ہمارے ظالموں پر کردے اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں ہماری مصیبتیں نہ بنا اور دنیا کو ہمارے لیے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ ہمارے علم کو پہنچنے کی جگہ اور بے رحموں کو ہمارے اوپر مت مسلط کر۔"

۱۵۸ ((اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ)) [1]

"اے اللہ! مجھے اس سے نفع دے جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور وہ سکھا دے جو مجھے نفع پہنچائے اور میرے علم میں اضافہ کردے، ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور میں دوزخ والوں کے حال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

۱۵۹ ((اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْعَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَاَرْضَ عَنَّا)) [2]

"اے اللہ! ہمیں زیادہ کر کم نہ کر اور ہمیں عزت دے، ذلت نہ دے اور ہمیں عطا کر محروم نہ رکھ اور ہمیں پسند کر اور ہم پر دوسروں کو ترجیح نہ دے اور ہمیں خوش کر دے اور ہم سے خوش ہو جا۔"

۱۶۰ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)) [3]

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے محبوبین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب سبق المفردون......، رقم: ۳۵۹۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب الإنتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ۲۵۱۔ موسیٰ بن عبیدہ اور محمد بن ثابت دونوں ضعیف ہیں۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورة المؤمنین، رقم: ۳۱۷۳ یونس بن سلیم مجہول ہے۔ [3] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود......، رقم: ۳۴۹۰ و صححه الحاکم، ۲/ ۵۳۳۔

وہ عمل مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی محبت میری جان، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز بنا دے۔"

۱۶۱ ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَ اَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْئَلُكَ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ)) [1]

"اے اللہ! اپنے علم غیب کی برکت اور مخلوق پر اپنی قدرت کی وجہ سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ، جب تک تو جانتا ہے کہ میرا زندہ رہنا بہتر ہے اور فوت کر دے، جبکہ تو جانتا ہے کہ میری وفات میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا خوف باطن اور ظاہر میں اور مانگتا ہوں تجھ سے حق بات کہنے کی توفیق خوشی اور غصہ کی حالت میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے میانہ روی محتاجگی اور آسودگی کی حالت میں اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو منقطع نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے خوشنودی فیصلہ کے بعد اور سوال کرتا ہوں ٹھنڈے عیش کا مرنے کے بعد اور تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق بغیر کسی تکلیف کے جو نقصان

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن النسائی، کتاب السھو، باب نوع آخر (٦٢) رقم: ١٣٠٦۔

تنبیہ: صاحب کتاب نے یہ "دعا" مشکوۃ سے نقل کی ہے اور مذکورہ الفاظ مشکوۃ کے ہی ہیں، لہٰذا بعض الفاظ سنن النسائی میں نہیں ہیں۔

پہنچائے اور بغیر کسی فتنے کے جو گمراہ کرے، اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا ہادی بنادے۔"

﴿۱۶۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ)) [1]

"اے اللہ! مجھے اپنا زیادہ شکر گزار بنادے اور میں تیری زیادہ یاد کرنے والا ہوں اور تیری نصیحت کی زیادہ پیروی کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔"

﴿۱۶۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَاءَ بِالْقَدْرِ)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پرہیز گاری، امانت، اچھی عادت اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔"

﴿۱۶۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)) [3]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب اللهم اجعلنی أعظم……، رقم: ٣٦٠٤ / ٢، فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده ضعيف**، الدعوات الكبير للبيهقی، ١ / ١٦٩ رقم: ٢٢٩ عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ضعیف ہے۔ [3] **اسناده ضعيف**، الدعوات الكبير للبيهقی، ١ / ١٦٨، رقم: ٢٢٧، فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء "اللهم اجعل سريرتی……" رقم: ٣٥٨٦ ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی ضعیف ہے۔عمل اليوم والليلة لابن السنی ١ / ١٧٢ رقم: ١٢٠، ابوہارون العبدی ضعیف ہے۔

تنبیہ: میرے علم کے مطابق یہ تین علیحدہ علیحدہ روایتیں ہیں جو بالترتیب درج کردی گئیں ہیں۔

''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بلاشبہ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کی پوشیدگی جانتا ہے، اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو اچھا بنا دے، اے اللہ! میں تجھ سے وہ بہتر چیز مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے، یعنی اہل اور مال اور اولاد جو گمراہ نہ ہونے والی ہو۔ میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے اس اللہ کی جو غلبے والا ہے اور وہ پاک ہے اس چیز سے جو (کافر لوگ) بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام نازل ہو اور سب تعریف اس اللہ کی ہے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

۱۶۵ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ)) [1]

''اللہ کے نام سے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، اے اللہ! مجھ سے رنج و غم کو دور کر دے۔''

فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی اور دعائیں

فجر کی نماز کے بعد وظیفے اور ذکر الٰہی کے لیے اچھا وقت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر یاد الٰہی کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔'' [2]

---

[1] اسناده ضعیف جداً، المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/ ۵۷ رقم: ۲۴۹۹، ۲۵۲۰؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۱/ ۱۶۴، رقم: ۱۱۳۔ سلام الطویل متروک اور زید العمی ضعیف راوی ہے۔

[2] اسناده ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماذکر ممایستحب من الجلوس......، رقم: ۵۸۶، ابوظلال ھلال بن ابی ھلال ضعیف راوی ہے۔

اور فرمایا: ''فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا بہتر ہے چار اسماعیلی غلام آزاد کرنے سے۔'' [1]

اور فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے اپنی جگہ بیٹھ کر دس دفعہ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) پڑھ لیا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے، اور دس درجے بلند ہوں گے اور اس دن کی تمام مصیبتوں اور شیطان کے شر و فساد سے بچا لیا جائے گا۔'' [2]

اور فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنے سے فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔'' [3]

نبی ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

١٦٦ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا)) [4]

''اے اللہ! میں تجھ سے حلال و پاکیزہ روزی، نفع دینے والے علم اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

اس دعا کو چاشت کے بعد پڑھنا چاہیے:

١٦٧ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ)) [5]

''یا اللہ! میں تیری ہی امداد سے پکڑتا ہوں اور تیری ہی اعانت سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب العلم، باب فی القصص، رقم: ٣٦٦٧۔ قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی ثواب کلمة التوحید...... رقم: ٣٤٧٤۔ [3] **حسن**، مسند احمد، ١/ ١٤٧، اس حدیث کے شواہد صحیح بخاری: ٦٥٩، صحیح مسلم ٤٥٩ میں ہیں۔

[4] **صحيح**، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات والسنة فیها، باب مایقال بعد التسلیم، رقم: ٩٢٥؛ مسند احمد، ٦/ ٢٩٤، ٣٠٥۔ [5] **اسناده صحيح**، مسند احمد، ٣/ ٣٣٢ وصححه ابن حبان: ٢٠٢٧ والمقدسی فی المختارة: ٨/ ٦١، ٥٤۔

اس دعا کو مغرب اور فجر کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنا چاہیے:

(۱۶۸) ((اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ)) [1]

"یا اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔"

فجر کی نماز پڑھ کر بلا عذر سو جانا منع ہے

صبح کی نماز پڑھ کر بغیر کسی وجہ سے سونا درست نہیں ہے، یہ عبادت و ذکر الٰہی کا وقت ہے، تمام چیزیں اپنی اپنی زبان میں اللہ کی حمد و ثنا اور تسبیح میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ انسان کو بھی ذکر الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ صبح کو سونے سے آدمی کی روزی سلب ہو جاتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((نَوْمُ الصُّبْحِ یَمْنَعُ الرِّزْقَ)) [2]

"صبح کا سونا روزی سے محروم کر دیتا ہے۔"

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں صبح کو سوئی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے مجھے پاؤں سے ہلا کر فرمایا: "اے میری پیاری بچی کھڑی ہو جا! پروردگار کی روزی کے پاس حاضر ہو۔ غافلین میں سے مت ہو۔ اللہ تعالیٰ صبح صادق اور آفتاب نکلنے کے درمیان لوگوں کی روزیاں تقسیم کرتا ہے۔" [3]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آفتاب نکلنے سے پہلے سونے سے منع فرمایا ہے۔ [4]

اور حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی ہے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد عالم کے سونے سے۔ [5]

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۹؛ مسند احمد، ۴/ ۲۳۴ و صححه ابن حبان: ۲۰۲۲۔ [2] **اسناده ضعيف جدا**، مسند عبدالله بن احمد، ۱/ ۷۳، اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ متروک راوی ہے۔ [3] **اسناده ضعيف**، شعب الایمان للبیهقی، ۴/ ۱۸۱ رقم: ۴۷۳۵ وقال: "**اسناده ضعيف**" مالک بن ہارون ضعیف راوی ہے۔

[4] ان الفاظ کے ساتھ واضح صریح روایت مجھے نہیں ملی، البتہ ترغیب وترہیب کے بعض نسخوں میں "نهى رسول الله ﷺ عن النوم قبل طلوع الشمس" کے الفاظ ہیں۔ لیکن یہاں لفظ "نوم" صریح خطا یا تصحیف ہے۔ اصل میں "السوم" ہے دیکھیے سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، باب السوم، رقم: ۲۲۰۶ وغیرہ۔

[5] شرح السنة، كتاب الصلاة، باب ما يستحب من الجلوس فى المسجد......، رقم: تحت ۷۱۲ بدون السند۔ یہ بے اصل روایت ہے۔

اس قسم کی بہت سے روایتیں ہیں، لہٰذا صبح کی نماز کے بعد ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید اور وظائف میں مشغول رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین۔

صبح وشام کی دعائیں

ان دونوں وقتوں کی بہت سی دعائیں ہیں ان میں سے چند دعاؤں کو فضائل سمیت یہاں لکھ دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص صبح کو سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ کہتا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی نہیں ہوگا، مگر جو اس سے زیادہ کہے۔ [1] اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔ [2]

اور فرمایا: ''جس نے سید الاستغفار شام کے وقت پڑھا اور اسی شام مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا، اگر صبح کو پڑھا اور مر گیا تو جنتی ہوگا، اسی دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔

﴿۱۶۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) [3]

''اے اللہ! تو میرا پالن ہار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور حتی الامکان میں تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں اور فعل بد کی برائی سے میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل......، رقم: ٦٩١ ٣، (٦٨٤٢)۔

[2] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح......، رقم: ٦٤٠٥۔

[3] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب أفضل الإستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

اس دعا کو پڑھنے سے رات دن کی تکلیفوں سے بچا رہے گا، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس دعا کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے:

(۱۷۰) ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) [1]

''صبح وشام اس اللہ کا نام لیتا ہوں جس کے نام کی وجہ سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔''

اس دعا کو نبی کریم ﷺ روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھتے تھے:

(۱۷۱) ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ)) [2]

''یا اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما۔ یا اللہ! میرے کان، آنکھ میں عافیت دے، بس تو ہی سچا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن خوش ہوگا۔''

(۱۷۲) ((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) [3]

''میں اللہ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے خوش ہوگیا۔''

اس کو بلا ناغہ آپ ﷺ صبح وشام پڑھا کرتے تھے:

---

[1] **صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۸۸؛ سنن الترمذی كتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذا أصبح و إذا امسى، رقم: ۳۳۸۸؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب مايد عوبه الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، رقم: ۳۸۶۹۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الدعوات، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۹۰۔ جعفر بن میمون ضعیف راوی ہے۔

[3] **صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۲، ۱۵۲۹؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذا أصبح و إذا أمسى، رقم: رقم ۳۳۸۹ واللفظ له؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب مايد عويه الرجل إذا أصبح......، رقم: ۳۸۷۰۔

﴿۱۷۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت کی عافیت چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت مانگتا ہوں اپنے دین ودنیا اور مال واہل میں، اے اللہ! تو میرے عیبوں کو چھپا لے اور مجھے خوف کی چیزوں سے بچا۔ اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اوراوپر کی حفاظت فرما، میں تیری بزرگی کا واسطہ دے کراس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کردیا جاؤں۔''

اس کے بارے میں فرمایا جو ''اعوذ باللہ... الخ''کوتین بار پڑھ کر ''ھو اللہ الذی ... الخ'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے شام تک کے لیے ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے، اور اگر اسی دن مر گیا تو موت شہادت کی ہوگی اسی طرح شام کے وقت پڑھنے سے بھی یہی درجہ حاصل ہوگا۔ [2]

﴿۱۷۴﴾ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾﴾))

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٤؛ سنن النسائی، كتاب الإستعاذة، باب الإستعاذة من الخسف، رقم: ٥٥٣١۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب فضائل القرآن، باب سورة الحشر، رقم: ٢٩٢٢ خالد بن طہمان سوئے حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

’’میں پناہ چاہتا ہوں اس اللہ کی جو سننے والا جاننے والا ہے مردود شیطان سے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے، وہ نہایت مہربان بڑا رحم کرنے والا ہے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ پاک ذات (عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان، زبردست خود مختار عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے شرک سے بری و پاک ہے۔ اللہ وہ ہے جو پیدا کرنے والا ہے، موجد صورت بنانے والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں ہر چیز جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی پاکی بیان کرتی ہے وہی زبردست حکمت والا ہے۔‘‘

سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ الفلق و سورہ الناس کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿175﴾ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ③ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④﴾ [2]

’’شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔‘‘

’’کہہ دو! اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے برابر کوئی ہے۔‘‘

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿176﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤﴾ [3]

---

[1] اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا اصبح، رقم: ٥٠٨٢؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند النوم، رقم: ٣٥٧٥۔

[2] ١١٢/ الاخلاص: ١۔٥۔ [3] ١١٣/ الفلق: ١۔٥۔

"شروع کرتا ہوں اسی اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔
"کہہ دو! میں پناہ چاہتا ہوں صبح کے پروردگار کی، تمام مخلوق کی برائی اور اندھیری رات کی برائی سے، جب وہ آ جائے اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں اور حاسد کی برائی سے، جب وہ حسد کرے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿۱۷۷﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ① مَلِكِ النَّاسِ ۙ② اِلٰهِ النَّاسِ ۙ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ⑥﴾ ❶

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو نہایت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔"
"کہہ دو! میں پناہ چاہتا ہوں لوگوں کے رب، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی، وسوسے ڈالنے والے پیچھے ہٹنے والے کی برائی سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے، جنوں اور انسانوں میں سے۔"
اس کے پڑھنے سے اگر قرضدار ہے، تو اس کے قرض کو اللہ ادا کر دے گا اور رنج وغم کو دور کر دے گا۔

﴿۱۷۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)) ❷

"اے اللہ! میں رنج وغم سے، عاجزی وسستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"
اس کے پڑھنے سے تمام مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

﴿۱۷۹﴾ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ، مَاشَآءَ اللّٰهُ

---

❶ ۱۱۴/ الناس: ۱-۶۔ ❷ **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، رقم: ۱۵۵۵۔ غسان بن عوف لین الحدیث اور الجریری مختلط ہے۔

كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا)) [1]

''اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔''

اس دعا کو آپ روزانہ صبح وشام پڑھا کرتے تھے:

۱۸۰ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ)) [2]

''اے اللہ! میں تیری اچانک آنے والی بھلائی چاہتا ہوں اور اچانک آنے والی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تم روزانہ صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

۱۸۱ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ فَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ)) [3]

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے ہمیشہ قائم رہنے والے! تیری رحمت کے سبب سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سب کاموں کو ٹھیک کردے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔''

اس کے متعلق فرمایا: ''جو اس کو ہر صبح وشام پڑھتا رہے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور رنج وغم سے نجات دے گا:

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٥۔ عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم مجہول الحال راوی ہے۔

[2] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السنى، ١/ ٨٥ رقم: ٤٠ مسند أبى يعلى: ٣٣٧١، مكارم الأخلاق للخرائطى: ٤٦٩۔ یوسف بن عطیہ سخت ضعیف راوی ہے۔

[3] **حسن**، عمل اليوم والليلة للنسائى، رقم: ٥٧٠، وابن السنى: ١/ ٩٧، ٩٨، رقم: ٤٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٥٤٥

۱۸۲ ((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ)) [1]

”مجھے اللہ کافی ہے وہی معبود ہے، میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں، وہ بڑے عرش کا رب ہے۔“

اس دعا کو آپ ہر صبح وشام پڑھا کرتے تھے:

۱۸۳ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَاَرْءَفُ مَنْ مَّلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى، اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا يَهْلِكُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَ اَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ الثُّغُوْرِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْآثَارَ وَنَسَخْتَ الْآجَالَ، اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَّالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَلَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَقْبَلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْفِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ)) [2]

”اے اللہ! تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ یاد کیا جائے اور تیری ہی عبادت کی جائے اور تجھ ہی سے مدد طلب کی جائے تو بہت بڑا شفیق، مہربان، سخی اور داتا ہے اور سب

---

[1] اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۸۱۔

[2] اسناده ضعيف، المعجم الكبير للطبراني، ۸/ ۲۶۴، ۲۶۵، ۳۱۶، رقم: ۸۰۲۷ فضال بن جبیر ضعیف راوی ہے، مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۵۸، ۱۵۹۔

مانگنے والوں کو دینے والا اور سب سے زیادہ کشادہ، تو ہی بادشاہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو یکتا ہے۔ تیری کوئی مثل نہیں، تیری ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، ہرگز نہیں عبادت کی جاسکتی مگر تیری توفیق سے، اور ہرگز نافرمانی نہیں کی جاتی مگر تیرے علم کے ساتھ، جب تیری عبادت کی جائے تو تو اس کی قدر کرتا ہے اور بدلہ دیتا ہے اور نافرمانی کی جائے تو، تو معاف فرما دیتا ہے، تو سب حاضرین سے زیادہ قریب اور سب نگہبانوں سے زیادہ نزدیک ہے اور سب نفسوں کے ورے تو ہی حائل ہے اور سب کی پیشانی کو تو ہی پکڑے ہوئے ہے۔ سب نشانیوں کو لکھ رکھا ہے اور سب کی عمریں تو نے لکھ رکھی ہیں اور تیری تجلیات کے سبب دل کشادہ ہے اور ہر مخفی اور پوشیدہ چیز تیرے سامنے ظاہر ہے، حلال وہی ہے جو تو نے حلال کیا ہے اور حرام وہی ہے جو تو نے حرام کیا ہے اور دین وہی ہے جو تو نے مقرر کیا، اور حکم وہی ہے جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے اور سب مخلوق تیری پیدا کی ہوئی ہے اور سب بندے تیرے بندے ہیں، تو ہی معبود، شفیق اور مہربان ہے۔ اور میں مانگتا ہوں تیرے اس منور چہرے کے توسل سے جس سے تمام آسمان وزمین روشن ہیں اور اس حق سے جو تیرے لیے ہے اور اس حق سے جو سائلین کا تجھ پر ہے کہ تو ان گناہوں کو معاف کردے جو صبح وشام میں ہوئے ہیں اور اپنی قدرت سے دوزخ سے محفوظ رکھ۔“

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”جو شخص اس دعا کو صبح وشام پڑھتا رہے گا، وہ رات دن کی عبادت کے ثواب کو پالے گا۔“

﴿۱۸۴﴾ ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾﴾ [1]

---

[1] ۳۰/ الروم: ۱۷-۱۹؛ **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۶، سعید بن بشیر مجہول اور محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی ضعیف راوی ہے۔

"اللہ کی پاکی بیان کرو شام اور صبح، آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے تعریف ہے اور (تسبیح کرو) پچھلے پہر اور جب تم دو پہر کرو۔ زندہ کو مردہ سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تمہیں بھی نکالا جائے گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اس آیت کو اور آیت الکرسی کو صبح کے وقت پڑھ لے تو شام تک تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور شام کے وقت پڑھنے سے صبح تک تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے بچا رہے گا۔" [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿۱۸۵﴾ ﴿حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ② غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③﴾ [2] ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۲۵۵﴾ [3]

"حٰمٓ۔ یہ کتاب اللہ کی جانب سے اتاری گئی ہے، جو بڑا زبردست جاننے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑا طاقت والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اللہ کی ذات وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں صرف وہی معبود ہے، وہ ہمیشہ زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ اور نیند آتی ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔ کون ایسا

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء في سورة البقرة و...... رقم: ۲۸۷۹، عبدالرحمن بن ابی بکر الملیکی ضعیف ہے۔

[2] ۴۰/ المؤمن: ۱۔۳۔ [3] ۲/ البقرة: ۲۵۵۔

ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوق کے آگے اور پیچھے ہے اور اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں، وہ بڑی عظمت والا ہے۔"

صرف صبح کی دعائیں

مذکورہ دعائیں صرف صبح کے وقت پڑھنی چاہئیں، انہیں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۸۶﴾ ((اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ)) [1]

"ہم نے دین اسلام پر اور کلمۂ اخلاص پر اور اپنے نبی ﷺ کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی، جو یکسو تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔"

﴿۱۸۷﴾ ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) [2]

"ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، پیدا کرنا اور حکم کرنا اور رات دن اور جو ان میں بستے ہیں سب اللہ کے لیے ہیں۔ اے اللہ! اس دن کے پہلے حصے کو بھلائی اور اس کے درمیانی حصے کو حاجت روائی اور اس کے

---

[1] **اسناده صحیح**، مسند احمد، ۳/ ۴۰۶، عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۳۔

[2] **اسناده ضعیف جدا**، کتاب الدعاء للطبرانی، ۲/ ۹۲۸، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۱/ ۸۴، رقم: ۳۹۔ ابوالورقاء فائد بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے۔

آخری حصے کو کامیابی والا بنا دے، اے تمام مہربانوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

﴿۱۸۸﴾ ((اَللّٰھُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ)) ❶

''اے اللہ! مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تجھ اکیلے کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تیرے ہی لیے خوبی ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔''

﴿۱۸۹﴾ ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدٰهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ)) ❷

''ہم نے اور اللہ کے تمام ملک نے صبح کی، اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی، فتح ونصرت، روشنی اور برکت وہدایت مانگتا ہوں، اس دن اور اس کے بعد کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۱۹۰﴾ ((اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ)) ❸

''اے اللہ! ہم نے تیری مدد سے صبح کی اور شام کی اور تیرے ہی حکم سے ہمارا جینا و مرنا ہے اور تیری طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

﴿۱۹۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ

---

❶ **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٣۔ عبداللہ بن عنبسۃ مجہول الحال راوی ہے۔ ❷ **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٨٤۔ شریح بن عبید کی ابو مالک الاشعری سے روایت مرسل ہے۔

❸ اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٦٨؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقال إذا أصبح، رقم: ٣٣٩١، سنن ابن ماجه، کتاب الدعا باب ماجاء مايد عوبه الرجل إذا أصبح و أمسى، رقم: ٣٨٦٨۔

وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ)) [1]

''اے اللہ! میں نے صبح کی، میں تجھے، عرش اٹھانے والے فرشتوں و دیگر تمام فرشتوں اور ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ایک ہی ہے، تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔''

(۱۹۲) ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْحَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَاشِئْتَ كَانَ وَمَالَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً اَوْذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ، اَللّٰهُمَّ فَاطِرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٦٩، ٥٠٨٧۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَائُكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ط وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ میں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر مستعد و کمر بستہ ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور تیری طرف سے ہمیں ملنے والی ہے اور تیری طرف جانے والی ہے، اے اللہ! جو بات میں نے کہی ہو اور کوئی قسم کھائی ہو یا کوئی نذر مانی ہو وہ تیری مرضی کے سامنے ہے، کیونکہ تو نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوگا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قدرت تیری توفیق ہی سے ممکن ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے۔ میرے مولا جو کچھ میں نے دعا کی ہے وہ دعا اسی کو لگے جس پر تو نے رحمت کی ہو، اور جس پر لعنت کی ہو تو وہ لعنت اسی پر پڑے جس سے تو نے نفرت کی ہو دنیا و آخرت میں تو ہی میرا مالک ہے، مجھے حالتِ اسلام میں مارنا اور نیک لوگوں میں شامل کرنا۔ اے اللہ! میں تیرے فیصلے کے بعد عمدہ عیش مرنے کے بعد اور تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کے بعد تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتا ہوں اور تیرے دیدار کے شوق کو بغیر کسی تکلیف کے جو نقصان میں ڈالنے والی ہو یا کسی فتنے کے جو گمراہی میں مبتلا کرنے والا ہو، اور میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں زیادتی کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر زیادتی کرے، یا کوئی گناہ کرنے کا ارادہ کروں جسے تو

[1] **اسناده ضعيف**، مسند احمد، ٥/ ١٩١، المستدرك للحاكم، ١/ ٥١٦، ٥١٧، ابوبکر ابن ابی مریم ضعیف ہے اور ضمرہ بن حبیب کا سیدنا ابوالدرداء سے سماع ثابت نہیں ہے۔

معاف نہ کرے۔اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ وظاہر کے جاننے والے، بزرگی وعظمت والے! میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیری ہی گواہی کافی ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اکیلا سچا معبود ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تیرے لیے ہی بادشاہت ہے، تیرے لیے ہی تعریف ہے تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ اور تیری ملاقات حق ہے اور قیامت یقیناً آنے والی ہے، جس میں کوئی شک نہیں ہے اور تو قبر والوں کو اٹھائے گا، اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کرے گا، تو ایک کمزور، عیب دار گناہگار وخطا کار کے سپرد کرے گا، میں تیری ہی رحمت پر بھروسا کرتا ہوں، میرے سب گناہوں کو معاف کر دے، بلاشبہ گناہوں کو معاف کرنے والا صرف تو ہی ہے اور میری توبہ قبول فرما، تو بڑا توبہ قبول کرنے والا شفیق اور مہربان ہے۔''

صرف شام کی دعائیں

یہ دعائیں شام کے وقت پڑھی جائیں گی۔احادیث میں ان دعاؤں کی بڑی فضیلت آئی ہے۔رسول اللہ ﷺ اس دعا کو شام کے وقت پڑھتے تھے:

(۱۹۳) ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا)) [1]

''ہم نے اور تمام ملکوں نے اللہ رب العالمین کے لیے شام کی، اے اللہ! میں اس رات کی بھلائی، فتح ونصرت، روشنی اور اس کی برکت وہدایت مانگتا ہوں اور اس کی

[1] اسناده ضعيف، سنن ابي داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٨٤، شریح بن عبید کی عن ابی مالک روایت مرسل ہے۔

برائی اور اس کے بعد کی برائی سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

(دعائے سابق: ۱۹۱ نیز ۱۹۵ کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اسے ایک بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی کو دوزخ سے آزاد کرے گا اور جو دو دفعہ پڑھے گا تو اللہ اس کے آدھے حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا اور جو تین مرتبہ پڑھے گا، اللہ اس کے تین حصے آگ سے آزاد کر دے گا اور جو چار مرتبہ پڑھے گا، اللہ اس کے تمام حصے دوزخ سے آزاد کر دے گا اور اس دن کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔''

﴿۱۹۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ مَآ اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ)) [1]

''اے اللہ! مجھے اور تیری مخلوق میں سے کسی کو جو نعمت بھی حاصل ہے وہ صرف تیری ہی جانب سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ہی تعریف ہے اور تیرے لیے شکر ہے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو اس دعا کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد کر دے گا۔''

﴿۱۹۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَمْسَيْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ)) [2]

''اے اللہ! میں نے شام کی، میں تجھے، تیرے عرش اٹھانے والوں کو ودیگر تمام فرشتوں کو اور ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مايقول إذا اصبح، رقم: ۵۰۷۳۔ عبداللہ بن عنبسہ مجہول الحال راوی ہے۔

[2] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۶۹، ۵۰۷۸۔

ان دونوں دعاؤں کو خود رسول اللہ ﷺ شام کے وقت پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۹۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ)) [1]

''اے اللہ! ہم تیری ہی رحمت سے صبح وشام کرتے ہیں اور تیرے رحم وکرم سے جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوبارہ جی کر جانے والے ہیں۔''

﴿۱۹۷﴾ ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) [2]

''ہم نے شام کی اور اللہ کے تمام ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جہنم کی آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔''

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٦٨؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء باب مايدعوبه الرجل إذا أصبح، رقم: ٣٧٦٨؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح، رقم: ٣٣٩١۔

[2] صحيح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب فی الأدعية رقم: ٢٧٢٣ (٦٩٠٧)۔

جمعہ کی صبح کی دعا

جمعہ کا دن تمام دنوں سے بہتر ہے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی قبولیت کی ہوتی ہے کہ اگر جائز دعا مانگی جائے تو اللہ اس کو قبول فرماتا ہے۔ [1] تمام دن عبادت اور ذکر الٰہی میں گزارے تو سب سے اچھا ہے اور جمعہ کی صبح کو بھی وہی دعائیں پڑھنی چاہئیں، جو دوسرے دنوں میں صبح کے وقت پڑھی جاتی ہیں مگر اس دعا کو ضرور پڑھنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس دعا کو جمعہ کی صبح نماز فجر سے پہلے تین بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہوں کو معاف کر دے گا، اگرچہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔''

۱۹۸ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ)) [2]

''میں اس ذات پاک سے معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ہمیشہ رہنے والا اور قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف عاجزی سے رجوع کرتا ہوں۔''

دن نکلنے کے بعد کی دعائیں

یہ دعائیں دن نکلنے کے بعد پڑھنی چاہئیں۔ نبی اکرم ﷺ آفتاب نکلنے کے بعد تیسری دعا یہ پڑھا کرتے تھے:

۱۹۹ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا)) [3]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمارے آج کے دن کے گناہ معاف کر دیئے اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔''

۲۰۰ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التی فی یوم الجمعة، رقم: ۹۳۵۔

[2] **اسناد ضعیف جدا**، المعجم الأوسط للطبرانی، ۵/ ۳۹۲ رقم: ۷۷۱۳، ۷۷۱۷؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۱/ ۱۳۴، رقم: ۸۴۔ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے۔

[3] **موقوف، صحیح**، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب ترتیل القرأة، رقم: ۸۲۲، (۱۹۱۱)۔ موقوفاً۔

عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے آج کا دن ہمیں عطا فرمایا، ہماری لغزشوں سے درگزر فرمایا اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔''

[۲۰۱] ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَةً وَّجَاءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَّطْلَعِهَا، اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَّ لِنَفْسِكَ وَشَهِدَتْ بِهِ مَلٰٓئِكَتُكَ وَجَمِيْعُ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْقَآئِمُ بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اُكْتُبْ شَهَادَةِ بَعْدَ شَهَادَتِيْ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاُولِي الْعِلْمِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهُ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَایَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مُنْقَلَبِيْ)) [2]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں آج کا دن عافیت سے دکھایا اور آفتاب کو اس کی جگہ (مشرق) سے نکالا۔ یا اللہ! میں نے صبح کی، میں تیرے لیے گواہی دیتا ہوں جس بات کی خود تو نے اپنی ذات کے لیے شہادت دی اور تیرے تمام فرشتے اور تمام مخلوق نے دی کہ تو اکیلا ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، صرف تو ہی ہے، تو انصاف کو قائم کرنے اور جاری کرنے والا ہے، تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی نہیں ہے، تو زبردست حکمت والا ہے، اپنے فرشتوں اور اہل علم کی شہادتوں کے بعد میری گواہی لکھ لے، تو ہی سلام ہے، اے بزرگی وعظمت

[1] **موقوف صحیح**، عمل الیوم واللیلة لا بن السنی، ۱/ ۲۰۶، رقم: ۱٤۹۔

[2] **اسناده ضعیف جدا**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۱/ ۲۰۵، رقم: ۱٤۸ کتاب الدعاء للطبرانی، ۲/ ۹٤۱، عطیہ العوفی ضعیف ومدلس راوی ہے، جب کہ داود بن عبدالحمید الکوفی متکلم فیہ راوی ہے۔

والے! تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی ہے، یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہماری دعاؤں کو قبول فرما اور ہماری خواہشوں کو پورا کر اور اپنی تمام مخلوق سے ہمیں بے نیاز کر دے، اے اللہ! میرے اس دین کو درست کر دے جس میں میرے کام کی حفاظت ہے اور میری اس دنیا کو سنوار دے جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت کو ٹھیک کر دے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے۔''

دن کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے گا، اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔'' [1]

اور فرمایا: ''جو شخص دن میں سو بار اس دعا [رقم: ۲۰۲] کو پڑھے گا، اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو گناہ معاف ہوں گے اور شام تک شیطان کے شر و فساد سے بچا رہے گا۔'' نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن بھر میں أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ دس بار پڑھ کر شیطان سے پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو شیطان کو اس سے دور کرتا رہے گا۔'' [2]

اور فرمایا: ''جو شخص دن میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ معاف ہوں گے۔ [3]

[۲۰۲] ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، رقم: ٦٤٠٥؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل التهلیل......، رقم: ٢٦٩١، (٦٨٤٢)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، مسند أبی یعلیٰ، ٣/ ٤٠٠، رقم: ٤١٠٠، ٤١١٤؛ المطالب العالیه لابن حجر: ٣٤٣٤، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔ [3] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ذکر سبحان وبحمده، رقم: ٣٤٧٠۔

[4] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التهلیل، رقم: ٦٤٠٣؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل، رقم: ٢٦٩١: (٦٨٤٢)۔

''اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

رات دن کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ اس دعا کے متعلق فرماتے ہیں: ''جو اس کو پڑھتا ہوا مر جائے تو جنتی ہوگا، اگر رات میں پڑھے اور اسی رات فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔''

۲۰۳ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد و پیمان پر قائم ہوں، جس برائی کا میں نے ارتکاب کیا اُس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں، پس میرے گناہ معاف کر دے، تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے۔''

اس دعا کے متعلق فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے:

۲۰۴ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء مایقول العبد إذا مرض، رقم: ٣٤٣٠؛ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب فضل لا اله الا الله، رقم: ٣٧٩٤، ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

کے لیے تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور عبادت پر قدرت اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔''

اس دعا کے متعلق فرمایا کہ اسے ہمیشہ پڑھتے رہو:

﴿۲۰۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً یَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی حالت میں تندرستی چاہتا ہوں، خلق وعبادت میں ایمان کا طالب ہوں اور ایسی نجات کا طلب گار ہوں جس کے پیچھے کامیابی ہو اور تیری رحمت کا محتاج ہوں اور تیری عافیت اور پردہ پوشی اور خوشنودی کا بھکاری اور حاجت مند ہوں۔''

نماز مغرب کے بعد کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو مغرب کی سنتوں کے بعد پڑھا کرتے تھے:

﴿۲۰۶﴾ ((یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ)) [2]

''اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔''

اس دعا کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو اس کو مغرب کے بعد پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے ایک محافظ فرشتہ بھیجے گا جو صبح تک شیطان سے بچاتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس مؤمن غلام آزاد کرنے کا ثواب دے گا۔''

﴿۲۰۷﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [3]

---

[1] **حسن**، مسند احمد، ۲/ ۳۲۱، صحیحه الحاکم، ۱/ ۵۲۳ وسنده حسن۔

[2] **اسناده ضعیف** جدًا، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۲/ ۷۴۶ رقم: ۶۵۹ عطاء بن عجلان متروک راوی ہے۔

[3] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء اللهم انی ظلمت ....، رقم: ۳۵۳۴۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

وتر کی دعا

وتر کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى دوسری رکعت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنی چاہیے: [1]

اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) پڑھا جائے۔ [2]

اور دعائے قنوت پڑھے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ وتر میں اس دعا کو پڑھتے تھے:

﴿۲۰۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ)) [3]

”اے اللہ! مجھے راہ دکھا کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے راہ دکھائی ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور

---

[1] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقرأ فی الوتر، رقم: ۱۴۲۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فیما یقراء فی الوتر، رقم: ۱۱۷۱۔

[2] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوات، باب فی الدعاء بعد الوتر، رقم: ۱۴۳۰؛ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر الاختلاف......، رقم: ۱۷۳۵۔ [3] صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، رقم: ۱۴۲۵ سنن ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ٤٦٤؛ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ۱۱۷۸؛ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ۱۷٤٦۔

تنبیه: یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی، نیز ”**و نستغفرك و نتوب اليك**“ کے الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

مجھے دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے دوست بنایا ہے اور مجھے برکت دے اس چیز میں جو تو نے مجھے عطا کی ہے اور مجھے اس برائی سے بچا لے جو تو نے مقدر کر رکھی ہے، بلاشبہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ تیرا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہو سکتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند تر ہے، ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۲۰۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) [1]

"یا اللہ! میں تیری خوشنودی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا کو شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔"

سونے کے وقت کی دعائیں

یہ دعائیں سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں جو مع ترکیب لکھی گئی ہیں، پہلے وضو کر کے پاک صاف بستر پر دایاں قدم رکھ کر بیٹھ جائیں، پھر سورت قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو دونوں ہاتھوں پر دم کر کے انہیں پورے بدن پر پھیریں، یہ عمل تین بار کریں۔ [2]

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، رقم: ۱۴۲۷؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ۳۵۶۶، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ۱۱۷۹۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهرًا، رقم: ۶۳۱۱، ۶۳۱۹، ۵۰۱۷؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب ما یقول عند النوم......، رقم: ۶۷۱۰ (۶۸۸۲) و باب رقیة المریض بالمعوذات......، رقم: ۲۱۹۲، (۵۷۱۶)۔

اس کے بعد قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھیں۔ 1 اس کے بعد ایک مرتبہ پوری سورہ دُخان پڑھیں۔

اس کے پڑھنے سے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے حق میں دعا اور استغفار کریں گے۔ 2 اور ایک ایک بار پوری سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک پڑھیں۔ 3 ان کے پڑھنے سے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو جائے گا۔ یہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں کو عذاب قبر سے بچائیں گی۔ 4

اس کے بعد سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں آمن الرسول سے آخر سورت تک پڑھیں۔ 5

پھر آیۃ الکرسی پڑھیں، اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان کے شر اور اس کے وسوسوں سے محفوظ رہیں گے۔ 6

پھر ان کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ

---

1 **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول عندالنوم، رقم: ٥٠٥٥؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه (فی قرأة سورة الکافرون……) رقم: ٣٤٠٣ و صححه ابن حبان: ٢٣٦٣، ٢٣٦٤؛ والحاکم، ١/ ٥٦٥۔ 2 **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حم الدخان، رقم: ٢٨٨٨۔ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم ضعیف راوی ہے۔

3 **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ٢٨٩٢، لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ابوالزبیر مدلس راوی ہیں۔

4 **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ٢٨٩٠۔ یحییٰ بن عمرو بن مالک ضعیف راوی ہے۔

تنبیه: سورۂ ملک اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی سنن ابی داود: ١٤٠٠ و سنده حسن اور یہ دونوں سورتیں عذاب قبر سے بچاتی ہیں، کے لیے دیکھئے آثارِ صحابہ و تابعین مثلاً: دلائل النبوة للبیهقی ٧/ ٤١ و سنده حسن، اثبات عذاب القبر للبیهقی: ١٤٥ و سنده حسن؛ مسند دارمی، ٢/ ٤٥٥ ح ٣٤١٣ و سنده حسن۔

5 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم: ٥٠٠٩؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة رقم: ٨٠٨، (١٨٧٨)۔

6 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم: ٥٠١٠، ٢٣١١۔

اَکْبَرُ کہیں۔ ❶ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر ❷ پہلے اس دعا کو (تین بار) پڑھیں:

﴿۲۱۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ❸

''اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے سب بندوں کو اٹھائے گا۔''

﴿۲۱۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى)) ❹

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔''

﴿۲۱۲﴾ ((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ)) ❺

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور اٹھاتا ہوں اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

﴿۲۱۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلاَّ اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التکبیر والتسبیح عند المنام، رقم: ٦٣١٨۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب النوم علی الشق الأیمن، رقم: ٦٣١٥۔

❸ **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول عند النوم، رقم: ٥٠٤٥؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه...... (١٨)، رقم: ٣٣٩٨۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید تحت الخد الیمنی، رقم: ٦٣١٤؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، رقم: ٢٧١١، (٦٨٨٧)۔

❺ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب (١٣) رقم: ٦٣٢٠؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم: ٢٧١٤ (٦٨٩٢)۔

الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ)) [1]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے حوالے کر دی اور اپنے چہرے کو تیری طرف پھیر دیا ہے، اپنے کام کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا اپنی رغبت اور تیرے خوف سے، تیرے سوا عذاب سے پناہ اور نجات کی جگہ کہیں نہیں، میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لے آیا۔''

(۲۱۴) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ)) [2]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، کفایت کی اور پناہ دی، بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔''

(۲۱۵) ((بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى)) [3]

''اللہ کے نام سے میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو ذلیل کر دے، میری گردن کو چھڑا دے اور مجھے بلند محفل والوں میں شامل کر دے۔''

(۲۱۶) ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا نام، رقم: ٦٣١٣؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عندالنوم، رقم: ٢٧١٠ (٦٨٨٢)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عندالنوم، رقم: ٢٧١٥ (٦٨٩٤)۔

[3] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول عند النوم، رقم: ٥٠٥٤۔

اَنْتَ)) ❶

''اے اللہ! تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جن پر ان کا سایہ ہے، تو رب ہے زمینوں کا اور جن چیزوں کو زمین نے اٹھا رکھا ہے، تو رب ہے شیطانوں کا اور جنہیں شیطانوں نے گمراہ کیا ہے۔ تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے پناہ دینے والا ہو جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے، تیری پناہ زبردست اور تیری تعریف بہت بڑی ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، صرف تو ہی معبود ہے۔''

۲۱۷ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)) ❷

''اے اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور پورے کلموں کی برکت کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں، ان چیزوں کی برائی سے جن کی پیشانی تیری گرفت میں ہے، اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور کرتا ہے، اے اللہ! تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھا سکتا، تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور دولتمند کو اس کی دولتمندی تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی تو پاک معبود ہے اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔''

رات کو جاگنے کے بعد کی دعائیں

رات کو سوتے سوتے اگر جاگ جائیں تو ان دعاؤں کو پڑھ لیا کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رات کو جاگ جائے تو وہ اس دعا کو پڑھ کر دعا مانگے تو دعا قبول ہوگی اور جو وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی مقبول ہوگی۔''

---

❶ **اسناده ضعيف جداً**، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب دعاء دفع الأرق، رقم: ۳۵۲۳، حکم بن ظہیر متروک راوی ہے۔

❷ **اسناده ضعيف**، سنن ابي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۲، حارث الاعور ضعیف راوی ہے۔

۲۱۸ ((لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) [1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ ہر عیب سے پاک معبود ہے اور اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ممکن ہے۔ یا اللہ! مجھے معاف کردے۔''

آپ ﷺ جب رات کو جاگتے تو یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے:

۲۱۹ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ، اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ ہی سچا معبود ہے، تیری ذات پاک ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں، اے اللہ! تو میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کر، اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، تو بڑا بخشنے والا ہے۔''

۲۲۰ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ)) [3]

''کوئی معبود برحق نہیں مگر ایک اللہ غالب جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو

---

[1] صحيح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، رقم: ١١٥٤۔

[2] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مايقول عند النوم، رقم: ٥٠٦١؛ صححه ابن حبان: ٢٣٥٩ والحاكم، ١/ ٥٤٠ ووافقه الذهبي۔

[3] **اسناده حسن**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢/ ٨٧٢، رقم: ٧٥٩ والنسائي: ٨٦٤؛ صححه ابن حبان: ٥٥٣٠ والحاكم، ١/ ٥٤٠ ووافقه الذهبي۔

کچھ بھی اس کے درمیان ہے، بڑا زبردست معاف کرنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی رات کو اپنے بستر سے اٹھ جائے، پھر دوبارہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ تین مرتبہ بستر کو جھاڑ کر اس دعا کو پڑھ کر سو جائے۔“ [1]

نیند میں ڈرنے کی دعا

جب نیند میں کوئی شخص ڈرے یا کوئی خواب دیکھ کر خوفزدہ ہو تو اسے چاہیے کہ بائیں جانب تھتکار کے کروٹ بدل لے اور تین مرتبہ شیطان کے شر سے پناہ مانگے۔ [2] یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر ان دعاؤں کو پڑھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نیند میں تم ڈر جاؤ تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو۔ کوئی جن، شیطان تمہیں تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔“ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس دعا کو اپنے سمجھدار بچوں کو یاد کرا دیتے تھے۔ [3]

(۲۲۱) ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ)) [4]

”میں اللہ کے پورے کلموں کے ذریعے سے اس کے غصے، اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کا میرے پاس حاضر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔“

اس دعا کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے شیطانوں نے آگ

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التوحيد، باب السؤال بأسماء الله تعالىٰ...، رقم: ۷۳۹۳۔
تنبیہ: دعا کے لیے دیکھئے اسی کتاب میں دعا نمبر ۲۱۲۔ [2] صحيح بخاري، كتاب التعبير، باب إذا رأى مايكره...، رقم: ۷۰۴٤، ۷۰٤٥؛ صحيح مسلم، كتاب الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله...، رقم: ۲۲٦۱ (۵۸۹۷، ۵۹۰۱)۔

[3] سنن الترمذي: ۳۵۲۸، وسندہ ضعیف، تفصیل اگلے حوالے میں ملاحظہ کریں۔

[4] **اسناده ضعيف**، سنن ابي داود، كتاب الطب، باب كيف الرقى، رقم: ۳۸۹۳؛ سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب دعاء الفزع في النوم، رقم: ۳۵۲۸، محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت بھی نہیں ہے۔

کے شعلوں سے جلانا چاہا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ اس دعا کو پڑھیں تو میں نے اسے پڑھ لیا، پڑھتے ہی ان کی آگ بجھ گئی۔"

﴿۲۲۲﴾ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ)) [1]

"میں اللہ کے ان پورے کلموں کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف کوئی نیک و بد کچھ کر ہی نہیں سکتا اس برائی سے جو آسمانوں سے اترتی اور چڑھتی ہے اور اس برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی اور زمین سے نکلی، اور رات کے فتنوں کے شر سے اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے حادثوں کے شر سے مگر اس واقعہ سے جو بھلائی لے کر آئے، اے شفیق مہربان۔"

﴿۲۲۳﴾ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) [2]

"میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔"

﴿۲۲۴﴾ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ)) [3]

"میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے ہر شیطان، ہر ایذا دینے والے جانور اور ہر نظر لگنے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں۔"

---

[1] **حسن**، مسند احمد، ۳/ ۴۱۹؛ موطا امام مالک: ۲/ ۹۵۰، ۹۵۱؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۲/ ۷۲۶، رقم: ۶۳۸۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء، رقم: ۲۷۰۷ (۶۸۷۸، ۶۸۷۹)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (۱۰)، رقم: ۳۳۷۱۔

رات کی بے چینی اور نیند نہ آنے کی دعائیں

رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے بے قراری اور بے چینی یا نیند اُچٹ ہو جانے سے طبیعت پریشان ہو تو ان دعاؤں کو پڑھ کر سو جائیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے پریشانی کو دور کر دے گا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی بے چینی کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، آپ نے ان دعاؤں کو پڑھنے کی ترغیب دی۔ وہ پڑھنے لگے، ان کی بے خوابی اور بے قراری دور ہو گئی۔

﴿۲۲۵﴾ ((اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلَیَّ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَلَیَّ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) [1]

”اے اللہ! تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو چیز بھی ان کے سایہ میں ہے، اور رب ہے ساتوں زمینوں کا اور جن چیزوں کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور رب ہے شیطانوں کا اور جنہیں شیطانوں نے گمراہ کیا، اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے بچا کہ مجھ پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ کرے، تیری پناہ چاہنے والا غالب ہو کر رہے گا، اور تیرا نام بڑا ہی عظمت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ ہی معبود ہے۔“

﴿۲۲۶﴾ ((اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ)) [2]

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء دفع الأرق......، رقم:۳۵۲۳، حکم بن ظہیر ضعیف راوی ہے۔ کما تقدم۔ [2] اسنادہ ضعیف جدا، المعجم الکبیر، ۵/ ۱۲۴ رقم:

"اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور آنکھیں پر سکون ہونے لگیں، تو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے، تجھے نیند اور اُونگھ نہیں آتی، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! میری رات پر سکون بنا دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔"

برے خواب کی دعائیں

اچھا خواب دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کرنی اور برے خواب دیکھ کر شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے۔ [1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب برا خواب دیکھو تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو۔"

۲۲۷ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ شَيْئًا)) [2]

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کے عمل سے اور برے خواب سے، کیونکہ وہ کچھ نہیں ہے۔"

نبی ﷺ سے جب کوئی خواب بیان کرتا تو آپ اس کے لیے یہ دعا فرماتے تھے:

۲۲۸ ((رَاَيْتَ خَيْرًا وَيَكُوْنُ خَيْرًا)) [3]

"اچھا خواب دیکھا اور بہتری ہوگی۔"

۲۲۹ ((خَيْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَيْرًا لَّنَا شَرًّا لِاَعْدَائِنَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)) [4]

"تم بھلائی پاؤ گے اور، برائی سے بچو گے، ہمیں بھلائی پہنچے گی اور ہمارے دشمنوں کو

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التعبير، باب اذا رأى ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها، رقم: ۷۰۴۴، ۷۰۴۵؛ صحيح مسلم، كتاب الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله وانها جزء من النبوة، رقم: ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، (۵۸۹۷)۔ [2] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۲/ ۸۸۴، رقم: ۷۷۲، میتب بن شریک کے متروک الحدیث ہونے کے علاوہ سند منقطع بھی ہے۔

[3] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۲/ ۸۸۷، رقم: ۷۷۵ محمد بن عبید اللہ متروک ہے۔ [4] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۲/ ۸۸۵، رقم: ۷۷۴۔ سلیمان بن عطاء متروک ہے۔

برائی ملے گی، سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

پچھلی رات کی دعا

رات کا پچھلا حصہ بہت مبارک اور مقبول ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبُ لَهُ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ)) [1]

''رات کے پچھلے تہائی حصے میں اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا پر نزول فرما کر ارشاد فرماتا ہے: کوئی دعا کرنے والا ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مانگنے والا ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں، کوئی معافی کا خواستگار ہے جو معافی چاہے میں اس کو معاف کروں۔''

صبح تک برابر اللہ تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے، پس ایسے وقت میں دنیا و آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیے، اور یاد الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نمازِ تہجد کی دعائیں

نمازِ تہجد کی احادیث میں بہت زیادہ فضیلت آئی ہے، اگر اللہ تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے تو نماز تہجد ضرور پڑھنی چاہیے، فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ درجہ تہجد کی نماز کا ہے۔ [2] اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ آخر رات میں اٹھ کر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کریں، پھر نماز شروع کریں اور تکبیر تحریمہ کے بعد ان دعاؤں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو تہجد کی نماز میں پڑھا کرتے تھے:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، رقم: ۱۱۴۵؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر رقم: ۷۵۸، (۱۷۷۲)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، رقم: ۱۱۶۳ (۲۷۵۵)۔

﴿٢٣٠﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَآئُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [1]

''اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو ہی آسمانوں وزمینوں اوران کے رہنے والوں کو قائم کرنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمینوں اوران میں بسنے والی چیزوں کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا دیدار حق ہے، تیری ہی بات سچی ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ موجود ہے۔ اور سب انبیا علیہم السلام برحق ہیں اور محمد ﷺ سچے نبی ہیں اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہو گیا، تجھ پر ایمان لے آیا اور تجھ پر ہی بھروسا کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں، تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں، تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ وظاہر اوران تمام گناہوں کو جنہیں تو جانتا ہے معاف کردے تو ہی آگے اور پیچھے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب التهجد بالليل، رقم: ١١٢٠؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل، رقم: ٧٦٩ (١٨٠٨)۔
تنبيه: ولا حول ولا قوة...... کے الفاظ کے لیے دیکھئے سنن النسائی: ١٦٢٠۔

کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہوں سے باز رکھنے کی قوت تیرے سوا کسی میں نہیں ہے۔"

﴿۲۳۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)) [1]

"اے اللہ! جبریل ومیکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور کھلی چیزوں کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کریگا، جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں، مجھے اس حق کی طرف ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا ہے، تو جسے چاہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔"

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل رقم: ۷۷۰ (۱۸۱۱)۔

تیسری منزل
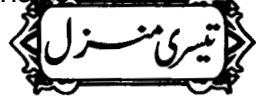
اسمائے حسنیٰ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے اچھے نام ہیں۔ انہی کے ذریعے سے تم اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص ان کو یاد کر کے گنتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [2]

وہ اسمائے حسنیٰ یہ ہیں:

(۲۳۲) ((هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُتَعَالِی

---

[1] ۷/ اعراف: ۱۸۰۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، بابٌ لِلّٰه مائة اسم غیر واحدة، رقم: ٦٤١٠؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی اسماء الله تعالیٰ وفضل من احصاها رقم: ٢٦٧٧ (٦٨٠٩)۔

الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيُ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ)) [1]

''اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، بادشاہ پاک، سلامتی عطا کرنے والا، امن دینے والا، پناہ دینے والا، غالب بڑا زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، بنانے والا، بخشنے والا، دباؤ والا، بہت دینے والا، روزی دینے والا، کھولنے والا، جاننے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلیل کرنے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، باریک بین ،خبردار کرنے والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلندی والا، بڑائی والا، حفاظت کرنے والا، روزی پہنچانے والا، کفایت کرنے والا، بزرگی والا، عزت والا، نگہبان، قبول کرنے والا، کشائش والا، حکمت والا، محبت کرنے والا، بڑی شان والا، اٹھانے والا، حاضر سچا مالک کام بنانے والا، زور آور، قوت والا، حمایت کرنے والا، خوبیوں والا، گننے والا، نیا پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، جلانے والا، مارنے والا، زندہ سب کا تھامنے والا، پانے والا، عزت والا، اکیلا بے نیاز، قدرت والا، مقدور والا، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، سب سے پہلے، سب سے پیچھے، ظاہر چھپا، مالک پاک صفتوں والا، احسان کرنے والا، رجوع کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، نرمی کرنے والا، ملک کا مالک، صاحب عزت کا، بخشش کا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے پروا، بے پروا کرنے والا، روکنے والا، نقصان پہنچانے والا، نفع دینے والا، روشن کرنے والا، ہدایت دینے والا، ایجاد کرنے والا، باقی رہنے والا سب کا وارث، نیک راہ بتانے والا، صبر کرنے والا۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب حدیث فی أسماء الله الحسنیٰ، رقم: ٣٥٠٧، سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسماء الله عزوجل، رقم: ٣٨٦١، ولید بن مسلم کا سماع مسلسل نہیں ہے۔

استخارہ کی دعا

احادیث میں استخارہ کی بہت فضیلت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو استخارہ کرلے وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا اور نہ نقصان اٹھائے گا۔'' [1]

استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے اور استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے۔ [3]

مختصر استخارہ: ''اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ''

اور اصل استخارہ کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے اور ھٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اس کام کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ فرمایا کرتے تھے۔ [4]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا: ''اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ (طلب خیر ومشورہ) کرلیا کرو۔ اس کے بعد غور کرو جو بات تمہارے دل میں آئے، اسی میں بھلائی ہے۔'' [5]

دعائے استخارہ یہ ہے:

(۲۳۳) ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

---

[1] اسنادہ ضعیف جدا، المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۷۸، والأوسط: ۷۷۵، رقم: ۶۶۲۳، ۶۶۲۷، عبدالقدوس بن حبیب الکلاعی متروک راوی ہے۔ [2] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء فی الرضاء بالقضاء، رقم: ۲۱۵۱، محمد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عندالاستخارة، رقم: ۱۱۶۲، ۶۳۸۲۔

[4] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء اللھم خرلی......، رقم: ۳۵۱۶، زنفل بن عبداللہ ضعیف راوی ہے۔

[5] اسنادہ ضعیف جدا، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۶۷۷، رقم: ۵۹۹، عبیداللہ بن الحمیری مجہول الحال ہونے کے ساتھ یہ روایت ساقط بھی ہے۔

وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے بھلائی مانگتا ہوں، تیری قدرت کے ذریعے سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، بلاشبہ تو ہی قادر ہے، میں قدرت نہیں رکھتا، تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین و دنیا اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے قابو میں کر دے اور اس کو میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لیے، میرے دین و دنیا اور میرے کام کے انجام میں بہتر نہیں ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقرر کر دے۔ جہاں سے بھی ہو، پھر مجھے اس سے خوش کر دے۔''

غم اور مشکل کے وقت کی دعائیں

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''پریشانی اور مشکل کے وقت جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرما کر پریشانی کو دور فرما دے گا۔'' [2]

اور آپ نے فرمایا: جو ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ)) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی بے چینی دور فرما دے گا۔'' [3]

---

[1] صحیح بخاری' کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارة رقم:۱۱۶۲، ۶۳۸۲۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۳۹۷، رقم:۳۴۵، عامر بن مدرک لین الحدیث راوی ہے۔ [3] **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعوة ذی النون، رقم: ۳۵۰۵۔

نیز فرمایا: ''غم اور مشکل کے وقت ((اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)) پڑھا کرو۔'' [1]

اور آپ ﷺ پریشانی کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

۲۳۴ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عظیم و بردبار ہے، اللہ ہی معبود برحق ہے جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ ہی عبادت کے لائق ہے جو آسمانوں وزمین اور بزرگ وبرتر عرش کا رب ہے۔''

۲۳۵ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)) [3]

''اللہ ہی معبود برحق ہے جو بہت بردبار اور بزرگ ہے، اللہ ہی کے لیے پاکی ہے جو آسمانوں اور بڑے عرش کا رب ہے، اللہ رب العالمین کے لیے ساری تعریفیں ہیں، اے اللہ! میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اللہ ہی مجھے کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے۔''

۲۳۶ ((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ

---

[1] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء عند الکرب، رقم: ۱۵۲۵؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب الدعاء عند الکرب، رقم: ۳۸۸۲۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الکرب، رقم: ٦٣٤٥؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب دعاء الکرب، رقم: ٦٩٣٠ (٦٩٢١)۔ [3] **اسناده ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۳۹۸، رقم: ۳٤٦، إلیٰ رب العرش العظیم، محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی متروک ہے۔ مکارم الأخلاق للخرائطی: ٤٩٠، إلیٰ شر عبادك۔

عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ)) 1

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں ایک لمحہ بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے سب کاموں کو درست کر دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

۲۳۷ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ)) 2

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، سب کے تھامنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے سے فریاد رسی چاہتا ہوں۔''

۲۳۸ ((رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) 3

''اے ہمارے پروردگار! دنیا اور آخرت میں ہمیں بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

رنج وغم اور فکر دور کرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غم اور فکر میں مبتلا ہو جائے اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھ لے، یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے رنج وغم دور فرما دے گا اور بڑی خوشی مرحمت فرمائے گا۔''

۲۳۹ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ

---

1 **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٩٠، جعفر بن میمون ضعیف راوی ہے۔ 2 **حسن**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب قول يا حی يا قيوم، رقم: ٣٥٢٤۔ 3 صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ ربنا آتنا فی الدنيا......، رقم: ٦٣٨٩، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ٢٦٩٠(٦٨٤٠)۔

تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ)) ❶

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے غلام اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قابو میں ہے، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے، تیرا فیصلہ میرے بارے میں انصاف کے ساتھ ہے، میں تجھ سے تیرے اس نام کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لیے پسند کیا یا اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا اپنے علم غیب میں تو نے اسے اختیار کر رکھا ہے کہ قرآن مجید کو میرے دل کی فرحت وخوشی اور میری آنکھوں کا نور بنا دے اور میرے رنج وغم مجھ سے دور کر دے۔''

اور فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ان میں سب سے ہلکی رنج وغم ہے۔ ❷

یعنی اس کے پڑھنے سے رنج وغم دور ہو جاتے ہیں۔اور فرمایا: ''جو شخص ہمیشہ استغفار پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل آسان کر دیتا ہے اور ہر غم دور کر دیتا ہے اور وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔'' ❸

اور ہر مشکل کو دور کرنے میں ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا'' مجرب ہے۔ ❹

مصیبت کے وقت کی دعا

خدانخواستہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو وہ یہ دعا پڑھے، رسول

---

❶ **حسن**، مسند احمد، ۱/ ۳۹۱؛ مسند أبی یعلی: ۵۲۹۷؛ صحیحہ ابن حبان، موارد: ۲۳۷۲ والحاکم ۱/ ۵۰۹۔ ❷ **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۴۲، بشر بن رافع الحارثی ضعیف ہے۔ ❸ **اسنادہ ضعیف**، سنن أبی داود، کتاب الوتر، باب الإستغفار، رقم: ۱۵۱۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الاستغفار، رقم: ۳۸۱۹۔ حکم بن مصعب مجہول ہے۔
❹ **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی شان الصور، رقم: ۲۴۳۱، ۳۲۴۳۔ عطیہ العوفی ضعیف ومدلس ہے۔

اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”یہ دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں کوئی بہتر چیز عنایت فرمادے گا۔“

﴿۲۴۰﴾ ((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا)) [1]

”ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنی مصیبت کا ثواب مانگتا ہوں، تو اس میں مجھے نیکی عطا فرما اور مصیبت کے بدلے میں اچھی چیز مرحمت فرما۔“

دشمن سے خوف کے وقت کی دعا

جب کسی کو اپنے دشمن سے خوف ہو تو اس دعا کو پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿۲۴۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) [2]

”اے اللہ! ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں اور ان کی برائی سے پناہ چاہتے ہیں۔“

بادشاہ یا ظالم سے خوف کی دعا

اگر کوئی کسی ظالم سے خوف زدہ ہو تو پہلی دعا کو تین مرتبہ اور دوسری کو ایک بار پڑھ لیا کرے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ایسی حالت میں پڑھا کرتے تھے۔

﴿۲۴۲﴾ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، كتاب الجنائز، باب فی الاسترجاع، رقم: ۳۱۱۹؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب فی الاسترجاع عند المصيبة، رقم: ۳۵۱۱؛ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصيبة، رقم: ۱۵۹۸؛ صحيح مسلم، (والفاظه مختلفة): ۹۱۸ (۲۱۲۶)۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب مايقول الرجل إذا خاف قومًا، رقم: ۱۵۳۷، قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ)) [1]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ تمام مخلوق سے زیادہ قوی ہے اور بہت بڑا غالب ہے، اس سے جس سے میں ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والا ہے، میں پناہ چاہتا ہوں تیرے فلاں بندے کے شر سے اور اس کی فوج اور اس کے خادموں اور اس کے تابعداروں کے شر سے۔ اے اللہ! میرا پشت پناہ بن جا۔ ان کی برائیوں سے، تیری تعریف بہت بڑی ہے اور تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

(۲۴۳) ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْاَنْ يَّطْغٰى)) [2]

''اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم پر کوئی زیادتی یا سرکشی کرے۔''

(۲۴۴) ((اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ)) [3]

''اے اللہ! تو جبریل، میکائیل اور اسرافیل کا رب ہے اور ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کا رب ہے اور مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر اتنا غالب نہ کر جس کی مجھے طاقت نہیں۔''

---

[1] اسناده حسن (موقوف) مصنف ابن أبي شيبة: ١٠/ ٢٠٣، رقم: ٢٩١٦٨؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٠/ ٣١٤، ٢٥٨، رقم: ١٠٥٩٩۔

[2] اس روایت کی اصل نہیں ملی، واللہ اعلم۔

[3] اسناده ضعيف، مصنف ابن أبي شيبه: ١٠/ ٢٠٤، رقم: ٢٩١٧١ یہ روایت متصل نہیں ہے۔

۲۴۵ ((رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَّاِمَامًا)) [1]

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور قرآن کے حاکم وامام ہونے پر راضی ہوں۔''

۲۴۶ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ)) [2]

''اللہ حلیم وکریم ہی معبود برحق ہے، اللہ کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے، وہ رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے عرشِ عظیم کا، تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے اور تیری تعریف بہت بڑی ہے۔''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انصاری صحابہ میں سے ایک صحابی ابو مغلق نامی بہت متقی پرہیزگار اور تجارتی کاروبار میں بہت مشہور تھے۔ ایک مرتبہ وہ مال تجارت لیکر باہر سفر میں تشریف لے گئے، اتفاق سے راستے میں ایک ڈاکو ملا اس ڈاکو نے کہا: جو کچھ تیرے پاس مال ہے وہ یہاں رکھ دے، ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال لے لو۔ اس ڈاکو نے کہا: مال تو میرا ہو ہی چکا ہے۔ میں تجھے بغیر مارے نہ چھوڑوں گا۔ صحابی نے کہا: بہت اچھا مگر مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دیدو۔ ڈاکو نے اتنی مہلت دے دی۔ موصوف نے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی اور آخری سجدے میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی:

۲۴۷ ((یَا وَدُوْدُ یَا ذَاالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا فَعَّالُ لِّمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَبِمُلْكِكَ الَّذِیْ لَا یُضَامُ

---

[1] اسنادہ ضعیف، مصنف ابن أبی شیبہ: ۱۰/ ۲۰۵، رقم: ۲۹۱۷۲، یزید بن ہارون مدلس ہیں، نیز یہ روایت متصل نہیں ہے۔ [2] اسنادہ ضعیف، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۳۹۸، رقم: ۳٤٦، محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی متروک اور اس کا والد ضعیف ہے۔

وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِكَ أَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِّ يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ أَغِثْنِيْ))

''اے پیار اور محبت کرنے والے! اے بزرگ عرش والے! اے اپنی چاہت اور مرضی کے موافق کرنے والے! میں تیری اس عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا اور تیرے اس ملک کا سہارا لے کر درخواست کرتا ہوں جس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا اور تیرے اس نور کے ذریعے سے ملتمس ہوں جس نے تیرے عرشی حصوں کو جگمگا رکھا ہے کہ مجھے اس ڈاکو کے شر سے بچالے، اے فریاد رس! میری اس فریاد کو سن لے۔'' (تین بار پڑھا)

حضرت ابو مغلق رضی اللہ عنہ چوتھی رکعت کے سجدے میں اس دعا کو پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک مسلح سوار نیزہ لیکر حاضر ہوا اور اس ڈاکو کو قتل کر کے صحابی کی طرف متوجہ ہوکر کہا: اب تم اپنا سر اٹھالو، تمہارا دشمن ختم ہو گیا۔ یہ سجدہ سے سر اٹھا کر دیکھتے ہیں کہ واقعی دشمن مرا پڑا ہے۔ صحابی موصوف دریافت فرماتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ میں چوتھے آسمان کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تو میں نے آسمان کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی، آپ کی دوسری فریاد پر تمام فرشتوں میں شور و غل اور ہلچل مچ گئی، تیسری فریاد پر مجھے کہا گیا کہ یہ ایک مصیبت زدہ مظلوم کی فریاد ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے استدعا کی کہ مجھے اس ظالم کے قتل کا حکم ملے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی۔ اس لیے میں تمہاری مدد کے لیے حاضر ہوا۔ [1]

شیطان اور جن وغیرہ سے خوف کے وقت کی دعا

اگر شیطان وغیرہ کے شر و فساد کا اندیشہ ہو تو'' أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' پڑھیں۔ [2]

---

[1] ابن ابی الدنیا نے کتاب المجابین فی الدعاء، ح: ۲۳ میں اور علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے الجواب الکافی لمن سأل عن دواء الشافی کے ص ۱۲ میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ (اس واقعے کی سند کئی وجہ سے ضعیف ہے۔) [2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل من يملك نفسه......، رقم: ۲۶۱۰ (۶۶۴۶)۔

اور تین بار ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ)) اور تین بار ((اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ)) [1]

اور آیۃ الکرسی کو پڑھنے اور اذان دینے سے شیطانی خطرہ دور ہو جائے گا۔ [2]

اور ان دعاؤں کو پڑھنے سے جن وشیطان کے شر سے بچا رہے گا:

(۲۴۸) ((اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ)) [3]

''میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی بزرگ ذات سے جو ہمیشہ فائدہ دینے والی ہے۔ اللہ کے ان پورے پورے کلموں کے ذریعے سے کہ کوئی نیک اور کوئی بُرا ان سے آگے نہیں بڑھ سکتے، یعنی میں پناہ چاہتا ہوں اس کی تمام مخلوق کے شر سے جو آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور اس برائی سے جو رات کو آئے، مگر جو واقعہ بھلائی کے ساتھ آئے، اے شفیق ومہربان!۔''

(۲۴۹) ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ)) [4]

''میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے اس کے غضب وعقاب،

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز لعن الشیطان، رقم: ۵۴۲ (۱۲۱۱)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الوکالۃ، باب (۱۰)، رقم: ۲۳۱۱؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان وھرب الشیطان عند سماعه، رقم: ۳۸۸ (۸۵۷)؛ ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب حدیث أبی أیوب فی الغول، رقم: ۲۸۸۰۔

[3] **حسن**، مسند احمد: ۳/ ۴۱۹، کما تقدم۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم: ۳۸۹۳؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء الفزع فی النوم، رقم: ۳۵۲۸، محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

اس کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

مشکل اور دشواری کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اگر ان دعاؤں کو پڑھو گے تو اللہ تمہاری مشکلوں کو دور فرمائے گا۔"

﴿۲۵۰﴾ ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا)) [1]

"ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے، ہم نے اللہ پر ہی بھروسا کیا ہے۔"

﴿۲۵۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَاجَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا)) [2]

"اے اللہ! تیری ہی طرف سے آسانی وسہولت ہے اور اگر تو چاہے تو مشکل کو آسان کر دے۔"

تنگ دستی دور کرنے کی دعا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تنگ دست اور محتاج آدمی گھر سے باہر نکلتے وقت اس دعا کو پڑھے تو اس کی معاشی پریشانی اور تنگدستی دور ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

﴿۲۵۲﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَمَا لِىْ وَدِيْنِىْ اَللّٰهُمَّ ارْضِنِىْ بِقَضَآءِ كَ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا قُدِّرَلِىْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ)) [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی شأن الصور، رقم: ۲٤۳۱، ۳۲٤۳، عطیہ العوفی ضعیف ومدلس راوی ہے۔ [2] **اسنادہ حسن**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ٤۰٤، رقم: ۳۵۲؛ صححه ابن حبان: ۹۷٤؛ موارد: ۲٤۲۷۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ٤۰۳، رقم: ۳۵۱، عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔

''اللہ کے نام سے اپنی جان و مال اور دین پر، اے اللہ! مجھے خوش کر دے اپنی قضا وقدر (فیصلہ) سے اور جو کچھ میرے لیے مقدر کر دیا گیا ہے اس میں برکت عنایت فرما، تاکہ میں دیر سویر کو نہ چاہوں۔''

دفع آفات کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص

﴿۲۵۳﴾ ((مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ❶

پڑھ لیا کرے وہ اپنے اہل و عیال اور مال میں موت کے علاوہ کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔''

قرض کی ادائیگی کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر قرض داران دعاؤں کو پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا کر دے گا۔''

﴿۲۵۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) ❷

''اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ذریعے سے حرام سے کفایت فرما، اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔''

﴿۲۵۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ)) ❸

---

❶ **اسناده ضعيف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٤/ ٤١٢، رقم: ٤٢٦١، ٥٩٩٥ والصغير ١/ ٢١٢؛ عمل اليوم والليلة لابن السنی: ١/ ٤١٢، رقم: ٣٥٨۔ عیسیٰ بن عون کی عبدالملک بن زرارہ سے روایت ضعیف ہے، نیز عبدالملک بن زرارہ متکلم فیہ راوی ہے۔

❷ **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (١١٠)، رقم: ٣٥٦٣۔

❸ **اسناده ضعيف جدا**، المستدرك للحاكم، ١/ ٥١٥؛ کتاب الدعاء للطبرانی: ١٠٤١ حکم بن عبداللہ بن سعد الایلی سخت ضعیف ہے۔

''اے رنج وغم اور فکر دور کرنے والے، اللہ! بے قراروں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے، دنیا و آخرت کے رحمٰن و رحیم میرے حال پر رحم فرما اور مجھے ایسی مہربانی عنایت فرما جو دوسروں کی مہربانیوں سے بے پروا کر دے۔''

﴿۲۵۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ، اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةٍ مِّنْ سِوَاكَ)) [1]

''اے اللہ! تو ہی ملک کا مالک ہے جسے چاہے بادشاہت عنایت فرماتا ہے اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، پس تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو مردہ سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی مرحمت فرماتا ہے، اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن اور رحیم! تو جسے چاہے عطا کر دے اور جسے چاہے منع کر دے تو مجھ پر ایسی رحمت نازل فرما جو دوسروں کی رحمت و مہربانی سے بے نیاز کر دے۔''

وحشت کی دعا

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رات کو وحشت

---

[1] اسنادہ ضعیف، المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۰/ ۱۵۴، ۱۵۹ والصغیر ۱/ ۲۰۲۔ پہلی سند امام زہری کی تدلیس اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، جب کہ دوسری سند میں عبدالرحمٰن بن معمر مجہول ہے۔

پاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سوتے وقت ان دعاؤں کو پڑھ کر سویا کرو کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے گی، وحشت بھی دور ہو جائے گی۔''

۲۵۷ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ)) [1]

''میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے اس کے غضب وعذاب، اس کے برے بندوں اور شیطانی وسوسوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

۲۵۸ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ)) [2]

''ہم بزرگ بادشاہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو فرشتوں اور روح کا رب ہے اس کی عزت جبروت سے زمین وآسمان روشن ہیں۔''

شیطانی وسوسہ دور کرنے کی دعا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

۲۵۹ ﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾﴾ [3]

''اور اگر تجھے شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے وسوسہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (وہ تمہیں بچالے گا) بے شک وہ (سب) سنتا جانتا ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''شیطانی وسوسے کے وقت تین بار ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ))

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ٤/ ٥٧؛ سنن ابی داود، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم: ٣٨٩٣۔ پہلی سند انقطاع اور دوسری محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ٢/ ٢٤، رقم: ١١٧١؛ عمل الیوم واللیلۃ: ٢/ ٧٣٠، رقم: ٦٤٠؛ مکارم الأخلاق للخرائطی: ١٨٢۔ محمد بن ابان ضعیف اور ابو اسحاق السبیعی مدلس ہیں۔

[3] ٤١/ حم السجدۃ: ٣٦۔

کہہ لیا کرو۔" [1]

اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ﴾ پڑھ لیا کرو۔ [2] پھر بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار کر ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) کہہ لیا کرو۔ [3] اس سے شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا۔

تھکن دور کرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کام کی بنا پر تھکاوٹ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے فاطمہ! سوتے وقت ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لیا کرو، تمہاری تھکان دور ہو جائے گی۔" [4]

قرض ادا کرنے والے کے حق میں دعا کرنا

جب قرض خواہ اپنے قرض دار سے اپنا پورا حق وصول کر لے تو اسے چاہیے کہ قرض ادا کرنے والے کے حق میں یہ دعا پڑھے:

(۲۶۰) ((اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ)) [5]

"تم نے مجھے پورا پورا حق دے دیا ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں پورا پورا ثواب عطا فرمائے۔"

اور محسن کے حق میں جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہے۔ [6]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان، رقم: ۱۳٤ (۳٤۳)۔

[2] اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی الجهمیه، رقم: ٤۷۲۲۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان......، رقم: ۱۳٤ (۳٤٥)۔

[4] صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب علی بن ابی طالب، رقم: ۳۷۰٥؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النهار وعند النوم، رقم: ۲۸۲٦ (٦۹۱٥)۔ [5] صحیح بخاری، کتاب الإستقراض، باب حسن القضاء، رقم: ۲۳۹۳۔ [6] اسناده حسن، سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الثناء بالمعروف، رقم: ۲۰۳٥۔

پسندیدہ چیز دیکھ کر دعا کرنا

اچھی چیز اور پسندیدہ اور محبوب اعمال کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

۲۶۱ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کے احسان سے سب نیک کام پورے ہوتے ہیں۔''

اور ناپسندیدہ چیز دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

۲۶۲ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ)) [2]

''ہر حالت میں اللہ کی ہی تعریف ہے۔''

غصے کے وقت کی دعا

۲۶۳ غصے کے وقت ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) پڑھنا چاہیے۔ [3] اس سے غصہ دور ہو جاتا ہے۔ اور تیز زبانی اور فحش گوئی سے توبہ استغفار کرنی چاہیے۔ [4]

بیماریوں سے بچنے کی دعائیں

ہر درد کی دعا:

۲۶۴ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ مریض اور تکلیف والے کو چاہیے کہ وہ اپنی تکلیف کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار ((بِسْمِ اللّٰهِ)) اور سات بار ((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن ابن ماجہ، کتاب الأدب، باب فضل الحامدین، رقم: ۳۸۰۳، ولید بن مسلم نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی، نیز زہیر بن محمد کی اہل شام سے روایت منکر ہوتی ہے۔

[2] اسنادہ ضعیف، دیکھئے حوالہ سابقہ۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، رقم: ٦١١٥؛ صحیح مسلم، کتاب البرّ، باب فضل من یملك نفسه عند الغضب، رقم ٢٦١٠ (٦٦٤٦)۔

[4] اسنادہ حسن، سنن ابن ماجہ، کتاب الأدب، باب الإستغفار، رقم: ۳۸۱۷۔

وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ)) پڑھیں۔ ❶

اور معوذتین تین بار (یعنی) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری پوری پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔ ❷

آنکھ دکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی آنکھ دکھتی ہو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔''

۲۶۵ ((اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ)) ❸

''اے اللہ! میری آنکھ سے نفع پہنچا اور اسے میری طرف سے وارث بنا اور میرے دشمن میں میرا بدلہ دکھا۔ اور جو مجھ پر ظلم کرے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما۔''

دانت اور کان درد کی دعا

۲۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو چھینک کے وقت ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ)) ❹

''ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار عالم ہے'' کہہ لیا کرے تو وہ دانت اور کان کی تکلیف سے بچا رہے گا۔

کان میں آواز پیدا ہونے کی صورت میں دعا

۲۶۷ جب کسی کے کان میں کوئی آواز پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر

---

❶ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء، رقم:٦٢٠٢ (٥٧٣٧)۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن والمعوّذات، رقم: ٥٧٣٥؛ مسلم، کتاب السلام، باب رقیة المریض بالمعوّذات والنفث رقم:٢١٩٢ (٥٧١٥)۔ ❸ **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ذعاء اللھم متعنی......، رقم:٧/ ٣٦٠٤۔

تنبیہ: یہ دعا مطلق ہے، صرف آنکھوں کی قید نہیں ہے۔ ❹ **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم، ٤/ ٤١٤، ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

خیر کیا کرے اور آپ ﷺ پر درود پڑھے اور ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِیْ کہے۔ [1]

پیشاب جاری کرنے اور پتھری دور کرنے کی دعا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پیشاب بند ہوجانے یا پتھری کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ دعا سکھائی:

﴿۲۶۸﴾ ((رَبَّنَا اَنْتَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا اَنَّ رَحْمَتَكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ)) [2]

''اے ہمارے رب! تو آسمان میں ہے، تیرا نام مقدس ہے۔ تیرا حکم آسمان اور زمین دونوں میں جاری ہے، جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح تو اسے زمین میں کردے اور ہماری خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرمادے، تو ہی پاکیزہ لوگوں کا رب ہے اور اس تکلیف پر اپنی شفاؤں میں سے شفا اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت نازل فرما۔''

بخار کے وقت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درد اور بخار کے وقت یہ دعا بتائی:

﴿۲۶۹﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)) [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الكبير للطبرانی: ۲/ ۱۲۰، رقم: ۹۰۸؛ عمل اليوم والليلة: ۱/ ۲۲۱۔ محمد بن عبیداللہ منکر الحدیث اور حبان بن علی ضعیف ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم: ۳۸۹۲، زیادہ بن محمد منکر الحدیث ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الطب، باب دعاء الحمیٰ......، رقم: ۲۰۷۵؛ سنن ابن ماجه، کتاب الطب، باب ما یعوذ به من الحمیٰ، رقم: ۳۵۲۶، ابراہیم بن اسماعیل ضعیف اور داود بن حصین کی روایت عن عکرمہ منکر ہے۔

’’میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو بہت عظمت والا ہے، ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے۔‘‘

تپ رسیدہ کو دعا دینا

رسول اللہ ﷺ مریض اور تپ رسیدہ (بخار والے) کو یہ دعا دیتے تھے:

﴿۲۷۰﴾ ((لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) [1]

’’کوئی ڈر نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس تکلیف سے سارے گناہ دھل جائیں گے اور تم گناہوں سے پاک وصاف ہو جاؤ گے۔‘‘

پھوڑے پھنسی اور زخم کے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی شخص کو زخم یا پھوڑا پھنسی کی تکلیف ہوتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

﴿۲۷۱﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لَيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) [2]

’’اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی زمین کی مٹی ہے، ہمارے بعض کا تھوک ہے، تاکہ ہمارا مریض اللہ کے حکم سے شفا پائے۔‘‘

﴿۲۷۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيرِ صَغِّرْ مَا بِيْ)) [3]

’’اے اللہ جو چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا کرنے والا ہے! تو میرے اس (پھوڑے، پھنسی) کو اچھا کر دے۔‘‘

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المرضی، کتاب عیادۃ الأعراب، رقم: ٥٦٥٦۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی ﷺ، رقم: ٥٧٤٦؛ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوّذات والنفث، رقم: ٢١٩٤ (٥٧١٩)۔

[3] **حسن**، مسند احمد، ٥/ ٣٧٠؛ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ٢/ ٧٢٣، رقم: ٦٣٦؛ وللنسائی: ١٠٣١؛ صححہ الحاکم، ٤/ ٢٠٧ ووافقہ الذھبی۔

آگ سے جلے ہوئے کے لیے دعا

اگر کوئی آگ میں جل جائے تو درج ذیل دعا پڑھنے سے اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی پر پڑھ کر دم کیا تھا۔

۲۷۳ ((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ)) [1]

''سب لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کردے، تو شفا دے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ''جب کہیں آگ لگی دیکھو تو اللہ اکبر کہو، اللہ اکبر کہنے سے آگ بجھ جائے گی۔'' [2]

سانپ، بچھو و دیگر زہریلے جانوروں کے کاٹے کی دعا

۲۷۴ زہریلے جانور اگر کسی کو کاٹ لیں تو (سات بار) پوری سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دی جائے۔ [3]

اللہ کے حکم سے وہ اچھا ہو جائے گا۔ احادیث رسول اللہ ﷺ سے یہی سورۂ فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔ شرکیہ منتر اور دم جھاڑے حرام ہیں۔ موحّد کے لیے اس سے پرہیز ضروری ہے۔

جنوں کے اتارنے کی دعائیں

اگر کسی کو جن لگنے کا شبہ ہو تو اس کو سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا جائے اور

---

[1] **اسناده حسن**، مسند احمد، ٤/ ٢٥٩؛ عمل اليوم والليلة للنسائی: ١٠٥٢۔

[2] **اسناده ضعيف جداً**، عمل اليوم والليلة لابن السنی: ١/ ٣٤٧، رقم: ٢٩٥، قاسم بن عبداللہ متروک متہم بالکذب ہے۔

[3] صحيح بخاری، كتاب الطب، باب النفث فی الرقية، رقم: ٥٧٤٩؛ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن، رقم: ٢٢١٠ (٥٧٣٣)۔

دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے بیٹے کو جن و آسیب کا اثر ہو گیا ہے تو آپ نے اسے سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ دم کیا تو وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ 1

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿275﴾ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ 2

''ہر طرح کی تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے (جو) تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم والا مہربان ہے، روز جزا کا مالک ہے (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں (دین کا) سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا نہ کہ انکا جن پر (تیرا) عذاب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿276﴾ ﴿الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ 3

---

1 **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الفزع والأرق......، رقم: ٣٥٤٧، عبدالله بن احمد فی زوائد المسند، ٥/ ١٢٨؛ المستدرك للحاكم، ٤/ ٤١٣۔ ابو جناب ضعیف و مدلس راوی ہے۔ 2 ١/ فاتحه: ١-٧۔ 3 ٢/ البقرة: ١-٥۔

’’الٓمّٓ ، یہ وہ کتاب ہے جس کے (کلام الٰہی ہونے) میں کچھ شک نہیں، پرہیز گاروں کے لیے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں بھی) خرچ کرتے ہیں اور (اے پیغمبر!) جو (کتاب) تم پر اتری اور جو کتابیں تم سے پہلے اتریں ان (سب) پر ایمان لاتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی (آخرت میں من مانی) مرادیں پائیں گے۔‘‘

[۲۷۷] ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ [1]

’’اور (لوگو) تمہارا معبود (تو وہی) ایک اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔‘‘

[۲۷۸] ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ [2]

’’اللہ ہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ ہے سب کو سنبھالنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آ رہا ہے اور جو کچھ اس کے بعد ہونے والا ہے (وہ سب) اسے معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے اس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین (سب) پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر (مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان (اور) عظمت والا ہے۔‘‘

---

[1] ۲/ البقرۃ: ۱۶۳۔ [2] ۲/ البقرۃ: ۲۵۵۔

﴿٢٧٩﴾ ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾﴾ [1]

”جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور (لوگو!) جو تمہارے دل میں ہے اگر اسے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ہمارے یہ) پیغمبر (محمد ﷺ) اس کتاب کو مانتے ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتری ہے اور (پیغمبر کے ساتھ دوسرے) مسلمان بھی (یہ سب کے) سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے کہ (سب پیغمبروں کا دین ایک ہے اور کہتے ہیں کہ) ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو (بھی) جدا نہیں سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہیں) اور بول اٹھے کہ (اے ہمارے پروردگار!) ہم نے تیرا ارشاد سنا اور تسلیم کیا اے ہمارے پروردگار! (بس) تیری ہی مغفرت (درکار ہے) اور تیری ہی

---

[1] ۲/ البقرۃ: ۲۸۴۔۲۸۶۔

طرف لوٹ کر جاتا ہے، اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس (کے اٹھانے) کی اسے طاقت ہو جس نے اچھے کام کیے تو (اس کا نفع بھی) اس کے لیے ہے اور جس نے برے کام کیے تو اس کا وبال (بھی) اس پر ہے، ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمیں (اس کے وبال میں) نہ پکڑ اور ہمارے پروردگار! جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں جس طرح ان پر تو نے (ان کے گناہوں کی پاداش میں سخت احکام کا) بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال اور اے ہمارے پروردگار! اتنا بوجھ جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا (حامی) مددگار ہے تو ان لوگوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما جو کافر ہیں۔''

﴿۲۸۰﴾ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾﴾ [1]

''خود اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، فرشتے اور علم والے بھی (گواہی دیتے ہیں، نیز یہ کہ اللہ عدل و) انصاف کے ساتھ (کارخانہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔''

﴿۲۸۱﴾ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾﴾ [2]

''(لوگو!) بیشک تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو

---

[1] ۳/ آل عمران: ۱۸۔ [2] ۷/ الاعراف: ۵۴۔

پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا، وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے (گویا) رات (ہے کہ) دن کے پیچھے لپکی جارہی ہے، اس نے آفتاب ومہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا کہ یہ سب اسی کے حکم سے زیر ہیں (لوگو!) سن رکھو! اللہ ہی کی خلق ہے اور اسی کا حکم ہے جو دنیا جہاں کا پالنے والا ہے۔ (اس کی ذات بڑی) بابرکت ہے۔''

﴿۲۸۲﴾ ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾﴾ [1]

''تو اللہ بادشاہ برحق اور بالاتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش کریم کا مالک (ہے) اور جو شخص اللہ کے سوا کسی اور معبود کو (اپنی حاجت روائی کے لیے) پکارتا ہے (اور) اس کے پاس اس (شرک) کی کوئی دلیل نہیں ہے، بس اس کے پروردگار ہی کے ہاں اس کا حساب ہونا ہے، بلاشبہ کافروں کو تو (کسی صورت) فلاح نہیں ہونی اور آپ کہہ دیجئے، اے میرے پروردگار! (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿١﴾

﴿۲۸۳﴾ ﴿وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۣ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

[1] ۲۳/ المؤمنون: ۱۱۶ تا ۱۱۸۔

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝﴾ 1

”(نمازیوں کے ان) لشکروں کی قسم! جو (دشمنوں سے لڑنے کے لیے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں، پھر (اپنے گھوڑوں کو زور سے) ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں، پھر (لڑائی سے فارغ ہوکر) ذکر (الٰہی) یعنی تلاوت قرآن کرتے ہیں، بلاشبہ تمہارا معبود ایک (اللہ) ہے آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہیں سب کا پروردگار ہے، نیز ان مقامات کا پروردگار جہاں جہاں سے سورج مختلف وقتوں میں طلوع ہوتا ہے، ہم ہی نے آسمان دنیا کو زینت، یعنی ستاروں سے آراستہ کیا اور شیطان سرکش سے محفوظ کر رکھا ہے کہ وہ اوپر والوں (یعنی فرشتوں کی باتوں) کی طرف کان بھی نہیں لگا پاتے اور کھدیڑنے کے لیے ہر طرف سے (ان پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں اور یہ ان کے لیے لازمی عذاب ہے (غرض شیاطین فرشتوں کی باتیں جھپاک سے اچک لیتے ہیں تو شہاب کا دہکتا ہوا انگارہ اس کے پیچھے لگا ہوتا ہے تو (اے پیغمبر!) ان (منکرین قیامت) سے پوچھو کہ کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے (مذکورہ بالا چیزوں کا) جن کو ہم نے بنایا ہے ان بنی آدم کو تو ہم نے (اسی معمولی) لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔“

[۲۸۴] ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ 2

”وہ اللہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے، وہ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا)

---

1 ۳۷/ الصافات: ۱ تا ۱۱۔ 2 ۵۹/ الحشر: ۲۲ تا ۲۴۔

بادشاہ ہے، پاک ذات ہے (تمام) عیبوں سے بری ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے زبردست ہے، بڑا دباؤ والا ہے بڑی عظمت والا ہے، اللہ پاک ہے اس سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں، وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا) موجد ہے، صورتیں بنانے والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے (سب اسی کی تسبیح (وتقدیس) کرتے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔''

۲۸۵ ﴿وَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۙ۝ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ۝﴾ [1]

''اور ہمارا پروردگار بڑی اونچی شان والا ہے اس نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ کسی کو اولاد اور ہم میں (کچھ) احمق (ایسے بھی ہیں) جو اللہ کی نسبت بڑھ بڑھ کر باتیں بنایا کرتے ہیں۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۲۸۶ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ [2]

''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۲۸۷ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ۝ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ۝ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ۝ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾ [3]

''آپ کہہ دیجئے کہ میں تمام مخلوق کے شر سے صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں اور

---

[1] ۷۲/ الجن: ۳۔۴۔ [2] ۱۱۲/ الاخلاص: ۱ تا ۴۔ [3] ۱۱۳/ الفلق: ۱۔۵۔

اندھیری رات کے شر سے جب (اس کا اندھیرا) چھا جائے اور گرہ لگا کر ان میں (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (جادوگرنیوں کے) شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

﴿٢٨٨﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾﴾ [1]

''میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی اور لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسے ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

نظر بد لگ جانے کی دعا

نظر کا لگ جانا حق ہے، اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس پر یہ دعا پڑھی جائے:

﴿٢٨٩﴾ ((اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَمَرَضَهَا)) [2]

''اے اللہ! اس کی گرمی، سردی اور بیماری کو دور کر دے۔''

﴿٢٩٠﴾ ((أُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) [3]

''میں تجھے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان کے شر سے اور ہر ایذا دینے والے جانوروں کی برائی سے اور ہر نظر لگنے والی آنکھ کی برائی سے۔''

---

[1] ١١٤/ الناس: ١-٦۔ [2] اسناده حسن، مسند احمد، ٣/ ٤٤٧؛ صححه الحاكم، ٤/ ٢١٦ و وافقه الذهبی۔ [3] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (٩)، رقم: ٣٣٧١۔

جانوروں کو نظر بد لگ جانے کی دعا

جب کسی جانور کو نظر بد لگ جاتی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس جانور کے ناک کے داہنے سوراخ میں چار مرتبہ اور اس کے بائیں نتھنے میں تین بار یہ دعا پڑھ کر دم کر دیتے تھے:

﴿۲۹۱﴾ ((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ)) [1]

"اے تمام لوگوں کے پروردگار! اس بیماری کو دور کر دے، اچھا کر دے، تو ہی اچھا کرنے والا ہے تیرے سوا بیماریوں کو کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔"

شگون بد کی دعا

نیک فال جائز ہے اور بدشگونی ناجائز ہے، اگر کوئی اس کا مرتکب ہو جائے تو اس کے کفارے میں یہ پڑھے:

﴿۲۹۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ)) [2]

"اے اللہ! کوئی بھلائی نہیں مگر تیری ہی بھلائی ہے اور کوئی شگون نہیں مگر تیرے ہی حکم سے ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

﴿۲۹۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَا یَأْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْهَبُ بِالسَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [3]

"اے اللہ! تیرے سوا نہ کوئی بھلائی لا سکتا ہے اور نہ برائی دور کر سکتا ہے اور تیری توفیق سے ہی گناہوں سے پھرنے اور نیکی کرنے کی قوت ہے۔"

---

[1] **اسناده ضعیف**، مصنف ابن ابی شیبه: ۱۰/ ۲۸۰؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲۸۷۔ حکیم بن نوفل مجہول ہے۔ [2] **اسناده حسن**، مسند احمد: ۲/ ۲۲۰؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۳۴۵، رقم: ۲۹۲۔۲۹۳۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الکهانة والتطیر، باب فی الطیرة رقم: ۳۹۱۹، سفیان ثوری اور حبیب بن ابی ثابت دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

کسی بیمار کو کسی بیماری میں مبتلا دیکھ کر دعا پڑھنا

جب کوئی شخص کسی بلا، مصیبت اور بیماری میں مبتلا ہو تو اسے دیکھ کر یہ دعا آہستہ پڑھیں:

﴿۲۹۴﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے مجھے اس بیماری سے بچائے رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اس دعا کو پڑھنے سے اگر اللہ چاہے تو بیماری سے بچا رہے گا۔''

بیمار پرسی کی دعا

جب بیمار پرسی کے لیے کسی بیمار کے پاس جائے تو مریض کے بدن پر ہاتھ رکھ کر ان دعاؤں کو پڑھے یا ان میں سے جسے چاہے پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ بیمار کے پاس ان دعاؤں کو پڑھتے تھے:

﴿۲۹۵﴾ ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ، لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) [2]

''خوف وہراس والی کوئی بات نہیں، اگر اللہ چاہے تو یہ بیماری گناہوں کو پاک کرنے والی ہے۔''

﴿۲۹۶﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِیْقَةُ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء مایقول إذا رأی مبتلی......، رقم الحدیث: ۳۴۳۲، عبداللہ بن عمر العمری ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب ما یدعو به الرجل......، رقم: ۳۸۹۲۔ ابو یحییٰ عمرو بن دینار ضعیف ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ، کتاب عیادة الأعراب، رقم: ۵۶۵۶۔

بِإِذْنِ رَبِّنَا)) 1

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور ہمارے بعض کا تھوک ہے، تاکہ اللہ کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہو جائے۔"

297 ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) 2

"اے تمام لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما کر شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا مرحمت فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے۔"

298 ((بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ)) 3

"اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو تجھے ایذا پہنچائے اور ہر چیز کی برائی اور حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے، اللہ تجھے شفا دے، اللہ کے نام سے یہ دم کر رہا ہوں۔"

299 ((بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ)) 4

"اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں، اور ہر بیماری اور جادوگر عورتوں کی برائی سے جو گرہوں میں پھونک مارنے والی ہیں، اور حاسدوں کی برائی سے تجھے شفا دے۔"

---

1 صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیة النبی ﷺ، رقم: ٥٧٤٦؛ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب رقیة المریض بالمعوّذات والنفث، رقم: ٢١٩٤ (٥٧١٩)۔

2 صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیة النبی ﷺ، رقم: ٥٧٤٣؛ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیة المریض، رقم: ٢١٩١ (٥٧١٠)۔

3 صحیح مسلم، کتاب الطب، باب الطب والمرضی، رقم: ٢١٨٦ (٥٧٠٠)۔

4 **اسناده ضعیف**، سنن ابن ماجه، أبواب الطب، باب ما عوذبه النبی ﷺ، رقم: ٣٥٢٤، عاصم بن عبید اللہ ضعیف راوی ہے۔

۳۰۰ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يَشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ)) [1] ((اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ)) [2]

''اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں، اللہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے، ہر حاسد کی برائی سے، اور نظر والی آنکھ کی برائی سے، اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے جو تیرے دشمن کو زخمی کرے گا اور تیری خوشنودی کے لیے جنازے کی طرف چلے گا۔''

۳۰۱ ((اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ، اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ)) [3]

''اے اللہ! اس کو شفا دے۔ اے اللہ! اسے عافیت دے۔''

۳۰۲ ((يَا فُلَانُ شِفَاكَ اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ)) [4]

''اے فلاں آدمی! اللہ تعالیٰ تیری بیماری کو اچھا کر دے اور تیرے گناہوں کو بخش دے، تیرے دین اور بدن میں ایک وقت مقررہ تک عافیت فرمائے۔''

۳۰۳ ((يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا)) [5]

''اے حلیم! اے کریم! فلاں شخص کو تندرست کر دے۔''

۳۰۴ ((اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ)) [6]

''مانگتا ہوں میں بزرگ و برتر اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے یہ کہ وہ تجھے تندرست

---

[1] **صحیح**، مسند احمد، ٦/ ١٦٠، نیز دیکھئے صحیح مسلم، کتاب الطب، باب الطب والمرضی، رقم: ٢١٨٥ (٥٦٩٩)۔

[2] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض......، رقم: ٣١٠٧۔

[3] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الدعاء المریض، رقم: ٣٥٦٤۔

[4] **ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ٦/ ٢٤٠، عمرو بن خالد ضعیف ہے، المستدرك للحاکم، ١/ ٥٤٩ وسنده ضعیف، شعیب بن راشد مجہول الحال راوی ہے۔ [5] **اسناده ضعیف**، مصنف ابن شیبه: ٥/ ٤٧ رقم: ٢٣٥٧٢ (موقوفًا) منقطع ہے، کیونکہ فضیل بن عمرو نے کسی صحابی کو نہیں پایا۔

[6] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض......، رقم: ٣١٠٦؛ سنن الترمذی، کتاب الطب، باب مایقول عند عیادة المریض، رقم: ٢٠٨٣۔

کر دے۔"

بیمار اپنی بیماری کی حالت میں یہ دعا پڑھے

مریض اپنی بیماری کی حالت میں: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ تینوں سورتیں پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے انہیں تمام بدن پر پھیر لیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ [1]

ان دونوں دعاؤں کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماتا ہے۔

۳۰۵ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ)) [2]

"الٰہی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تیری ذات پاک معبود ہے، بلا شبہ میں ظالم لوگوں میں سے ہوں۔"

۳۰۶ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [3]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مگر اکیلا اللہ ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں، کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے مگر اللہ، اسی کے لیے ملک اور اسی کے لیے تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور طاقت وقوت اللہ کی ہی توفیق کے ذریعے سے ہے۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن والمعوّذات رقم: ۵۷۳۵؛ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیة المریض، رقم: ۲۱۹۲ (۵۷۱۴)۔

[2] **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعوة ذی النون، رقم: ۳۵۰۵ وصححه الحاکم، ۱/ ۵۰۵ و وافقه الذهبی۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول العبد إذا مرض، رقم: ۳۴۳۰؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأدب، باب فضل لا اله الا الله، رقم: ۳۷۹۴، ابو اسحاق مدلس ہیں اور یہ روایت عن سے ہے۔

تنبیه: یہ روایت موقوفاً صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

کوڑھ، برص اور دوسری موذی بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ کوڑھ وغیرہ بیماریوں سے پناہ مانگتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

۳۰۷ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، برص، جذام اور جنون اور دوسری تمام بیماریوں سے۔''

سکرات موت کے وقت کی دعا

نزع کی حالت میں مرنے والے کے سامنے لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ پڑھیں۔ [2] تا کہ مرنے والا بھی سن کر پڑھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ پڑھتا ہوا مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [3]

اور جو اپنی زندگی سے ناامید ہو اور نزع کا عالم ہو اور اسے ابھی ہوش ہو، تو اسے یہ دعائیں پڑھتے رہنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے سکرات کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا ہے۔

۳۰۸ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی)) [4]

''اے اللہ! مجھے معاف کردے، میری حالت پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ کے

---

[1] **اسناده ضعيف** ، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، رقم: ١٥٥٤؛ سنن النسائی، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الجنون، رقم: ٥٤٩٥ ، قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] صحیح مسلم، كتاب الجنائز، باب تلقين الموقی......، رقم: ٩١٦ (٢١٢٣)۔

[3] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الجنائز، باب فی التلقين، رقم: ٣١١٦۔

[4] صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاته، رقم: ٤٤٤٠؛ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل عائشة رضی الله عنها، رقم: ٢٤٤٤ (٦٢٩٣)۔

ساتھ ملا دے۔

﴿۳۰۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ)) [1]

''یا اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔''

شہادت کی دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلبِ شہادت کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے، جو قبول ہوئی۔

﴿۳۱۰﴾ ((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ)) [2]

''اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور میری موت تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں ہو۔''

دعا بوقت موت

اگر کوئی شخص مر رہا ہو تو اس کی آنکھیں بند کر کے اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اسے سورۂ یٰسین سناتے رہیے۔ [3]

اور مر جانے کے بعد اس کے لیے یہ دعا پڑھی جائے:

﴿۳۱۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْهِ)) [4]

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی تشدید عند الموت، رقم: ۹۷۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الجنائز: ۱۶۲۳۔

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب (۱۲)، رقم: ۱۸۹۰۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب القراءۃ عند المیت، رقم: ۳۱۲۱؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیما یقال عند المریض......، رقم: ۱۴۴۸۔ ابوعثمان مجہول الحال راوی ہے۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی اغماض المیت والدعاء له اذا حُضرَ، رقم: ۹۲۰ (۲۱۳۰)۔ **تنبیه**: جس کے لیے دعا کی جارہی ہو ''فلاں'' کے بجائے اس کا نام لیا جائے۔

’’یااللہ! فلاں شخص کو معاف کر دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجے کو بلند کر اور باقی ماندہ لوگوں میں اس کے پیچھے اس کا نگہبان وخلیفہ ہو جا، اور اے رب العالمین! ہماری اور اس کی مغفرت فرما اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اس میں روشنی کر دے۔‘‘

میت کے گھرانے کے لیے دعا

میت کے گھر والے یہ دعا پڑھیں:

﴿۳۱۲﴾ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً)) [1]

’’یااللہ! مجھے اور اس کو معاف کر دے اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بھی اچھی چیز مرحمت فرما۔‘‘

﴿۳۱۳﴾ ((اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا)) [2]

’’ہم سب اللہ کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں، یااللہ! مجھے میری اس مصیبت میں ثواب دے اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر عنایت فرما۔‘‘

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کی دعا

میت کے رشتہ داروں کے لیے یہ دعا کی جائے:

﴿۳۱۴﴾ ((اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ما یقال عند المریض والمیت، رقم:۹۱۹ (۲۱۲۹)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، رقم:۹۱۸ (۲۱۲۶)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب(۳۲)، رقم: ۱۲۸٤؛ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، رقم:۹۲۳ (۲۱۳۵)۔

''جو کچھ اللہ نے لیا ہے وہ اسی کا تھا اور جو دیا ہے وہ بھی اللہ ہی کا ہے اور ہر چیز اللہ کے نزدیک ایک مدت مقررہ تک کے لیے ہے، تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کی وفات کے بعد اپنی بیٹی کو یہی دعا دی تھی۔

موت کی خبر ملتے وقت کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں اپنے بھائی کی موت کی خبر ملے تو یہ دعا پڑھو۔''

(۳۱۵) ((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي الْمُحْسِنِيْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ)) [1]

''ہم اللہ کے ہیں اور اسی طرف لوٹنے والے ہیں، اور ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں، یا اللہ! اسے اپنے مخلص بندوں میں لکھ لے اور اسے علیین میں لکھ رکھ اور باقی ماندہ لوگوں میں اس کا قائم مقام بن جا اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنہ اور آزمائش میں ڈال۔''

موت مانگنے کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''تکلیف اور بیماری کی وجہ سے موت کی آرزو مت کرو، اگر تم یہی چاہتے ہو تو اس طرح کہہ سکتے ہو۔''

(۳۱۶) ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ)) [2]

---

[1] **اسناده ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲/ ۶۰، رقم: ۱۲۴۶۹؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۶۳۷، رقم: ۵۶۲، قیس بن ربیع الأسدی ضعیف راوی ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، رقم: ۵۶۷۱؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب کراهیة تمنی الموت، رقم: ۲۶۸۰ (۶۸۱۴)۔

"یا اللہ! مجھے زندہ رکھ، جب تک میرا زندہ رہنا میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے موت دے، اگر مرنا میرے حق میں بہتر ہے۔"

میت کے غسل و تکفین کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "میت کی خوبیاں بیان کرو اور برائیوں سے رک جاؤ۔" [1]
نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "جو غسل دیتے وقت پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے چالیس سال کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔" [2]
میت کے غسل و کفن کے وقت کوئی خاص دعا رسول اللہ ﷺ سے منقول نہیں ہے۔

نماز جنازہ کی دعائیں

صحیح احادیث میں نماز جنازہ کی یہ ترکیب بتائی گئی ہے: پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ، پھر کوئی دوسری سورت پڑھ کر دوسری تکبیر کہی جائے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہی جائے، تیسری تکبیر کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھی جائیں۔ [3] چاہے سب دعائیں پڑھی جائیں۔ [4] یا دو ایک پر ہی اکتفا کیا جائے:

(۳۱۷) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ،

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب فی النهي عن سب الموتى، رقم: ٤٩٠٠؛ سنن الترمذی، كتاب الجنائز، باب آخر فی الأمر بذكر محاسن الموتى......، رقم: ١٠١٩۔ عمران بن انس المکی ضعیف ہے۔ [2] **اسناده حسن**، المستدرك للحاكم، ١/ ٣٥٤؛ المعجم الكبير للطبرانی: ١/ ٣١٥، رقم: ٩٢٩؛ السنن الكبرىٰ للبيهقی: ٣/ ٣٩٥۔

[3] **صحيح**، سنن النسائی، كتاب الجنائز، باب الدعاء، رقم: ١٩٩١؛ المنتقىٰ لابن الجارود: ٥٤٠؛ المصنف لعبدالرزاق: ٣/ ٤٨٩، رقم: ٦٤٥٧۔

[4] صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب مايتخير من الدعاء......، رقم: ٨٣٥؛ صحيح مسلم، كتاب الصلوة، باب التشهد فی الصلوة، رقم: ٤٠٢ (٩٠٠)؛ مصنف ابن ابی شيبه: ٣/ ٢٩٣، رقم: ١١٢٦١۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ)) ❶

''یا اللہ! ہمارے زندوں، مردوں حاضر، غائب، چھوٹے بڑے مرد اور عورت کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارے تو اس کو ایمان پر مار، یا اللہ! اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر، اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنے میں ڈال۔''

۳۱۸ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) ❷

''یا اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما اور سلامتی عطا فرما، اور معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما، اور اس کا ٹھکانہ عمدہ بنا، اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کو پانی سے برف اور ٹھنڈے پانی سے دھودے اور گناہوں سے ایسا پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور دنیا کے گھر سے وہاں اچھا گھر دے، اور دنیا کے اہل سے اچھا اہل مرحمت فرما، اور یہاں کے جوڑے سے وہاں اچھا جوڑا عنایت فرما، اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب نار سے اس کو بچا۔''

۳۱۹ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ،

---

❶ **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، رقم: ۳۲۰۱؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوة علی الجنائز، رقم: ۱۴۹۸، واللفظ له؛ سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب مایعقول فی الصلوة علی المیت، رقم: ۱۰۲۴۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیّت فی الصلاة، رقم: ۹۶۳ (۲۲۳۲، ۲۲۳۴)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) ❶

''یا اللہ! فلاں بن فلاں! تیرے عہد اور تیری ہمسائیگی کے امان میں ہے، اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا تو قول پورا کرنے والا اور حق وصداقت والا ہے، اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿۳۲۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ)) ❷

''اے اللہ! تو اس میت کا رب ہے، تو نے اسے پیدا کیا اور اسلام کا راستہ بتایا ہے تو نے ہی اس کی جان نکالی ہے اور تو اس کے ڈھکے چھپے اور کھلے کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، ہم سب اس کی سفارش کے لیے آئے ہیں، لہٰذا اسے بخش دے۔''

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَّاَجْرًا)) ❸

''اے اللہ! تو اسے آگے جانے والے اور پیش خیمہ، ذخیرہ اور باعثِ ثواب بنا دے۔''

﴿۳۲۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهُ

---

❶ **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، رقم:۳۲۰۲؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء......، رقم:۱۴۹۹۔

❷ **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعا للمیت، رقم:۳۲۰۰؛ مسند احمد: ۲/ ۳۶۳۔

❸ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بچے کی نماز جنازہ میں درج بالا دعا پڑھا کرتے تھے۔ دیکھئے السنن الکبری للبیهقی: ۴/ ۹ و سنده حسن، حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھئے المصنف لابن ابی شیبه، رقم:۲۹۸۳۸ و نسخه اخری:۳۰۴۵۷ و سنده صحیح، سیدنا ابوہریرہ سے بچے کے جنازے میں: ''اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ'' اے اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔ پڑھنا بھی ثابت ہے۔ موطا امام مالك:۱/ ۲۲۸، رقم:۵۳۶ و سنده صحیح۔

وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ)) [1]

''اے اللہ! یہ تیرا غلام ہے اور تیرے غلام کا بیٹا ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور مجھ سے زیادہ تو اسے جانتا ہے، اگر نیک ہو تو اس کی نیکی میں اضافہ کر دے، اور اگر گناہگار ہو تو اس کے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنے میں ڈال۔''

نوٹ: ان دعاؤں کو پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔ [2]

جنازہ کو دیکھ کر کیا دعا پڑھنی چاہیے

جنازہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنی مستحب ہے:

۳۲۲ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ)) [3]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، جنازے کو دیکھ کر فرماتے:

۳۲۳ ((سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ)) [4]

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا فرمائیے کیا حال ہے؟ تو جواب میں فرمایا: میری مغفرت اس کلمے کے باعث ہوئی، جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے:

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ...... (یہ بھی بے سند روایت ہے، دیکھئے حوالہ سابقہ)

جنازے کو اٹھاتے اور لے جاتے وقت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دعا ثابت نہیں ہے۔

---

[1] **صحیح**، ابن حبان: ۳۰۷۳ واللفظ له، المستدرك للحاكم، ۱/ ۳۵۹؛ موطا امام مالك، ۱/ ۲۲۸ موقوفا وسنده صحیح۔ [2] **تنبیہ**: نمازِ جنازہ میں مسنون یہی ہے کہ سلام ایک طرف، یعنی دائیں طرف پھیرا جائے۔ دیکھئے المصنف لعبد الرزاق: ۳/ ۴۸۹، ۴۹۰، رقم: ۶۴۳۸؛ المنتقی لا بن الجارود: ۵۴۰ وسنده صحیح۔ سیدنا ابن عمر بھی اسی پر عمل پیرا تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/ ۳۰۷ و سنده صحیح۔ (ندیم ظہیر) [3] کتاب الأذکار للنووی، باب مایقوله من مرت به جنازة اورأها۔ **تنبیہ**: یہ بے سند روایت ہے، لہٰذا معتبر نہیں ہے۔ [4] کشف الخفاء للعجلونی: ۲/ ۲۳۴؛ احیاء للغزالی: ۵/ ۵۰۹، کتاب الاذکار للنووی میں بغیر سند کے مذکور ہے۔

دفن کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو قبر میں رکھتے وقت:

۳۲۴ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) کہو۔'' [1]

حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ جب قبر میں رکھ دی گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھی تھی:

۳۲۵ ((مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) [2]

دفنانے کے بعد کی دعا

اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے، اتنا ضرور ثابت ہے کہ آپ میت دفنانے کے بعد ٹھہرے رہتے اور فرماتے:

۳۲۶ ((اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ)) [3]

''اپنے بھائی کے حق میں بخشش مانگو اور ثابت قدمی کی درخواست کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دفن کے بعد سورۂ بقرہ کا پہلا اور آخری رکوع پڑھنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔ [4]

---

[1] **صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الجنائز، باب فی الدعاء للميت اذا وضع فی قبره، رقم: ۳۲۱۳؛ سنن الترمذی، كتاب الجنائز، باب ما يقول اذا أدخل ميت القبر، رقم: ۱۰۴۶؛ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء فی إدخال الميت القبر، رقم: ۱۵۵۰؛ مسند احمد، ۲/ ۲۷ واللفظ له۔ [2] **اسناده ضعيف**، مسند احمد، ۵/ ۲۵۴؛ المستدرك للحاكم، ۲/ ۳۷۹ علی بن یزید متروک اور عبیداللہ بن زحر متکلم فیہ راوی ہے۔ [3] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر......، رقم: ۳۲۲۱۔ [4] **اسناده ضعيف**، السنن الكبرىٰ للبيهقی ۴/ ۵۶، ۵۷، عبدالرحمٰن بن العلاء اللجلاج مجہول راوی ہے۔ **تنبیہ**: اس سلسلے میں مرفوع روایت بھی ضعیف ہی ہے۔ دیکھئے شعب الایمان للبیہقی، ۷/ ۱۶ رقم: ۹۲۹۴؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۱۲/ ۳۴۰، رقم: ۱۳۶۱۳، عبداللہ البابلتی مجروح راوی ہے۔ نیز یہ صحیح حدیث (مسلم: ۷۸۰) کے بھی خلاف ہے۔ (واللہ اعلم)

تعزیت

مصیبت زدہ اور غم زدہ شخص کو تسلی تشفی دے کر اس سے رنج و غم کو دور کرنا مستحب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے، اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب مصیبت زدہ کو ملے گا۔'' (1)

مصیبت زدہ عورت کو تسلی دینے والے کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا۔ (2)

تعزیتی خطوط بھیجنا بھی نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں، ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند کی وفات پر ذیل کا نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا:

نامہ مبارک برائے تعزیت

مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّىْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيَّةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تَمَتَّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّيَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى وَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيَّةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِىْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ، اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدِمُ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ وَالسَّلَامُ. (3)

---

(1) **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی......، رقم: ۱۰۷۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی......، رقم: ۱۶۰۲۔ علی بن عاصم متکلم فیہ راوی ہے۔ (2) **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر فی فضل التعزية، رقم الحدیث: ۱۰۷۶؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عزی مصابًا، رقم: ۱۶۰۱۔ ایک سند میں ابوعمارہ قیس ضعیف جب کہ دوسری میں منیہ راوی مجہول ہے۔

(3) **اسنادہ موضوع**، المستدرك للحاكم: ۳/ ۲۷۳، مجاشع بن عمرو الاسدی متہم بالکذب ہے۔

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ خط محمد (ﷺ) کی جانب سے ہے جو اللہ کا رسول ہے، معاذ بن جبل کی طرف۔ اے معاذ! تم پر سلامتی ہو، میں اس اللہ کی تعریف تم تک پہنچاتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے بعد میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت زیادہ ثواب مرحمت فرمائے اور تمہارے دل میں صبر ڈال دے، ہمیں اور تمہیں اپنی شکر گزاری عطا فرمائے، ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہمارے اہل اور ہماری اولاد یہ سب اللہ کی بخششیں ہیں جنہیں عاریتاً عطا فرمایا ہے کہ جس سے ایک وقت مقررہ تک فائدہ اٹھایا جائے اور (پھر) ایک وقت مقررہ پر اسے لے لیتا ہے، پھر اس کے لیے ہم پر شکر گزاری فرض کر دی ہے، جب کہ وہ آزمائش میں دیتا ہے اور صبر کو بھی فرض کر دیا ہے۔ جب کہ وہ کسی بلا میں مبتلا کر دیتا ہے، پس تیرا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی عمدہ بخششوں اور رکھی ہوئی امانتوں میں سے تھا کہ اس کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا، تجھے رشک اور خوشی کے ساتھ اور اس کو لے لیا بہت بڑے ثواب کے بدلے (کہ اس کے بدلے میں تیرے لیے) دعا و رحمت اور ہدایت ہے، اگر تو ثواب چاہے تو صبر کر، اور تیری بے صبری تیرے ثواب کو ضائع نہ کر دے، تو تو بہت افسوس کرے گا اور شرمندہ ہوگا، اور اس بات کو جان لے کہ بے صبری اور واویلا کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتا اور نہ تیرے غم اور اترنے والی مصیبت کو دور کر سکتا ہے جو ہونے والا تھا وہ ہو گیا، تم سلامت رہو۔''

زیارت قبور کی دعا

قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہاں جا کر موت کو یاد کرے اور اپنے لیے اور مسلمان مرد اور عورتوں کے لیے یہ دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو زیارت قبور کے وقت پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام کو بھی پڑھنے کا حکم فرمایا ہے:

۲۔ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) 1

''سلام ہو تم پر اے (اس اجڑی بستی کے) اہل ایمان و مسلمان باسیو! اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، اپنے اور تمہارے لیئے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔''

۳۲۸ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ)) 2

''اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے۔ تم ہم سے پہلے آگئے ہو ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔''

۳۲۹ ((اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ)) 3

''مومن و مسلمان قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور ہمارے اگلے پچھلے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔''

استسقاء (پانی مانگنے کی) دعائیں

اگر بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی لاحق ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''ایسی حالت میں ایک دن مقرر کر کے میلے کچیلے کپڑے پہن کر نہایت عاجزی وانکساری اور

---

1 صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، رقم: ٩٧٥ (٢٢٥٧)۔

2 اسناده ضعيف، سنن الترمذى، كتاب الجنائز، باب مايقول الرجل إذا دخل المقابر، رقم: ١٠٥٣، قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے۔

3 صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، رقم: ٩٧٤ (٢٢٥٦)۔

تضرع کے ساتھ نماز کے لیے جنگل کی طرف نکلیں۔'' [1]

امام منبر پر بیٹھ کر پہلے تکبیر اور اللہ کی تعریف بیان کرے، پھر دعا (۳۳۱) پڑھے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر دعا (۳۳۲) سے آخر دعا تک پڑھے اور نماز استسقاء کے علاوہ جمعہ اور پانچوں نمازوں کے وقت بھی انہی دعاؤں کو پڑھا جائے، ان شاء اللہ بارش ہوگی اور قحط سالی دور ہو جائے گی۔ دعائیں یہ ہیں:

۳۳۰ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ)) [2]

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کو پالنے والا ہے، مہربان نہایت رحم والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو غنی ہے بے نیاز ہے، ہم سب محتاج ہیں۔ ہم پر بارش برسا، اور جو تو برسائے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک کے لیے گزران بنا دے۔''

۳۳۱ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ)) [3]

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا، جو فریاد کو پہنچنے والی ہو بہت ارزانی کرنے والی نفع دینے والی ہو، نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلدی برسنے والی ہو دیر نہ کرے۔''

---

[1] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب صلاة الاستسقاء، رقم: ۱۱۶۵؛ سنن الترمذی، کتاب الصلوة، باب ماجاء فی صلوة الاستسقاء، رقم: ۵۵۸؛ سنن النسائی، کتاب الاستسقاء، باب کیف صلاة الاستسقاء، رقم: ۱۵۲۲۔

[2] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: ۱۱۷۳؛ صحیحه ابن حبان: ٦٠٤ والحاکم ١/ ٣٣٨ ووافقه الذهبی۔ [3] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: ۱۱۶۹۔

﴿۳۳۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ)) ❶

”اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو سیراب کر دے، اپنی رحمت پھیلا دے اور مردہ زمین کو سرسبز زندہ کر دے۔“

﴿۳۳۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا)) ❷

”اے اللہ! ہماری زمینوں پر اس کی زیب و زینت اور اس کے سکون و آرام کو نازل فرما۔“

﴿۳۳۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِي الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَّعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا، اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ مِدْرَارًا وَّاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفٍ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلاً غَدَقًا خِصْبًا رَّاتِعًا مُّمْرِعَ النَّبَاتِ)) ❸

”اے اللہ! پہاڑ ظاہر ہو گئے، ہماری زمینیں خاک اڑاتی ہیں اور ہمارے جانور پیاسے ہو گئے، اے بھلائیوں کے دینے والے! ان کی جگہوں سے، رحمت اتارنے والے اور بارش برسانے والے اس کی کانوں سے اور برکتوں کے جاری

---

❶ **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین الاستسقاء، رقم: ۱۱۷۶۔ ❷ **اسناده ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۷/ ۲۱۷، رقم: ٦٩٠٤، حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔ ۷/ ۲۲۳، رقم: ٦٩٢٨، سعید بن بشیر ضعیف ہے۔ ۷/ ۲۲۸، رقم: ٦٥٩٢ میں اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف ہے۔ ❸ **اسناده ضعیف**، مسند ابی عوانه: ۱/ ٥٣٤، رقم: ۲۰۳٦، میسب بن شریک ضعیف الحدیث ہے۔

کرنے والے اس کے حق پر اس بارش کی وجہ سے جو نفع دینے والی ہے۔ تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں تو ہی بخشنے والا ہے، تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اپنے خاص خاص گناہوں سے، اور توبہ کرتے ہیں تیری طرف عام گناہوں سے، اے اللہ! ہم پر زور کا مینہ برسا، اور ایک بارش کو دوسری بارش کے ساتھ ملا دے، یعنی لگا تار اور مسلسل بارش برسا، اور کفایت کر اپنے عرش کے نیچے سے جس جگہ کہ ہمیں نفع دے اور لوٹا دے ہمارے اوپر ایسی بارش جو عام برسنے والی ہو کثرت سے ڈھانکنے والی ارزانی کرنے والی بہت اگانے والی اور سبزی کو زیادہ اگانے والی۔"

[۳۳۵] ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا)) [1]

"اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔" (تین بار کہے)

[۳۳۶] ((اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا)) [2]

"اے اللہ! ہماری فریاد سن لے۔" (تین بار کہے)

[۳۳۷] ((اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيْفًا قَصِيْفًا دَلُوْقًا ضَحُوْكًا تُمْطِرُنَا مِنْهُ رَذَاذًا قِطْقِطًا سِجْلاً يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) [3]

"اے اللہ! ہم پر ایسا بادل گھیر جو خوب گاڑھا، موٹا، کڑکنے والا، پانی برسانے والا، بجلیاں چمکانے والا، چھوٹی بڑی بوند، خوب برسانے والا ہو۔ اے عظمت اور بزرگی والے!۔"

---

[1] صحیح بخاری، ابواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، رقم: ۱۰۱۳۔

[2] صحیح بخاری، ابواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، رقم: ۱۰۱٤؛ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، رقم: ۸۹۷ (۲۰۷۸)۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، مسند ابی عوانہ: ۱/ ۵۳۰ رقم: ۲۰۲۲ ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ انصاری مجہول ہے اور اگر یہ بلوی ہے تو پھر کذاب ہے۔ (واللہ اعلم)

بادل و بارش کی دعا

رسول اللہ ﷺ بارش کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۳۳۸﴾ ((اَللّٰھُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)) [1]

''اے اللہ! اس بارش کو نفع دینے والی بنا دے۔''

اور بادل دیکھ کر سب کاروبار چھوڑ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۳۳۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اُرْسِلَتْ)) [2]

''یا اللہ! اس بادل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس برائی کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔''

اور بارش کی کثرت سے جب نقصان کا اندیشہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

﴿۳۴۰﴾ ((اَللّٰھُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰھُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) [3]

''اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش ہو، ہمارے اوپر بارش نہ ہو۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں اور نالوں اور جنگلوں میں برسا۔''

بجلی اور گرج کے وقت کی دعا

بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سن کر رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۳۴۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ)) [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما یقال إذا أمطرت، رقم: ۱۰۳۲۔ [2] **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول اذا ھاجت الریح، رقم: ۵۰۹۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب مایدعوبه الرجل إذا رأى السحاب والمطر، رقم: ۳۸۸۹، واللفظ له۔

[3] صحیح بخاری، ابواب الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، رقم: ۱۰۱۳، ۱۰۱٤؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، رقم: ۸۹۷ (۲۰۷۸)۔

[4] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول إذا سمع الرعد، رقم: ۳٤۵۰، حجاج بن ارطاۃ ضعیف راوی ہے۔

”اے اللہ! ہمیں اپنے غصے سے قتل نہ کر اور نہ ہلاک کر اپنے عذاب سے، اور ہمیں اس سے پہلے عافیت دے۔“

﴿۴۲﴾ ((سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ)) 1

”ہم اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ جس کی پاکی بیان کرتا ہے رعد اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے۔“

آندھی کے وقت کی دعا

جب آندھی چلتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

﴿۴۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ)) 2

”اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے۔“

﴿۴۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِیْحًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا)) 3

”اے اللہ! اس ہوا کو خوشگوار بنا دے، ناگوار ہوا نہ بنا، اے اللہ! اس کو رحمت کر دے اور اسے عذاب مت بنا۔“

---

1 **صحیح موقوف**، موطا امام مالك، كتاب الكلام، باب اذا سمعت الرعد، رقم: ۲٦؛ الأدب المفرد للبخاری: ۷۴۳۔

2 صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب التعوّذ عند رؤیة الریح، رقم: ۸۹۹ (۲۰۸۵)۔ 3 **اسنادہ ضعیف جدًا**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۱۷۱، ۲۱۴، رقم: ۱۱۵۳۳، حسین بن قیس متروک راوی ہے۔

نماز حاجت کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تمہیں اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہوتو اس ضرورت کے حصول کے لیے پہلے وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھو، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج کر یہ دعا پڑھو، اللہ نے چاہا تو ضرورت پوری ہو جائے گی۔''

﴿۴۵﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) [1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو بردبار اور بزرگ ہے، ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بڑے عرش کا پروردگار ہے، اور ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہاں کی پرورش کرنے والا ہے، اے اللہ! میں تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کی ضروریات کو اور غنیمت کو ہر ایک نیکی سے اور سلامتی کو ہر ایک گناہ سے، مت چھوڑ کسی گناہ کو مگر تو اسے معاف کر دے اور نہ کسی فکر کو مگر اس کو دور کر دے اور نہ کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو، مگر اے ارحم الراحمین! تو اسے پوری کر دے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب جاء فی صلاة الحاجة، رقم: ٤٧٩؛ سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوة، باب ماجاء فی صلوة الحاجة، رقم: ١٣٨٤۔ فائد بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے۔

توبہ کی دعا

اگر کسی سے کوئی گناہ یا خطا ہو جائے تو اس دعا کو پڑھ کر سچے دل سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرمادے گا۔

﴿۳۴۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لاَ اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا، اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے، اس کی طرف کبھی بھی نہیں لوٹوں گا، اے اللہ! میرے گناہوں سے تیری بخشش زیادہ کشادہ ہے اور مجھے اپنے عمل سے تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔''

قرآن مجید یاد کرنے کی دعا

اگر کسی شخص کو قرآن مجید یاد نہ ہو یا یاد کیا ہوا بھول جاتا ہو، حافظہ کمزور ہو گیا ہو تو اسے چاہیے کہ جمعرات کی آخری رات میں یا آدھی رات کو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو شروع رات میں عشاء کے بعد ہی فرائض کے علاوہ چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ دُخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور الٓمٓ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ مُلک پڑھے تشہد اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد ذکر الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد ذیل کی دعا پڑھے۔ اور یہ عمل تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ تک برابر کرے، اِن شاء اللہ اس کا حافظہ تیز ہو جائے گا۔ بھولا ہوا بھی یاد ہو جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکایت کی تھی کہ حضور میرا حافظہ خراب ہو گیا ہے اور یاد کیا ہوا بھول جاتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مذکورہ طریقے سے یہی دعا پڑھنے کو فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۱۶، إلى: لاأرجع اليها أبدًا، والمستدرك للحاكم ۱/ ۵۴۳، ۵۴۴، اللهم مغفرتك...... وسنده ضعيف.

نے ایسا ہی کیا ان کا حافظہ درست و تیز ہو گیا:

﴿۳۴۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يُغْنِيْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِیْ يُرْضِيْكَ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْأَلُكَ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِیْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ)) [1]

''اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، ہمیشہ گناہوں کے چھوڑنے پر جب تک تو مجھے زندہ رکھے، اور رحم فرما مجھ پر اس بات سے کہ تکلیف اٹھاؤں ایسی چیز حاصل کرنے میں جو مجھے مفید نہیں اور مجھے نصیب کر خوش نظری اس چیز میں جو راضی کر دے تجھے مجھ سے، اے اللہ! پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے، عزت اور بزرگی والے جس کا ارادہ نہیں کیا جاتا سوال کرتا ہوں تجھ سے، اے اللہ! اے رحمن! تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کے ذریعے سے کہ میرے دل میں اپنی کتاب کی یاد جما دے، جیسا کہ تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں اس کی تلاوت کروں اس طریق پر جس پر تو مجھ سے راضی ہو جائے، اے اللہ! پیدا کرنے

---

[1] اسناده ضعيف، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب في دعاء الحفظ، رقم: ۳۵۷۰۔
ولید بن مسلم مدلس ہیں اور سماع مسلسل نہیں ہے، نیز ابن جریج بھی مدلس ہیں۔

والے آسمانوں اور زمین کے صاحب عزت اور بخشش کے اور صاحب اس غلبے کے جس کا کوئی قصد نہ کر سکے۔ مانگتا ہوں اے اللہ، اے رحمن! تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کی برکت سے کہ تو اپنی کتاب سے روشن کر دے میری آنکھ کو، اور یہ کہ جاری کر دے میری زبان کو اور یہ کہ کھول دے تو اس سے میرا سینہ اور یہ کہ دھو دے اس سے میرا بدن، پس بے شک بات یہ ہے کہ کوئی میری مدد نہیں کرتا حق پر سوائے تیرے اور کوئی نہیں دے سکتا اس کو سوا تیرے، اور گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے جو بلند تر، بڑائی والا ہے۔"

گم شدہ چیز تلاش کرنے کی دعا

گم شدہ چیز تلاش کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس چیز کو واپس کر دے گا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جب کوئی چیز گم ہو جائے یا (جانور وغیرہ) بھاگ جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

۳۴۸ ((اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ)) [1]

اے اللہ! لوٹانے والے گم شدہ اور کھوئی ہوئی چیز کے اور گمراہوں کو راستہ دکھانے والے، تو ہی ہدایت دیتا ہے گمراہی سے، میری کھوئی ہوئی چیز میرے پاس اپنی قدرت اور طاقت سے لوٹا دے، کیونکہ وہ تیری عطا و فضل ہے۔"

۳۴۹ ((بِسْمِ اللّٰهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالِّ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ)) [2]

---

[1] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير: ١٢/ ٢٦١، ٣٤٠، رقم: ١٣٢٨٩؛ المعجم الاوسط، ٣/ ٢٩١، رقم: ٤٦٢٦ والصغير للطبراني: ١/ ٢٣٦، محمد بن عجلان اور ابن عیینہ کی تدلیس کے ساتھ عبدالرحمن بن یعقوب بن ابی عباد المکی مجہول راوی بھی ہے۔ [2] **اسناده ضعيف**، مصنف ابن ابی شيبه: ١٠/ ٩٢، رقم: ٢٩٧١١، (موقوفاً) محمد بن عجلان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتانے اور گمشدہ چیز واپس دینے والے! میری گمشدہ چیز واپس کر دے، کیونکہ وہ تیری بخشش و کرم اور فضل سے ہے۔“

دعائے اسم اعظم

احادیث میں اسم اعظم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔“ [1]

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الخ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا:

”اس نے اسم اعظم پڑھا ہے۔“ [2]

اسم اعظم کے تعین میں اختلاف ہے، مگر ذیل کی دعاؤں میں اسم اعظم بتایا گیا ہے۔ اسی لیے اس کو پڑھنا چاہیے:

﴿۳۵۰﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)) [3]

”اے اللہ! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا اور بے نیاز ہے، نہ جنا ہے نہ جنا گیا، اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔“

﴿۳۵۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا

---

[1] صحیح، سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، رقم: ٣٨٥٦؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ٨/ ٢٣٧، رقم: ٧٩٢٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٠٦۔

[2] اسناده صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، رقم: ١٤٩٣؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء في جامع الدعوات......، رقم: ٣٤٧٥؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، رقم: ٣٨٥٧۔

[3] اسناده صحیح، سنن ابی داود: ١٤٩٣؛ سنن الترمذی: ٣٤٧٥؛ سنن ابن ماجه: ٣٨٥٧، کما تقدم۔

حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وجہ سے کہ تیرے ہی لیے تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا مہربان احسان کرنے والا، آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا، عزت اور بزرگی والا، اے جلال واکرام والے! اے زندہ! اور اے نگرانی کرنے والے! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔''

﴿۳۵۲﴾ ((وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ)) ❷

''اور تمہارا معبود ایک **اِلٰہ** ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٓمّٓ نہیں ہے بندگی کے لائق، مگر وہی اللہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا، خبر گیری کرنے والا۔''

﴿۳۵۳﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ)) ❸

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور یقینا میں گناہگاروں میں سے ہوں۔''

صلاۃ التسبیح کی دعا

اس نماز کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے، متعدد علما جیسے امام مسلم، ابوداود، دارقطنی اور حافظ ابن حجر نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا! کیا میں تمہیں ایک بات بتاؤں؟ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی

---

❶ **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، رقم: ۱٤۹٥ واللفظ له؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۹۹)، رقم: ۳٥٤٤؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسم الله الاعظم، رقم: ۳۸٥۸؛ سنن النسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر رقم: ۱۳۰۱۔

❷ **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب اوتر باب الدعاء، رقم: ۱٤۹٦؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی إجاب الدعاء......، رقم: ۳٤۷۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم: ۳۸٥٥۔ ❸ **اسناده صحيح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعوة ذی النون......رقم:۳٥۰٥ وصححه الحاکم: ۱/ ٥۰٥ و وافقه الذهبی۔

خبر نہ دوں کہ جب تم اسے بجا لاؤ تو تمہارے دس طرح کے گناہ، یعنی اگلے اور پچھلے، نئے پرانے، قصداً سہواً، صغیرہ، کبیرہ، ظاہر پوشیدہ گناہ مٹ جائیں۔ وہ یہ ہے کہ تم چار رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ کوئی سورت پڑھو، جب تم پہلی رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو رکوع سے قبل کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ یہ پڑھو:

۳۵۴ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))

"پاک ہے سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اللہ بہت بڑا ہے۔"

پھر رکوع میں جاؤ اور دس دفعہ یہی کلمات نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ کہو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور قومہ میں بھی دس مرتبہ ان کلمات کو کہو، پھر سجدے میں جاؤ اور اس میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو، سجدے سے اٹھ کر جب جلسہ کے لیے بیٹھو تو یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، اب دوسرے سجدے میں جاؤ تو یہی کلمات دس مرتبہ کہو اور سجدے سے اٹھ کر جلسہ استراحت میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو، اب ایک رکعت ہوئی اور اس میں پچھتر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ... تم نے کہا، اسی طرح چار رکعتیں پوری کرو اور ہر رکعت میں پچھتر پچھتر دفعہ پڑھو۔ اگر تم سے ہو سکے تو دن میں ایک دفعہ یہ نماز پڑھو ورنہ جمعہ کو ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھو۔" [1]

زکوٰۃ اور صدقہ خیرات دینے والے کو دعا

رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی قوم صدقہ کا مال لاتی تو آپ ﷺ ان کو یہ دعا دیتے:

۳۵۵ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ)) [2]

---

[1] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلوة التسبيح، رقم: ۱۲۹۷؛ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوة، باب ماجاء فی صلوة التسبيح، رقم: ۱۳۸۷۔

[2] صحيح بخاری، کتاب الزكاة، باب صلاة الامام ودعائه لصاحب الصدقة، رقم: ۱۴۹۷؛ صحيح مسلم، کتاب الزكوة، باب الدعاء لمن اتى بصدقة، رقم: ۱۰۷۸ (۲۴۹۲)۔

”اے اللہ! ان پر اپنی رحمت نازل فرما۔“

اگر ایک شخص دینے والا ہے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کہے اور اگر دینے والا حاضر ہے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْکَ اور اگر دینے والے زیادہ ہیں تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْکُمْ کہنا چاہیے۔

مرغ کی آواز سننے کی دعا

جب مرغ کی آواز سنو تو یہ دعا پڑھو:

۵۶ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) [1]

”اے اللہ! میں تیرا فضل مانگتا ہوں۔“

گدھے اور کتے کی آواز سننے کی دعا

جب گدھے اور کتے کی آواز سنو تو یہ دعا پڑھو:

۵۷ ((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)) [2]

”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔“

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال رقم: ۳۳۰۳؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك رقم: ۲۷۲۹ (۶۹۲۰)۔ [2] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غَنَمٌ یتبع بھا شَعَف الجبال، رقم: ۳۳۰۳؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك، رقم: ۶۹۲۰۔

تنبیہ: کتے کی آواز کا ذکر سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب نھیق الحمیر ونباح الکلاب، رقم: ۵۱۰۳ و سندہ حسن میں ہے۔

چوتھی منزل
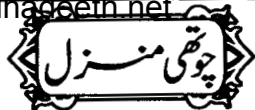
روزے کے متعلق دعائیں

پہلی کا چاند دیکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو ان دعاؤں کو پڑھتے:

۳۵۸ ((اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ)) [1]

''اے اللہ! ہمیں امن وایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند دکھا اور اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔''

۳۵۹ ((ھِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ھِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ ھِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَھَبَ بِشَھْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَھْرِ كَذَا)) [2]

''یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو اس مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لے آیا۔''

۳۶۰ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ ھٰذَا الشَّھْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْمَحْشَرِ)) [3]

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رؤیة لھلال، رقم: ۳۴۵۱، سلیمان بن سفیان اور بلال بن یحیٰی التیمی دونوں ضعیف ہیں۔

[2] اسنادہ ضعیف، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول الرجل إذا رأی الھلال، رقم: ۵۰۹۲، ارسال کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

[3] اسنادہ ضعیف، مسند احمد، ۵/ ۳۲۹، رقم: ۲۲۷۹۱، رجل من اھل الشام مجہول ہے۔

''اللہ بہت بڑا ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے، اے اللہ! میں اس مہینے کی بھلائی مانگتا ہوں اور محشر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

جو کسی بھی وقت چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

٣٦١ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ)) [1]

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس اندھیری رات کی برائی سے جب کہ وہ آجائے۔''

یہ دعا رجب اور شعبان کا چاند دیکھ کر پڑھے:

٣٦٢ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) [2]

''اے اللہ! ہمیں برکت دے رجب اور شعبان میں اور ہمیں رمضان میں پہنچا دے۔''

روزے کی حالت میں کیا کہنا چاہیے

٣٦٣ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزے کی حالت میں گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا مت کرو، اگر کوئی تم سے لڑائی و گالی گلوچ کرے تو تم دو مرتبہ کہو: ((اِنِّي صَائِمٌ)) میں روزے سے ہوں۔'' [3] (جواب جاہلاں باشد خموشی)

افطار کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ افطار کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

٣٦٤ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ)) [4]

---

[1] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورة المعوذتين، رقم: ٣٣٦٦۔ [2] **اسناده ضعيف جدا**، مسند (عبدالله بن) احمد، ١/ ٢٥٩؛ عمل اليوم والليلة لابن السنی: ٢/ ٧٤٦، ٧٤٧، رقم: ٦٦٠، زائدہ بن ابی الرقاد منکر الحدیث ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الصيام، باب فضل الصوم رقم: ١٨٩٤؛ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام رقم: ١١٥١ (٢٧٠٣)۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب القول عند الافطار، رقم: ٢٣٥٨، یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

''اے اللہ تیری رضا جوئی کے لیے میں نے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی سے میں نے افطار کیا۔''

۳۶۵ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ)) [1]

''اللہ کی تعریف ہے جس نے میری اعانت کی میں نے روزہ رکھا اور روزی دی جس سے میں نے افطار کیا۔''

۳۶۶ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)) [2]

''یا اللہ! تیری خوشنودی کے لیے ہم نے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی سے ہم نے افطار کیا، ہم سے ہمارے روزوں کو قبول فرما، تو سننے والا جاننے والا ہے۔''

۳۶۷ ((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) [3]

''پیاس جاتی رہی اور رگیں تروتازہ ہوگئیں، اگر اللہ نے چاہا تو ثواب بھی ملے گا۔''

۳۶۸ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ)) [4]

''اے اللہ! تیری اس وسیع رحمت کے ذریعے سے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کو بخش دے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ۲/ ۵۴۶، ۵۴۷؛ الدعوات الكبير للبيهقي، ۲/ ۲۲۱، رقم: ۴۵۰، یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة: ۲/ ۵۴۹، رقم: ۴۸۱ واللفظ له، المعجم الكبير، ۱۲/ ۱۱۳، ۱۱۴؛ سنن الدارقطني، ۲/ ۱۸۰، عبدالملک بن ہارون متروک اور اس کا والد متکلم فیہ راوی ہے۔

[3] **اسناده حسن**، سنن ابى داود، كتاب الصيام، باب القول عند الافطار، رقم: ۲۳۵۷۔

[4] **حسن**، سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب فى الصائم لا ترد دعوته، رقم: ۱۷۵۳، عمل اليوم والليلة لابن السنى ۲/ ۵۵۲، رقم: ۴۸۲۔

تنبیه: اسحاق بن عبداللہ حسن الحدیث راوی ہیں۔

جب کسی کے ہاں افطاری کریں

جب کوئی کسی کے ہاں روزہ افطار کرے تو افطار کرانے والوں کو یہ دعا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی تھی۔

۳۶۹ ((اَفْطَرَ عِنْدَ كُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ)) [1]

"روزہ داروں نے تمہارے پاس افطار کیا اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لیے دعائیں کیں۔"

شب قدر کی دعا

قرآن مجید و حدیث شریف میں شب قدر کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ رمضان مبارک کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس رات میں کون سی دعا پڑھوں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو:

۳۷۰ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)) [2]

"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف فرما دے۔"

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام إذا أكل عنده، رقم: ٣٨٥٤۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب فی فضل سؤال العافية والمعافاة، رقم: ٣٥١٣؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، رقم: ٣٨٥٠۔ یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عبداللہ بن بریدہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے، نیز اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔

عیدین کی تکبیریں

عیدگاہ جاتے وقت راستے میں اور عیدگاہ میں بھی نماز سے پہلے تکبیرات کہنی چاہیے۔ [1] جن میں درج ذیل ہیں:

[۳۷۱] ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ)) [2]

"اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، عبادت کے قابل کوئی نہیں ہے مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔"

[۳۷۲] ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً)) [3]

"اللہ بہت بڑا ہے، ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ ہی کے لیے پاکیزگی ہے صبح وشام۔"

---

[1] **اسناده حسن** ، السنن الکبریٰ للبیهقی: ۳/ ۲۷۹ ، موقوفًا۔ [2] **اسناده ضعیف جدًا** ، سنن الدار قطنی: ۲/ ۵۰ ، رقم: ۱۷۲۱ ، جابر جعفی سخت ضعیف اور عمرو بن شمر کذاب ہے۔

تنبیہ: ان الفاظ کے ساتھ مرفوع اور موقوف تمام روایتیں ضعیف ہیں، البتہ مذکورہ تکبیرات امام ابراہیم نخعی تابعی سے ثابت ہیں۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبه: ۲/ ۱۶۷ ، رقم: ۵۶٤۹ و سنده صحیح۔

[3] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام و القرائة، رقم: ۶۰۱ (۱۳۵۸)۔ یہ نماز میں دعائے استفتاح کے طور پر پڑھنی ثابت ہے۔

وضاحت: یہ کلمات عیدین کے دنوں میں پڑھنے، کسی مرفوع یا موقوف حدیث سے ثابت نہیں ہیں، البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درج ذیل تکبیرات کہنا ثابت ہے: سیدنا عبداللہ بن عباس سے یہ الفاظ ثابت ہیں: اللّٰـه اکبـر کبیراً، اللّٰه اکبر کبیـرًا، اللّٰـه اکبـر وأجـل اللّٰـه اکبر وللّٰه الحمد: (مصنف ابن ابی شیبه، ۲/ ۱۶۸ ، رقم: ۵٦٥٤ وسنـده صحیح) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تکبیرات کے یہ کلمات سکھاتے تھے۔ "اللّٰـه اکبـر ، اللّٰـه اکبر ، اللهم أنت أعلى و أجل من أن تكون لك صاحبة أويكون لك ولد أويكـون لك شـريك فـى الـملك أويكون لك ولي من الذل و كبره تكبيرًا ، الله اكبر تكبيرًا (كبيـرًا) اللـهـم اغـفرلنا اللهم ارحمنا۔" مصنف عبدالرزاق ۱۱/ ۲۹۵ ، رقم:۲۰۵۸۱ و سنده صحیح ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۳/ ۳۱۶۔ (ندیم ظہیر)

عید کے دن کی دعا

رسول اللہ ﷺ عید کے دن اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

[۱] ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍ وَّلَا فَاضِحٍ، اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تَعْجَلْ عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنَا وَالْبَقَآءَ وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ))

"اے اللہ! ہم تجھ سے پاک وصاف زندگی اور ایسی ہی عمدہ موت طلب کرتے ہیں، اے اللہ! ہمارا لوٹنا رسوائی اور ندامت کا نہ ہو، اے میرے مولا! ہمیں اچانک ہلاک نہ کر اور نہ اچانک پکڑ، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم وصیت کرنے اور حق ادا کرنے سے رہ جائیں، اے اللہ! ہم تجھ سے پاکدامنی، بے پروائی، بقا، ہدایت اور دین و دنیا کی بہتری مانگتے ہیں اور تیری پناہ چاہتا ہوں شک اور نافرمانی سے اور دین کے کاموں میں دکھاوے، سناوے سے، اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کر، اور اپنے پاس سے رحمتِ خاص عطا فرما، یقینا تو بڑا داتا ہے۔"

---

[۱] اسنادہ ضعیف جدا، المعجم الاوسط للطبرانی: ۵/ ۳۵۱، رقم: ۷۵۶۸، ۷۵۷۲، نہشل بن سعید متروک راوی ہے۔

سفر کی دعائیں

روانگی کی دعا

مسافر کو روانہ ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ 1

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ دوسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھے اور سلام کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ سفر کے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

274 ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ)) 2

”اے اللہ! تو ہی رفیق سفر ہے، اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا، اے اللہ! سفر کی تکلیفوں سے اور بُری طرح لوٹنے سے، اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور اہل وعیال اور مال کی بُری حالت دیکھنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

رخصت کرنے کے موقع پر دعا

رخصت کرنے والے مسافر کو یہ دعا دیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

275 ((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)) 3

---

1 اسنادہ ضعیف، المعجم الکبیر للطرانی: ۱۰/ ۲۵۱۔ اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

2 صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول إذا رکب إلی سفر الحج، رقم: ۱۳۴۲ (۳۲۷۵)۔ تنبیہ: مذکورہ دعا میں الفاظ کی کچھ کمی بیشی ہے جو سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا خرج مسافرًا، رقم: ۳۴۳۹ و سندہ صحیح، میں موجود ہیں۔

3 صحیح، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الدعاء عند الوداع، رقم: ۲۶۰۰؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء ما یقول اذا ودع انسانًا، رقم: ۳۴۴۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب تشیع الغزاۃ وداعهم، رقم: ۲۸۲۶۔

”تیرا دین تیری امانت (یعنی اہل وعیال و مال وغیرہ) اور تیرا انجام کار، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔“

٣٧٦ ((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ)) [1]

”اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِ راہ بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو کہیں بھی ہو تیرے لیے بھلائی آسان کر دے۔“

٣٧٧ ((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْهَمَّ)) [2]

”اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِ راہ بنائے اور بھلائی کی طرف تیرا رخ کر دے اور فکروں سے بچائے۔“

رخصت کے بعد کی دعا

جب مسافر روانہ ہو جائے تو اس کے لیے یہ دعا کرنی چاہیے:

٣٧٨ ((اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)) [3]

”اے اللہ! اس کے لیے مسافت کی دوری گھٹا دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔“

سواری کی دعا

سوار ہوتے وقت مسافر یہ دعا پڑھے، رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

٣٧٩ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ،

---

[1] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (٤٤) منه، رقم: ٣٤٤٤۔

[2] **اسناده ضعيف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٣/ ٢٦٧، رقم: ٤٥٤٥، ٤٥٤٨، والكبير ١٢/ ٢٩٢۔ مسلم بن سالم متکلم فیہ راوی ہے۔

[3] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (٤٥) منه، رقم: ٣٤٤٥۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) [1]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اس کی ذات پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے، ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ (اسے اپنے بس میں کر لیتے) اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرما دے اور اس کا بُعدِ مسافت گھٹا دے۔ اے اللہ! تو ہی رفیق سفر ہے اور تو ہی گھر بار کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے اور بُرے منظر اور اہل و عیال اور مال کی بری حالت دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نشیب و فراز کی دعائیں

۳۸۰ جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) اور جب نشیب ہو تو ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہنا چاہیے۔ [2]

کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس دعا کو پڑھے گا وہ غرق ہونے سے بچا رہے گا۔''

۳۸۱ ((بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ)) [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذکر اذا رکب دابته، رقم:۱۳۴۲ (۳۲۷۵)۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب التسبیح اذا هبط وادیًا، رقم:۲۹۹۳، ۲۹۹۴۔ [3] **اسناده ضعیف جدًا**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۵۷۲، رقم: ۵۰۱؛ مسند ابی یعلی: ۶۷۸۱، یحییٰ بن العلاء اور مروان بن سالم متھم بالکذب ہیں۔

"اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے، اور اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیے ویسی قدر نہیں کی۔"

آبادی دیکھ کر پڑھنے کی دعا

جب کوئی آبادی نظر آئے اور وہاں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے، رسول اللہ ﷺ آبادی دیکھ کر اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۳۸۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ نَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَهْلِهَا وَخَیْرَ مَافِیْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَافِیْهَا)) [1]

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اس کے پروردگار اے ساتوں زمینوں کے اور جو ان کے اُوپر ہے اس کے پروردگار! شیطانوں کے اور جن کو انہوں نے بہکایا ان کے مالک اور اے ہواؤں کے اور جس کو انہوں نے منتشر کیا اس کے پروردگار! ہم تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے وہ، اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ، جو کچھ اس کے اندر ہے اس میں جو بھلائی ہے، طلب کرتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اس کے باشندوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔"

﴿۳۸۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا)) [2]

---

[1] **اسناده حسن**، عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵٤٤؛ ابن السنی: ۲۵۲؛ صحیحه ابن حبان: ۲۷۰۹؛ ابن خزیمه: ۲۵٦۵؛ الحاکم: ۱/ ۱۰۰، ۱۰۱؛ ووافقه الذهبی۔

[2] **اسناده ضعیف**، المعجم الأوسط للطبرانی: ۵/ ۸۸، رقم: ٤۷۵۵، مبارک بن حسان لین الحدیث، ضعیف ہے۔

''اے اللہ! اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ! اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ! اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ! ہمیں اس کے میوے کھلا اور اس کے باشندوں کو ہماری محبت دے اور ہمیں یہاں کے نیک لوگوں کی محبت دے۔''

قیام گاہ کی دعا

اثنائے سفر میں جہاں قیام ہو وہاں یہ دعا پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس دعا کو پڑھے گا، اس جگہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔''

۳۸۴ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) [1]

''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔''

صبح کی دعا

اس دعا کو سفر میں صبح کے وقت پڑھنا چاہیے، ان دعاؤں کو صبح شام پڑھنے سے سفر میں ہر قسم کی آفتوں سے بچا رہے گا۔

۳۸۵ ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) [2]

''سنتا ہے سننے والا، اللہ کی تعریف ہے اور ہم پر کیا خوب نعمتیں و احسان ہیں اس کے، اے ہمارے رب! ہمارا رفیق بنا اور ہم پر اپنا فضل کر، ہم دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغیرہ رقم: ۲۷۰۸ (۶۸۷۸)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فی الأدعیة، رقم: ۲۷۱۸ (۶۹۰۰)۔

شام کی دعا

رسول اللہ ﷺ شام کے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿٣٨٦﴾ ((يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ)) [1]

''اے زمین! میرا رب اور تیرا رب ایک ہی اللہ ہے، تیرے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے، اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور شیر، کالے ناگ اور سانپ وبچھو کے شر سے اور اس سرزمین کے رہنے والوں کے شر سے اور ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

حج کا مختصر بیان اور دعائیں

حج کے معنی قصد اور ارادہ کے ہیں، اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص عبادت اور اس کے گھر کی مخصوص طریقے سے زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج بھی ایک رکن ہے۔ جو ہر صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔ اس کی فرضیت قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ استطاعت اور فرضیت کے باوجود اگر کوئی شخص حج نہ کرے تو وہ سخت مجرم ہے، وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا۔ [2] عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ حج کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا نزل المنزل، رقم:٢٦٠٣، وصححه ابن خزيمه: ٢٥٧٢؛ والحاكم ٢/ ١٠١ و وافقه الذهبي۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء من التغليظ في ترك الحج، رقم: ٨١٢۔ ھلال بن عبداللہ متروک راوی ہے۔

جاتا ہے، گویا وہ آج ہی شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔ [1]

اقسام حج: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) قران (۳) تمتّع

(۱) افراد

افراد کے معنی اکیلے کے ہیں اور اصطلاح میں صرف حج کا احرام باندھنے اور اس کے مناسک ادا کرنے کو افراد کہتے ہیں۔ جس کی یہ صورت ہے کہ تم میقات پر پہنچ کر صرف حج کی نیت سے احرام باندھو، یعنی عمرہ کی نیت نہ کرو اور مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو۔ آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ جاؤ، اور نویں تاریخ کو عرفات پہنچ کر وقوف عرفہ کرو، اور اس کی شام مزدلفہ میں آ کر رات بھر قیام کرو اور مزدلفہ کے وظیفہ کو ادا کرو اور دسویں کی صبح چل کر منیٰ آ ؤ اور منیٰ میں قربانی کرو اور حلق کر کے احرام کھول دو اور اسی دن مکہ میں آ کر طواف افاضہ کر کے، پھر منیٰ واپس چلے جاؤ اور تین روز منیٰ میں قیام کر کے منیٰ کے وظیفہ کو ادا کرو، پھر مکہ مکرمہ واپس آ کر طواف وداع کر کے گھر لوٹ جاؤ۔

(۲) حج قران

کے معنی دو چیزوں کے ملانے کے ہیں اور اصطلاح میں حج اور عمرے کا احرام باندھ کر ایک ساتھ حج اور عمرہ کرنے کو قران کہتے ہیں، کیونکہ حج اور عمرہ دونوں کو ملا کر ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر تم حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر کے احرام باندھو اور مکہ پہنچ کر طواف اور سعی کرو اور احرام نہ کھولو، بلکہ باندھے رہو اور آٹھویں تاریخ کو منیٰ جاؤ اور باقی کام مثل افراد حج کے ادا کرو، وہی قران کے بھی احکام ہیں۔ حج افراد میں صرف افراد کی نیت ہوتی ہے اور قران میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت ہوتی ہے۔ افراد میں قربانی ضروری نہیں ہے اور قران میں قربانی ضروری ہے۔ حج قران اور تمتع مکہ والوں کے لیے جائز نہیں، قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔ رسول اللہ ﷺ قارن تھے اور آپ ﷺ نے ایک ہی طواف کیا اور فرمایا:

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم: ١٥٢١؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فی فضل الحج و العمرة، رقم: ١٣٥٠ (٣٢٩١)۔

((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ عَنْهُمَا جَمِيعًا)) [1]

جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اس کو دونوں طرف سے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا۔

اور ایک ہی طواف کیا۔ [2]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں:

"وَأَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا" [3]

"یعنی جن لوگوں نے حج وعمرہ دونوں کو اکٹھا کیا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع میں آپ کے ساتھ قارن تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

((يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) [4]

"تیرا طواف تیرے حج وعمرہ کے لیے کافی ہو گیا۔"

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قران کرنے والے کے لیے وہی احکام

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء أن القارن......، رقم: ٩٤٨؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب طواف القارن، رقم: ٢٩٧٥۔

[2] **اسناده صحيح**، سنن الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء أن القارن......، رقم: ٩٤٧؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب طواف القارن، رقم: ٢٩٧٣، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک طواف کے لیے دیکھیے صحیح مسلم: ١٢١٥ (٢٩٤٢)۔

[3] صحيح بخاري، كتاب الحج، باب طواف القارن، رقم: ١٦٣٨؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، رقم: ١٢١١ (٢٩١٠)۔

[4] مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام و......رقم: ١٢١١ (٢٩٣٣)۔

لازم ہیں جو مفرد کے لیے لازم ہیں اور قارن کو حج وعمرہ کا ایک ہی طواف وسعی کافی ہے۔ [1]

قارِن پر (دم) قربانی ضروری ہے اور یہ قربانی شکریہ کے طور پر ہے۔ جنایت اور جرمانہ کے طور پر نہیں ہے۔ قارن اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے اور منیٰ میں دسویں تاریخ کو ذبح کر دے اور جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ دس روزے رکھے تین حج سے پہلے اور سات حج کے بعد۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ﴾ [2]

”جس نے حج وعمرہ کے ساتھ فائدہ اٹھایا تو جو قربانی اس کے لیے آسان ہو وہ کر ڈالے اور جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تو تین روزے حج سے پہلے رکھے اور سات حج کے بعد، یہ پورے دس ہو گئے۔“

قران سب کے لیے نہیں، بلکہ صرف آفاقی غیر ملکی کے لیے ہے، مکہ کے باشندوں کے لیے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [3]

”یہ قران اور تمتع مسجد حرام کے باشندوں (مکہ والوں) کے لیے نہیں ہے۔“

(۳) تمتع

کے معنی فائدہ اٹھانے کے ہیں اور اس کے شرعی معنی یہ ہیں کہ تم میقات پر پہنچ کر صرف عمرے کا احرام باندھو اور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرے کے افعال ادا کر کے حلال ہو جاؤ، پھر آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھو اور حج افراد کی طرح سب مناسکِ حج ادا کرو۔ تمتع کے معنی چونکہ

---

[1] المغنی لابن قدامۃ: ۳/ ۲۴۱۔ [2] ۲/ البقرۃ: ۱۹۶۔
[3] ۲/ البقرۃ: ۱۹۶۔

فائدہ اٹھانے کے ہیں عمرہ اور حج کے درمیان حلال ہو کر تم وہ فائدہ اٹھا سکتے ہو جو قارن نہیں اٹھا سکتا، کیونکہ قارن عمرہ ادا کرنے کے بعد محرم ہی رہتا ہے اور متمتع عمرے کے بعد حلال ہو جاتا ہے اور احرام کی حالت میں جن حلال چیزوں کے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ گیا تھا۔ اب عمرہ کے بعد وہ سب چیزوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، تمتع میں پہلے عمرہ ادا کیا جاتا ہے جس کا بیان گزر چکا ہے بعد میں حج کیا جاتا ہے، تمتع کرنے والے پر قربانی ضروری ہے، عدم استطاعت پر دس روزے قارن کی طرح رکھے۔

احرام: حج کی پختہ نیت کرنا اور میقات پر پہنچ کر تمام زیب و زینت ترک کر کے ایک فقیرانہ لباس پہن کر تلبیہ کرنے کو احرام کہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بہت سی مباح چیزیں اس احرام کی حالت میں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس فعل سے حج میں داخل ہو گئے۔ جیسے تکبیر تحریمہ سے نماز میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیرنے تک منافی صلوۃ افعال حرام ہو جاتے ہیں۔ اس طرح احرام سے منافی حج افعال بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ حج کا احرام باندھنے کے تین مہینے ہیں۔ شوال المکرم، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کا اول عشرہ، اس میں حج کا احرام باندھنا چاہیے۔

احرام کی حکمت: شاہی دربار کے آداب میں سے ایک خاص ادب یہ بھی ہے کہ جو لباس شاہی آداب کے لیے موزوں و مناسب ہو وہی لباس پہن کر شاہی دربار میں حاضر ہونا چاہیے اور شاہی دربار کے غیر مناسب لباس پہن کر جانا گستاخی ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کے دربار میں اور خاص میں شرکت کرنے والوں کے لیے خاص خاص وردیاں ہوتی ہیں جسے زیب تن کر کے شریک ہوتے ہیں، تاکہ خاص وردی سے دوسروں سے ممتاز نظر آئیں۔ حج سالانہ اجتماع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ اس اجتماع میں شریک ہونے والے اس قسم کا لباس پہن کر ہمارے دربار میں حاضر ہوں، اس لیے اس شاہی دربار میں شریک ہونے کے لیے وہی خاص لباس احرام پہن کر جانا لائق ہے اور وہی حالت بنا کر جانا جو شہنشاہ کی مرضی کے مطابق ہو نہایت موزوں ہے۔ پس میقات ہی سے اس دربار میں حاضری کی تیاری شروع کرو اور اپنی وہی حالت بنا لو جس سے وہ خوش ہو، یعنی خاکساری انکساری، سادگی کا لباس پہن لو۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے احرام کا لباس سادہ رکھا ہے۔ جو دنیا

کے بادشاہوں کے شاہی دربار میں شرکت کرنے والوں کے بالکل خلاف ہے۔ دنیا کے

بادشاہوں کے شاہی دربار میں شرکت کرنے والوں کے بالکل خلاف ہے۔ دنیا کے

بادشاہوں کے دربار میں شریک ہونے والے خوب بن ٹھن کر اور لباس فاخرہ زیب تن کر کے شریک ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چونکہ سادگی پسند ہے اس لیے سادہ لباس پہن کر اور زینت کی چیزوں کو چھوڑ کر شریک اجلاس ہوتے ہیں۔ اور اس میں اسلامی مساوات بھی ہے کہ امیر و غریب اور فقیر و بادشاہ سب ایک لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں اور اس لباس میں کفن کی مشابہت بھی ہوتی ہے۔ جس سے انسان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ دنیا سے جاتے وقت صرف اتنا ہی لباس ملے گا، نیز اس سے انسان کو اپنی ابتدائی حالت یاد آتی ہے، کیونکہ اس کا پہلے ہی ایسا لباس تھا۔

احرام باندھنے کا طریقہ: احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے (۱) حجامت بنوالو، (۲) زیر ناف بال صاف کر ڈالو، اس کے بعد (۳) غسل کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے احرام سے پہلے غسل فرمایا تھا۔ [1] اور آپ نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کو احرام کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ [2]

اور وضو کر لو اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے اتار دو۔ اور ایک لنگی باندھ لو اور ایک چادر اوڑھ لو۔ احرام کے صرف یہی دو کپڑے ہیں اس کے بعد خوشبو لگا لو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام کے وقت خوشبو لگاتی تھی، احرام سے پہلے اور حلال ہونے کے بعد خوشبو لگاتی تھی۔ [3]

اس کے بعد اگر فرض نماز کا وقت ہے تو فرض نماز پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھو اور اگر فرض نماز کا وقت نہیں ہے تو احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حج کرنے کے لیے نکلے تو مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال...... ، رقم: ۸۳۰۔

[2] صحیح مسلم ، کتاب الحج ، باب صحة إحرام النفساء واستحباب اغتسالها للإحرام وكذا الحائض ، رقم:۱۲۰۹ ، ۱۲۱۰ (۲۹۰۸ و ۲۹۱۰)۔ [3] صحیح بخاری ، کتاب الحج ، باب الطیب عند الإحرام و......رقم: ۱۵۳۹؛ صحیح مسلم ، کتاب الحج ، باب استحباب الطیب قبل الإحرام فی البدن...... ، رقم:۱۱۸۹ (۲۸۲٤)۔

بعد حج کا احرام باندھا۔ [1]

بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد سر کھول ڈالیں اور اپنے دل میں حج یا عمرہ یا قران یا تمتع کی نیت کریں، یعنی اگر عمرہ کرنا ہے تو عمرہ کی نیت کر لیں کہ اے اللہ! میں عمرہ کروں گا، تو اسے قبول فرما اور آسان کر دے یعنی:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا)

اور اگر حج کرنا ہے تو صرف حج کی نیت کرو:

(اَللّٰهُمَّ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ)

اور اگر قران، یعنی حج و عمرہ دونوں ساتھ ساتھ ادا کرنا مقصود ہے تو دونوں کا ارادہ کرو:

(اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا)

فرض حج ادا کرنا ہے تو فرض کی نیت کرو نفل ادا کرنا ہے تو نفل کی نیت کرو۔ نیت کرنا فرض ہے، بغیر نیت کے کسی عمل کا اعتبار نہیں ہے۔ اگر مرد ہے تو احرام کے وقت سے قربانی تک سر کھولے رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مرد کا احرام سر پر ہے (یعنی احرام کی حالت میں سر کھلا رہنا چاہیے) اور عورت کا احرام چہرے پر ہے (یعنی احرام کی حالت میں چہرہ کھلا رہنا چاہیے۔“ [2]

احرام کی دعا

اس کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ اس تلبیہ کو پڑھا کرتے تھے:

(۳۸۷) ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب وقت الإحرام، رقم: ۱۷۷۰۔ خصیف ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن دار قطنی: ۲/ ۲۹٤؛ السنن الکبری للبیهقی، ٥/ ٤٧ (موقوفاً) ہشام بن حسان مدلس ہیں۔ **تنبیه**: عورتوں کے لیے بہتر اور افضل یہی ہے کہ اجنبی مردوں سے حالتِ احرام میں بھی چہرے کو ڈھانپیں۔ سیدہ فاطمہ بنت المنذر (تابعیہ) فرماتی ہیں: ”ہم عورتیں حالت احرام میں (مردوں سے) اپنے چہرے چھپا لیتی تھیں، اور ہمارے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا ہوتی تھیں۔ موطا امام مالك، ۱/ ۳۲۸ ح ۷۳٤ وسنده صحیح۔

الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے لیے حاضر ہوا ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں، یقینا تعریف اور نعمت صرف تیرے لیے اور بادشاہت صرف تیرے لیے خاص ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

﴿۳۸۸﴾ ((لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ)) [2]

''اے میرے سچے معبود! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔''

لَبَّيْكَ کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان حاجی کی لبیک کی آواز سن کر اس کے دائیں بائیں درخت پتھر وغیرہ تمام چیزیں لبیک پکارتی ہیں۔'' [3] اور لبیک کو نمازوں کے بعد، رات دن، اوپر نیچے چڑھتے اترتے اور قافلہ کے چلتے وقت زور سے پڑھتے رہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے مجھ سے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور لَبَّيْكَ زور زور سے پڑھیں۔'' [4]

اور فرمایا: ''سب سے افضل وہ حج ہے جس میں زور زور سے لبیک کہا جائے۔'' [5]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب التلبية، رقم: ۱۵٤۹، ۱۵۵۰؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها ووقتها، رقم: ۱۱۸٤ (۲۸۱۱)۔

[2] **اسناده صحيح**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب التلبيه، رقم: ۲۹۲۰؛ سنن النسائی، كتاب مناسك الحج، باب كيف التلبيه، رقم: ۲۷۵۳۔ [3] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبيه والنحر، رقم: ۸۲۸؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب التلبيه، رقم: ۲۹۲۱۔ [4] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب المناسك، باب كيف التلبيه، رقم: ۱۸۱٤؛ سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء رفع الصوت بالتلبيه، رقم: ۸۲۹؛ سنن النسائی، كتاب مناسك الحج، باب رفع الصوت بالاهلال، رقم: ۲۷۵٤۔

[5] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبيه، رقم: ۸۲۷؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك باب رفع الصوت بالتلبيه، رقم: ۲۹۲٤، محمد بن منکدر نے عبدالرحمٰن بن یربوع سے نہیں سنا، لہٰذا انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حرم محترم میں داخل ہونے کے آداب ودعا

حد حرم اس احاطہ کا نام ہے جو شہر مکہ مکرمہ کے گرد اگرد ہے، یہ حدیں مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کئی کئی میل تک ہیں۔ جدہ کے راستے سے آتے ہوئے یہ حد مکہ مکرمہ سے دور دس میل جدہ کے راستے پر آتی ہے، یہاں پر آمنے سامنے لمبی چوڑی دو دیواریں بنی ہوئی ہیں، ان کے درمیان سے حاجی لوگ گزرتے ہیں، حرم میں جنگ وجدال، شکار کرنا اور وہاں کے درختوں کو کاٹنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شہر مکہ حرم ہے نہ کانٹا کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گھاس سوائے اذخر کے کاٹی جائے اور نہ شکار بھگایا جائے اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی جائے، البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔'' [1]

اور فتح مکہ کے خطبے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''زمین وآسمان کے پیدائش کے وقت سے یہ شہر مکہ حرم ہے اسے اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے۔ یہاں قتل وقتال جنگ وجدال حلال نہیں ہے، نہ یہاں شکار کرنا جائز ہے نہ کانٹا کاٹنا جائز ہے۔'' [2]

اس حرم میں داخلہ کے وقت رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا صحیح حدیث سے ثابت نہیں، البتہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

(۳۸۹) ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [3]

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ ایک اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا ملک ہے اسی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اور سلف صالحین سے حرم میں داخل ہوتے وقت اس دعا کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(۳۹۰) ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَأَمْنُكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجزاء والصید، باب لاینفر صید الحرم، رقم: ۱۸۳۳؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکہ وصیدھا، رقم: ۱۳۵۳ (۳۳۰۲)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید باب لا یحل القتال بمکة، رقم: ۱۸۳٤۔

[3] **اسنادہ صحیح**، مسند احمد: ۲/ ۱٤، رقم: ٤٦٢٨۔

تنبیہ: صفا کی طرف جاتے ہوئے یہ کلمات کہتے تھے۔ (واللہ اعلم)

وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَآءِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ)) [1]

''اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرا قائم کیا ہوا ہے، میرے گوشت پوست اور خون دوزخ کی آگ پر حرام کر دے اور مجھے اپنے عذاب سے بچا۔ قیامت کے دن مجھے اپنے فرماں بردار لوگوں میں سے بنا لے۔''

اس حرم محترم کا بڑا احترام کرنا چاہیے، کوئی کسی پر ظلم نہ کرے، طوفان کے زمانے میں حرم محترم کے اندر بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلی کو نہیں کھایا تھا، لہٰذا انسان بھی کسی انسان یا چھوٹوں پر ظلم کر کے نہ کھائے۔ ہر لمحہ ادب واحترام کو سامنے رکھے، کوئی لفظ خلافِ ادب منہ سے نہ نکالے نہ کوئی ایسا کام ہی کرے۔

شہر مکہ مکرمہ اور دیگر شہروں کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے

﴿۳۹۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا)) [2]

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اس کے پروردگار، اے ساتوں زمینوں اور جو ان کے اوپر ہے اس کے پروردگار، اے رب شیطانوں کے اور جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں، اے پروردگار ہواؤں کے اور جن کو وہ اڑاتی ہیں، ہم بستی کی بھلائی جو اس میں ہے اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ تجھ سے مانگتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اور اس کے باشندوں کے شر سے

---

[1] المجموع شرح المهذب: ۸/ ۵ والاذکار للنووی، ص:۲۰۱؛ احیاء علوم الدین: ۱/ ۲۴۹؛ فتاوی السبکی: ۱/ ۲۸۷، وغیرہ میں بغیر کسی سند کے مذکور ہے، لہٰذا یہ بالکل بے اصل ہے۔

[2] **اسنادہ حسن**، المستدرک للحاکم، ۲/ ۱۰۰، ۱۰۱ وصححہ ابن حبان: ۲۷۰۹۔ نیز دیکھیے حوالہ سابق: ۳۸۳۔

جو کچھ ان میں ہے تیری پناہ مانگتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ آبادی دیکھ کر یہ دعا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا سنت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دخول مکہ کے لیے "فخ" مقام پر غسل فرمایا۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ تشریف لاتے اور شام کو دخول مکہ کا وقت آ جاتا تو ذی طوی میں رات گزارتے اور صبح ذی طوی کنویں کے پانی سے غسل کر کے دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے اور فرماتے کہ نبی ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ [2]

لہٰذا اس مقام سے وضو غسل کر کے شہر میں اور اُوپر کی جانب قبرستان معلیٰ سے ہو کر باب السلام سے داخل ہونا چاہیے، اس راستے کو حجون ثنیۃ العلیا بھی کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی جانب سے تشریف لے گئے۔ [3]

اوپر کی جانب کو ثنیۃ العلیا اور کدا بھی کہتے ہیں اور نیچے والی جانب کو ثنیۃ السفلی کہتے ہیں۔ شہر مکہ میں داخل ہونے کے وقت صحیح حدیث مرفوع سے کوئی خاص دعا پڑھنے کا ثبوت نہیں ہے، لیکن بعض لوگ اس دعا کو پڑھنا مستحب جانتے ہیں:

﴿۳۹۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا)) [4]

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال لدخول مکة، رقم: ۸۵۲، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف راوی ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الاغتسال عند دخول مکة: ۱۵۷۳؛ صحیح مسلم، کتاب باب الحج استحباب المبیت بذی طویٰ، رقم: ۱۲۵۹ (۳۰۴۵)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من أین یخرج من مکة، رقم: ۱۵۷۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبیت بذی طویٰ، رقم: ۱۲۵۸ (۳۰۴۲)۔

[4] اسنادہ ضعیف، المعجم الاوسط للطبرانی: ۵/ ۸۸، رقم: ۴۷۵۵، مبارک بن حسان ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے حوالہ سابق: ۳۸۴۔

”اے اللہ! اس شہر میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! اس شہر میں ہمارے لیے برکت نازل فرما، اے اللہ! اس شہر میں ہمارے لیے برکت عطا فرما، اے اللہ! اس شہر کے میوے ہمیں نصیب کر اور ہمیں اہل شہر کے دلوں میں اور نیک شہریوں کو ہمارے دلوں میں محبوب بنا دے۔“

تنبیہ

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ہر کام سے پہلے اللہ کے گھر کی زیارت اور طواف وسعی کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ [1]

بعض اپنی جائے قیام پر آرام کرنے کے بعد بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ بظاہر یہ خلاف سنت معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کعبہ دیکھ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے، رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف دیکھتے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو پڑھتے:

(۳۹۳) ((اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا)) [2]

”اے اللہ! اس مقدس گھر کو شرافت و بزرگی و ہیبت میں بڑھا دے اور جو اس کی زیارت کرنے والا حج وعمرہ کرنے والا ہے، اسے بھی شرافت و بزرگی اور بھلائی میں زیادہ کر دے۔“

اس دعا سے فارغ ہونے کے بعد اور مناسب دعائیں دین و دنیا کی بھلائی کے متعلق مانگ سکتے ہیں۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما جاء ان العرفة کلها موقف، رقم:۱۲۱۸ (۲۹۵۳)؛ سنن الترمذی: ۸۵۶ وسنده صحیح۔

[2] **اسناده ضعیف جدا**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۴/ ۳۲۸، رقم: ۶۱۳۲ والکبیر ۳/ ۱۸۱ رقم: ۳۰۵۳، عاصم بن سلیمان الکوزی متروک راوی ہے۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

﴿۳۹۴﴾ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) [1]

''میں شیطان کی برائیوں سے اللہ عظیم اور اس کے چہرے کریم اور سلطنتِ قدیم کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں۔''

مسجد حرام میں مقام ابراہیم کی طرف آؤ، مقام ابراہیم کے پاس باب بنی شیبہ ہے۔ اس دروازے میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت جو مذکورہ بالا دعا پڑھے گا وہ سارا دن شیطان کے ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ اور یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

﴿۳۹۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [2]

''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

﴿۳۹۶﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [3]

''میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور اس کے رسول (ﷺ) پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

ترک لبیک: معتمر حجر اسود پر پہنچ کر لبیک کہنا چھوڑ دے، رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم: ٤٦٦۔ **تنبیہ**: یہ دعا مطلقاً مسجد میں داخل ہونے کی ہے، اس میں مسجد حرام کی تخصیص نہیں ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم: ٧١٣ (١٦٥٢)۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ما یقول عند دخوله المسجد، رقم: ٣١٤؛ سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم: ٧٧١۔ لیث بن ابی سلیم مشہور ضعیف راوی ہے۔

فرمایا: "عمرہ کرنے والا حجر اسود کے استلام تک لبیک کہے اور استلام کے وقت چھوڑ دے۔" [1]

حجر اسود: یہ ایک کالا پتھر ہے جو بیت اللہ شریف کے ایک گوشہ میں لگا ہوا ہے، اور اس کے چاروں طرف چاندی کا خول ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حجر اسود جنت سے اترا ہے۔ یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن انسانوں کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا۔" [2]

رسول اللہ ﷺ نے اس پتھر کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ "خدا کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، اور زبان ہوگی جو خلوص دل سے اسے چھوئے گا گواہی دے گا۔" [3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرُّکْنُ وَالْمَقَامُ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَوَاقِیْتِ الْجَنَّةِ وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ طَمَسَ نُوْرَهُمَا لَأَضَاْتَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)) [4]

"حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت تھے، اگر اللہ تعالیٰ ان کی روشنی نہ مٹاتا تو ان کی روشنی سے مشرق سے مغرب تک اُجالا رہتا۔"

بیہقی کی روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں، اگر مشرکین کے گناہ اس کو نہ چھوتے تو مشرق و مغرب کے درمیان چمکتا رہتا اور جو بھی آفت اور مصیبت زدہ، اندھا اور کوڑھی وغیرہ اسے ہاتھ لگاتا اچھا ہو جاتا اور زمین میں جنتی چیزیں ہیں سوائے حجر اسود کے اور کوئی چیز جنتی نہیں۔ [5] ان سب حدیثوں سے معلوم ہوا کہ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب متی یقطع المعتمر..... رقم: ۱۸۱۷؛ سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء متی یقطع التلبیہ..... رقم: ۹۱۹، محمد ابن ابی لیلی ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود..... رقم: ۸۷۷۔ [3] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی حجر الاسود، ۹۶۱؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسک، باب استلام الحجر، رقم: ۲۹۴۴۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجا: فی فضل حجر الاسود.....، رقم: ۸۷۸۔ رجاء بن ابی یحییٰ ضعیف راوی ہے۔

[5] **اسنادہ حسن**، السنن الکبری للبیهقی: ۵/ ۷۵۔

گناہ سفید چیزوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اس جگہ عبرت پکڑنی چاہیے کہ ظاہری ہاتھوں کے لگانے سے سخت پتھر سیاہ و کالا ہو گیا تو ان گناہگار دلوں کا کیا حال ہوگا، دل بہت نرم ہے، بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ لگ جاتا ہے، اگر اس نے توبہ کی تو وہ سیاہ داغ مٹ جاتا، ورنہ لگا رہتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ دوسرا گناہ کرتا ہے، تو دوسرا داغ دل پر لگ جاتا ہے، اگر توبہ واستغفار کر لیا تو صاف ہو گیا ورنہ لگا رہتا ہے۔ اسی طرح کرتے کرتے سارا دل کالا ہو جاتا ہے۔'' قرآن مجید میں اسی کو رَین کے ساتھ تعبیر کیا گیا۔ [1]

بہر حال حجر اسود گناہوں کو چوستے چوستے کالا ہو گیا ہے۔ خود کالا ہو کر لوگوں کو سفید کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اسْتِلَا مَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطَايَا))

''حجر اسود کو چھونے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' [2] حجرِ اسود گویا اللہ کا ہاتھ ہے اس پر ہاتھ رکھنا گویا خدا کے دست مبارک پر ہاتھ رکھنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ فَاوَضَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ فَكَاَنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَالرَّحْمٰنِ)) ''جس نے حجر اسود سے استلام کیا گویا اس نے رحمان کے ہاتھ پر مصافحہ کیا۔'' [3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

(اِنَّ هٰذَا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَهُوَ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُصَافِحُ بِهٖ عِبَادَهٗ مُصَافَحَةَ الرَّجُلِ اَخَاهُ) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة المطففين رقم: ٣٣٣٤؛ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، رقم: ٤٢٤٤۔ محمد بن عجلان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] **حسن**، مسند احمد، ٢/ ٣؛ سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی استلام الرکنین، رقم: ٩٥٩ وصححه ابن خزيمه: ٢٧٥٣ والحاكم ١/ ٤٨٩ و وافقه الذهبی۔ [3] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ٢٩٥٦، حمید بن ابی سوید مجہول راوی ہے۔

[4] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٤٥٧؛ ابن خزيمه: ٣٧٣٧، عبداللہ بن المومل ضعیف راوی ہے۔

”یہ حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے۔ اپنے نیک بندوں سے مصافحہ کرتا ہے، جس طرح کوئی اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت فرمایا:

(إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ) [1]

”بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا، تو تیرا بوسہ کبھی نہ لیتا۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

۲۹۷ ((اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ)) [2]

”اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی، تیرے عہد کا وفادار ہوں، تیرے نبی ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے اس پتھر کو چھوتا ہوں۔“

اس سے معلوم ہوا کہ حجر اسود کا استلام امر تعبدی اور امتثال امر کی بنا پر ہے نہ اس کی پرستش کی جاتی ہے اور نہ اسے خدا سمجھا جاتا ہے، نہ اس کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جاتا ہے اور نہ اسے نفع نقصان کا مالک سمجھا جاتا ہے، بلکہ وفاداری اور اتباع سنت میں ایسا کیا جاتا ہے۔ حجر اسود کے ان فضائل کی وجہ سے ہر حاجی بوسہ لینے کی بڑی کوشش کرتا ہے، یہاں طواف کے وقت بڑی بھیڑ رہتی ہے، اگر آسانی سے استلام ہو سکے تو استلام کر لینا چاہئے ورنہ ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کا بوسہ لے لینا کافی ہے، بھیڑ میں گھس کر دھکم پیل سے بوسہ لینا ضروری نہیں ہے۔

؎ کیا بھیڑ میکدے کی ہے در پر لگی ہوئی
پیاسو! سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الحج، باب ما ذكر في الحجر الأسود، رقم: ١٥٩٧؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، رقم: ١٢٧٠ (٣٠٦٩)۔

[2] **اسناده حسن**، المعجم الاوسط للطبراني: ١٣٨/٤، رقم: ٥٤٨٦۔

رکن یمانی: یہ بیت اللہ کا وہ کونا ہے جو ملک یمن کی جانب واقع ہے، اسی لیے اِسے رکن یمانی کہتے ہیں، یہ کونا بھی نہایت متبرک ہے اس کی تعریف رسول اللہ ﷺ کی زبانی سنئے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں جو اس دعا کو پڑھے گا تو یہ فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

﴿۹۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [1]

''اے اللہ! میں معافی اور دونوں جہاں میں عافیت طلب کرتا ہوں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں نیکی عنایت فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

ملتزم

حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کی جگہ کا نام ملتزم ہے، اس کے معنی چمٹنے کی جگہ کے ہیں۔ یہاں کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ پھیلا کر کعبہ کی دیوار کے ساتھ چمٹ کر چہرہ وسینہ دیوار پر رکھ کر خوب گریہ وزاری سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ یہ متبرک مقام ہے یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ملتزم اس جگہ کا نام ہے، جہاں دعا قبول کی جاتی ہے، جو بندہ وہاں دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔'' [2]

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آفت ومصیبت زدہ یہاں دعا مانگے گا عافیت پائے گا۔'' [3]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اس جگہ کھڑے ہو کر اپنے سینے اور چہرے کو دیوار

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ۲۹۵۷۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۲۵٤، ۳۲۱، رقم: ۱۱۸۷۳، عباد بن کثیر متروک راوی ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۲۵٤، رقم: ۱۱۸۷۳، عباد بن کثیر متروک راوی ہے۔ نیز دیکھئے حوالہ سابق۔

سے چمٹا دیا اور دونوں ہاتھوں کو دیوار پر پھیلا دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ [1]

ارزقی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام نے مکہ تشریف لا کر اوّل بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، اس کے بعد ملتزم پہنچ کر یہ دعا کی جو اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ الہام سکھائی تھی:

﴿۳۹۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَمَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَالرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ))

''اے اللہ! میرے ظاہر و باطن سے تو واقف ہے میرے عذر کو قبول کر، میرے دل میں اور میرے پاس جو کچھ ہے تو اس سے بھی آگاہ ہے، تو میرے گناہوں کو بخش دے، تو میری حاجت کو جانتا ہے، پس میرے سوال کو پورا کر دے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہو اور یقین صادق کا خواستگار ہوں، تاکہ مجھے اس امر کا کامل اطمینان حاصل ہو جائے کہ جو مجھے پہنچتا ہے۔ وہ وہی ہے جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا اور جو فیصلہ تو نے میری نسبت کیا ہے میں اس پر ہر طرح سے راضی ہوں۔''

حضرت آدم علیہ السلام اس دعا سے فارغ ہوئے تو وحی الٰہی نازل ہوئی اور رب کریم کا یہ پیغام پہنچا کہ ''آدم میں نے تیرے گناہوں کو بخش دیا اور تیری اولاد میں سے جو شخص تیرے ان الفاظ کے ساتھ مجھ سے دعا کرے گا، میں اس کے رنج و غم کو دور کروں گا، اور اس کی گمشدہ شے کا بدل دوں گا، اس کے دل سے فقر کو نکال کر غنیٰ بھر دوں گا، تجارت پیشہ شخص کی تجارت

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب المناسك، باب الملتزم، رقم: ۱۸۹۹؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الملتزم، رقم: ۲۹۶۲، مثنی بن صباح متروک الحدیث راوی ہے۔

میں برکت دوں گا، وہ دنیا سے بے پرواہو گا اور دنیا اس کے قدموں میں ہوگی۔'' [1]

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درج ذیل دعا کوملتزم میں پڑھنا چاہیے، اس کے بعد جو چاہے طلب کرے۔

[۴۰۰] ((اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا یُّوَافِیْ نِعَمَكَ وَیُكَافِیْ مَزِیْدَكَ اَحْمَدُكَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی كُلِّ حَالٍ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، وَاَعِذْنِیْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَّقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَیْكَ وَاَلْزِمْنِیْ سَبِیْلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتّٰی اَلْقَاكَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ)) [2]

''اے اللہ! کل تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے میں تیری وہ تعریف کرتا ہوں جو تیری دی ہوئی نعمتوں کا بدل ہو اور اس پر جو زیادہ دے اس کا بدلہ ہو، پھر میں تیری جن نعمتوں کو جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا سب ہی کا ان خوبیوں کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کا مجھے علم ہے اور جن کا نہیں غرضیکہ ہر حال میں، ہر آن تیری ہی تعریفیں کرتا ہوں، اے اللہ! تو اپنے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی آل و اولاد بیوی بچے داماد، اور ہر تابعدار پر رحمت وسلام بھیج، اے اللہ! مجھے شیطان اور ہر برائی سے پناہ میں رکھ اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس پر قناعت دے اور برکت کر، اے اللہ! مجھے بہترین مہمانوں میں سے کر اور مرتے دم تک تو مجھے سیدھے

---

[1] **اسناده ضعیف جدا**، المعجم الأوسط للطبرانی: ٤/ ٢٧٥، ٢٧٦، رقم: ٥٩٧٤۔ نضر بن طاہر متہم بالکذب ہے۔ اس روایت کو امام ابوحاتم الرازی نے بھی ''منکر'' قرار دیا ہے۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم: ٢/ ١٨٩، رقم: ٢٠٦٢۔

[2] کتاب الاذکار للنووی، ص: ٢٠٢، لا أصل له، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ''میں اس دعا کی اصل نہیں جانتا۔'' دیکھئے الفتوحات الربانية لابن علان: ٤/ ٣٩١۔

راستے پر ثابت قدم رکھ۔'' (آمین یارب العالمین)

حطیم: یہ ایک چھوٹا سا حصہ بیت اللہ سے الگ ہے، گویا یہ بیت اللہ شریف کا صحن ہے۔ یہ حصہ بیت اللہ میں داخل ہے۔

مطاف: بیت اللہ شریف کے کنارے کنارے طواف کرنے کی جگہ کو مطاف کہتے ہیں۔ اس کی شکل تقریبا بیضوی ہے، اس کا طول شمالاً وجنوباً ۵،۵ گز اور عرض شرقاً وغرباً ۴۵ گز ہے۔ایک چکر ایک سوبیس گز کا ہوتا ہے۔ایک طواف میں آٹھ سو چالیس گز کا چکر لگایا جاتا ہے۔ ۸ھ سے آج ۱۳۸۱ھ تک صرف جماعت کے وقت مطاف طواف سے خالی رہتا ہے، ورنہ رات دن میں اور کسی وقت طواف سے خالی نہیں رہتا، طواف کی فضیلت آگے بیان کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔

مقام ابراھیم: مقام ابراہیم حرم محترم کی عظیم الشان آیات اور عالی قدر تبرکات میں سے ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ﴾ [1]

''بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ بابرکت مکہ میں ہے اور اس میں ہدایت ہے تمام جہان کے لیے، بہت سی کھلی نشانیاں ہیں، منجملہ ان کے مقام ابراہیم ہے۔''

ان کھلی ہوئی نشانیوں میں سے وہی حجر اسود ہے جو جنت سے آیا ہے اور مقام ابراہیم ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم بنایا ہے، کسی جنگلی جانور کا شکار کرنا حلال نہیں، وہاں چیل، کوے نظر نہیں آتے۔ یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے کا حکم صادر فرمایا اور یہ عزوشرف کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ [2]

---

[1] ۳/ آل عمران: ۹۶۔ [2] ۲/ البقرۃ: ۱۲۵۔

''اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔''

مقام ابراہیم علیہ السلام اس پتھر کا نام ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے اور ان کے قدم مبارک کے نشانات اس پتھر پر موجود ہیں۔

مسجد الحرام: یہ وہ عالی شان عمارت ہے جس کے درمیان میں بیت اللہ شریف واقع ہے، اس کے چاروں طرف آگے پیچھے تین اور کسی جگہ چار بڑے بڑے دالان ہیں۔ ستونوں کے درمیان میں صفیں ہیں اور ہر چار ستونوں پر قبہ نما ڈاٹ لگائی گئی ہے، گویا چھت قبوں کی ہے۔ بیچ میں کھلا ہوا صحن ہے جس میں چاروں طرف مطاف تک جانے کے لیے پتھر اور سیمنٹ کی سڑکیں ہیں اور سڑکوں کے درمیان بقیہ زمین میں پتھریلی بجری بچھی ہوئی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے حرم شریف تقریباً شہر کے وسط میں واقع ہے، ساری تعمیر میں ۵۳۵ ستون ہیں جن میں تین سو ایک سفید سنگ مرمر کے ہیں اور دو سو چوالیس سرخ پتھر کے، گزشتہ زمانے میں روشنی کے لیے بلوری قندیلیں لٹکی ہوئی تھیں جن میں روغن زیتون جلایا جاتا تھا، مگر اب برقی روشنی ہے۔ موجودہ سعودی دورِ حکومت میں مسجد الحرام کی بہت توسیع ہو رہی ہے اور نہایت مستحکم عمارت تیار کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں مسجد الحرام کا متعدد جگہ ذکر آیا ہے۔

فضائل طواف: طواف کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں۔ کعبہ کے ارد گرد گھومنے اور چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں اور طواف کی چھ قسمیں ہیں:

(۱) طواف قدوم جو آتے وقت سب سے پہلے کیا جاتا ہے اس کو طواف الورود اور طواف اللقاء اور طواف التحیۃ بھی کہتے ہیں، یہ آفاقی کے لیے ہے۔ (۲) طواف الزیارت جو دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے یہ حج کا رکن ہے اسے طواف رکن اور طواف حج بھی کہتے ہیں۔ (۳) طواف صدر جو بیت اللہ سے واپسی کے وقت کیا جاتا ہے اسے طواف الوداع بھی کہا جاتا ہے۔ (۴) طواف العمرہ جو عمرہ کی ادائیگی کے وقت کیا جاتا ہے یہ عمرے کا رکن ہے۔ (۵) طواف نذر جو نذر ماننے والے پر ضروری ہے۔ (۶) طواف النفل جو نفلی طور پر ہر وقت کیا جاتا ہے۔

طواف، حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کی فضیلت کے بارے میں بہت سی حدیثیں

ہیں، ذیل میں چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اسے غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ملے گا۔'' 1

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بیت اللہ کا سات چکر میں طواف کر لیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ معاف فرماتا ہے، ہر ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور ہر ہر قدم پر درجہ بلند کرتا ہے۔'' 2

ابن ماجہ اور منتقی میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بیت اللہ کا سات چکر میں طواف کر لیا اور سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتا رہا تو اس کے دس گناہ معاف ہوں گے، اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے۔'' 3

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رکن یمانی پر ستر فرشتوں کو مقرر فرما رکھا ہے، جو یہاں اس دعا کو مانگتا ہے تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔''

﴿۲۰۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) 4

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عفو اور عافیت مانگتا ہوں، اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما (موقوفاً) فرماتے ہیں کہ جو خوب اچھی طرح وضو کر

---

1 **اسناده حسن**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك فضل الطواف، رقم: ٢٩٥٦۔

2 **اسناده حسن**، سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی استلام الركنين، رقم: ٩٥٩۔

3 **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ٢٩٥٧۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔ 4 **اسناده ضعيف**، ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ٢٩٥٧۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔

کے حجر اسود کا استلام کرے تو وہ رحمت الٰہی میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب استلام کے وقت

(۴۰۲) ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

''شروع اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

کہتا ہے تو اس کو رحمت باری تعالیٰ ڈھانپ لیتی ہے اور جب بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم پر ستر ہزار نیکی لکھتا ہے، ستر ہزار گناہ معاف کرتا ہے ستر ہزار درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے گھرانے کے ستر آدمیوں کی سفارش منظور فرمائے گا۔ جب مقام ابراہیم پر آ کر نہایت خشوع وخضوع اور اخلاص کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو چار عربی غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے، گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ [1]

طواف کی حالت میں اظہار شجاعت کے لیے دایاں شانہ کھلا ہوا ہونا اور چادر احرام بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں (رمل اور اضطباع مردوں کو کرنا چاہیے عورتوں کو نہیں) اور ان دونوں کی مشروعیت کی وجہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمرۃ القضاء کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ مسلمانوں کو مدینہ کی آب وہوا نے کمزور کر دیا ہے۔ یہ ہمارا مقابلہ تو کیا طواف بھی نہیں کر سکیں گے، مسلمانوں کا یہ طواف دیکھنے کے لیے دار الندوہ میں اور مکانوں کی چھت پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل اور اضطباع کرو، تاکہ مشرکین مسلمانوں کو بہادر سمجھیں اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال چلو۔

---

[1] اسنادہ ضعیف جدا، الترغیب والترھیب للأصبھانی: ۱۰۱٤، والمنذری: ۱۷٦٦۔ مغیرہ بن قیس منکر الحدیث اور طرطوسی مجہول ہے۔

مشرکین نے جب مسلمانوں کو اس طرح دوڑتے ہوئے دیکھا، تو اپنے خیال کو غلط پا کر بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے یہ تو ہرن کی طرح اچھلتے کودتے ہیں ہم سے زیادہ طاقتور ہیں۔ [1] شروع شروع میں رمل کی ابتدا یوں ہوئی، لیکن بعد میں ہمیشہ کے لیے مسنون قرار دیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے موقوف کرنا چاہا مگر سوچ کر فرمایا جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ہم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ [2]

طواف قدوم کی ترکیب: وضو کر کے مرد اپنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالے، دایاں شانہ کھلا رکھے، حجر اسود کے پاس آ کر اس کا بوسہ لے یا استلام کرے۔ استلام کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی ''اللہ کے نام سے طواف کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے۔'' [3] اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

﴿۴۰۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ)) [4]

''اے اللہ! میں تجھ پر ایمان رکھ کر اور تیری کتاب کی تصدیق کر کے اور تیرے عہد کی وفاداری اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں میں استلام کرتا ہوں۔''

یہ پڑھ کر بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کر کے طواف شروع کرو، رکن یمانی تک دلکی چال چلو اور اس دعا کو آہستہ آہستہ پڑھتے رہو جو آگے بیان کی جا رہی ہے۔

﴿۴۰۴﴾ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [5]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب کیف کان بدء الرمل، رقم: ۱۶۰۲، ۱۶۴۹؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین، رقم: ۱۲۶۶ (۳۰۵۹)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة، رقم: ۱۶۰۵۔

[3] **اسنادہ صحیح**، مسند احمد: ۲/ ۱۴۔ [4] **اسنادہ حسن**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۴/ ۱۳۸، رقم: ۵۴۸۶، موقوفاً۔ [5] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل الطواف، رقم: ۲۹۵۷۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔

”اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف ہے اور اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور وہ بہت بڑا ہے اور قوت نہیں ہے، مگر اللہ کے ساتھ۔“

رکن یمانی تک یہ دعا پڑھتے رہو۔ رکن یمانی پہنچ کر اس دعا کو پڑھو:

۴۰۵ ((اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ)) [1]

”اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت عنایت فرما اور اس میں برکت دے اور میرے اہل وعیال پر ہر پوشیدہ بھلائی کے ساتھ تو نگران ہو جا۔“

۴۰۶ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ)) [2]

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شک، شرک، نفاق، مخالفت اور برے اخلاق سے۔“

رسول اللہ ﷺ ان دونوں دعاؤں کو (جو اوپر بیان ہوئیں) پڑھا کرتے تھے۔

رکن یمانی کی دعا: اس کونے کو صرف چھونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کونے پر ستر فرشتے مقرر ہیں جب یہ دعا پڑھی جاتی ہے تو اس پر وہ آمین کہتے ہیں۔ رکن یمانی پر استلام کے بعد اس دعا کو دونوں رکنوں کے درمیان پڑھو۔ نبی اکرم ﷺ اسے اسی جگہ پڑھا کرتے تھے، دعا یہ ہے:

۴۰۷ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم، ۱/ ۴۵۵؛ ابن خزیمه: ۲۷۲۸، سعید بن زید نے عطاء بن السائب کے اختلاط کے بعد روایت کی ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذه، رقم:۱۵۴۶؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذه، باب الاستعاذه من الشقاق......، رقم: ۵۴۷۳۔ ضبارہ بن عبداللہ مجہول راوی ہے۔
تنبیہ: "من الشك و الشرك" کے الفاظ التلخیص الحبیر وغیرہ میں بے سند مذکور ہیں۔

النّارِ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت وسلامتی چاہتا ہوں، اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عنایت فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

اس دعا کو پڑھتے ہوئے حجرا سود پر آؤ، اب یہ ایک پھیرا ہوا۔ اگر حجرا سود کا بوسہ لینے کا موقع ہے تو بوسہ لو، ورنہ استلام اور ہاتھ سے اشارہ کر کے پہلی دعائیں پڑھتے ہوئے دوسرا پھیرا شروع کرو۔ اس میں بھی دلکی چال چلو، اور مذکورہ دعائیں پڑھو۔ تیسرا پھیرا بھی اسی طرح کرو۔ اس کے بعد رَمَل واضطباع نہ کرو۔ جب سات پھیرے پورے ہو جائیں تو ایک طواف پورا ہو گیا۔ حجرا سود سے طواف شروع کیا تھا اور حجرا سود ہی پر ختم کرو۔ اگر حجرِ اسود پر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لو، ورنہ استلام کر کے مقام ابراہیم کی طرف آؤ۔

طواف کی دو رکعتیں:

اور ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم پر آ جاؤ [2] مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکٰفرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ہُو اللہ احد پڑھو۔ [3]

سلام کے بعد کی دعا

سلام پھیرنے کے بعد نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنی اور اپنے لواحقین کے لیے نیک دعائیں کرو، کیونکہ یہ قبولیت کی جگہ ہے، اس کے متعلق خاص طور پر کوئی دعا صحیح حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہے، قرآن وحدیث کی جو دعائیں مناسب سمجھو پڑھ

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ٢٩٥٧۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

[3] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

سکتے ہو، لیکن طبرانی اور بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے طواف کی دو رکعتوں کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی:

﴿۴۰۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلاَّ مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! تو میرے باطن اور ظاہری حالتوں سے خوب واقف ہے میری معذرت کو قبول فرما اور تو میری حالت کو جانتا ہے مجھے میری مانگ عطا فرما اور تو میرے دل کے رازوں سے واقف ہے۔ میرے قصوروں کو معاف فرمادے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ جائے اور ایسا یقین کامل عطا فرما، تاکہ میں جان لوں کہ جو کچھ آپ نے لکھ دیا ہے وہی مجھے پہنچے گا اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں مقسوم کر دیا ہے۔ میں اس پر راضی ہوں، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود کے پاس آؤ، اس کا بوسہ لے کر یا استلام کر کے باب بنی شیبہ سے نکل کر چاہِ زمزم اور اس کی سبیل کے پاس آ کر زمزم پی لو۔ آبِ زمزم پی کر بابُ الصفا سے نکل کر سعی کے لیے باہر آؤ۔

تنبیہ

(۱) یہ طواف قدوم کا بیان تھا۔ اس میں رمل اور اضطباع ہے، اس کے سوا کسی میں رمل و

---

[1] **اسناده ضعيف جدا**، المعجم الاوسط للطبراني: ٤/ ٢٧٥، رقم: ٥٩٧١، ٥٩٧٤۔ النضر بن طاہر متروک راوی ہے۔

تنبیہ: یہ روایت حوالہ سابق: ۴۰۰ میں الفاظ میں اختلاف اور تقدیم و تاخیر کے ساتھ گزری ہے، ممکن ہے مؤلف کے زیرِ نظر مختلف نسخے ہوں۔ (واللہ اعلم)

اضطباع نہیں کرنا چاہیے اور عورتیں طوافِ قدوم میں رمل واضطباع نہ کریں۔ باقی طواف ویسا ہی کریں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ حتیٰ الامکان مردوں سے الگ ہو کر طواف کریں۔ مرد بھی اُن کو ماں، بہن، بیٹی سمجھ کر نگاہِ بد نہ ڈالیں۔ یہ دربارِ الٰہی ہے نظر بازی کا مقام نہیں ہے۔ نظر بازی سے نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

(۲) مستحاضہ عورت اور بواسیر اور سلسل البول کو طواف کرنا اور نماز پڑھنی چاہیے۔ البتہ حیض اور نفاس والی عورت اس حالت میں بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ نماز پڑھے۔ ان کے سواہر وہ کام کرے جو دیگر حاجی کرتے ہیں اور حیض سے پاک ہو جانے کے بعد طواف کرے۔ [1]

(۳) بیمار اور معذور جو خود طواف نہیں کر سکتا، اسے پکڑ کر یا کسی سواری پر سوار کر کے طواف اور سعی کرانا جائز ہے۔ [2]

(۴) بھیڑ اور ازدھام کی وجہ سے اگر حجرِ اسود کا بوسہ لینا ممکن نہ ہو، تو اُس کے سامنے کھڑے ہو کر دعا پڑھو اور ہاتھ یا لاٹھی حجر اسود کو لگا کر اِسے چوم لو اور اگر دور رہنے کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور ہی سے ہاتھ یا لاٹھی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اسے چوم لو۔ [3]

حجر اسود کا بوسہ لینے کے لیے دیر تک کھڑا رہنا اور بھیڑ میں گھس کر اور دھکم دھکا سے لوگوں کو تکلیف دے کر بوسہ لینا نیکی نہیں ہے۔ شریعت میں سہولت زیادہ ہے اس رخصت پر عمل کرنا چاہیے، جس کا بیان گزر چکا ہے۔ حجر اسود کے مقام کو لوگ پروانوں کی طرح چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الحيض، باب تقضي الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت، ۳۰۵، ۳۰٦، ۲۲۸؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صحة احرام النفساء واستحباب اغتسالها للاحرام وكذا الحائض، رقم: ۱۲۰۹ (۲۹۰۸، ۳۳٤، ۷٥٥)۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب المريض يطوف راكبا، رقم: ۱٦۳۳؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير، رقم:۱۲۷٦ (۳۰۷۸)۔

[3] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب استلام الركن بالمحجن، رقم: ۱٦۰۷؛ مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره واستلام الحجر ونحوه للراكب، رقم: ۱۲۷۲ (۳۰۷۷)۔

کیا بھیڑ میلے کی ہے در پر لگی ہوئی
پیاسو یہ ہے سبیل سر کوثر لگی ہوئی

(۵) عورتوں کو اس بھیڑ میں ہرگز نہ گھسنا چاہیے۔ بڑی بداحتیاطی ہوتی ہے۔ دور کا استلام بہتر ہے۔

(۶) طواف میں مسنونہ دعاؤں کا پڑھنا سنت ہے، بعض لوگوں نے طواف کے پھیروں میں من گھڑت دعائیں ایجاد کر رکھی ہیں، پہلے پھیرے میں فلاں دعا اور دوسرے میں فلاں، اور تیسرے میں فلاں۔ غرض ہر پھیروں کے لیے الگ الگ دعائیں مقرر کر رکھی ہیں، اس طرح کا عمل کسی صحیح حدیث میں نہیں ملتا ہے۔ طواف میں سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ اور قرآن مجید و حدیث شریف کی دعائیں کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے۔

(۷) طواف کرتے وقت اگر جماعت کھڑی ہو جائے تو طواف کو موقوف کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ نماز کے بعد پہلے طواف پر بنا کر کے پورا کر لو۔ اس طرح اگر اثنائے طواف میں قضائے حاجت کی ضرورت پڑ جائے تو طواف چھوڑ کر اس ضرورت سے فارغ ہو کر طواف پورا کر ڈالیں۔

(۸) طواف کے سات پھیروں میں اگر کمی بیشی کا شبہ ہو جائے تو ظن غالب پر عمل کرو جس طرح نماز کی تعداد میں کمی بیشی کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

(۹) پاک صاف جوتی پہن کر طواف کرنا جائز ہے جس طرح نماز پاک صاف جوتی میں جائز ہے۔

(۱۰) طواف میں دو رکن حجرِ اسود اور رکن یمانی کو چھونا چاہیے اور دونوں شامی کو نہیں چھونا چاہیے۔ [1]

(۱۱) بیت اللہ کی دیواروں کے قریب طواف کرنا چاہیے۔ بھیڑ کی وجہ سے دور سے رہ کر بھی جائز ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من لم یستلم الرکنین الیمانیین، رقم: ۱۶۰۹؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین، رقم: ۱۲۶۷ (۳۰۶۱)۔

(۱۲) قارن جس نے حج وعمرہ دونوں کا ایک احرام باندھا ہے دونوں کے لیے ایک ہی سعی کرے، حج کا الگ طواف اور عمرے کا الگ اور حج کی الگ سعی اور عمرے کی علیحدہ سعی کی ضرورت نہیں ہے۔ 1

(۱۳) بعض نادان طواف کی دو رکعتوں کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام کی جالیوں کو پکڑ کر دعائیں کرتے رہتے ہیں، یہ بدعت ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

مقصود سعی

اسے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی کی تلاش میں اتفاقیہ طور پر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل بہت پسند آیا اور اسے حج کے مناسک میں شامل فرما دیا، تاکہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یہ سنت ہمیشہ قائم رہے اور ان کی اولاد یادگار بنا لے کہ ملت اسلامیہ اور دین حنیف کے علمبرداروں نے کیا تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ اور اس زمانہ میں مرکز اسلام (مکہ) کی کیا حالت تھی، نیز جو بیتابی اور انابت الی اللہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو اس وقت تھی وہ تم بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور رحمت الٰہی کی جستجو میں اسی طرح بیتاب اور ساعی ہو، جیسے وہ پانی کی تلاش میں تھیں۔ اسی لیے سعی کی غایت وغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی کہ سعی یادِ الٰہی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

((إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَىٰ)) 2

''طواف اور سعی اور رمی جمرہ ذکر الٰہی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس یادگارِ ہاجرہ پر عمل کیا اور فرمایا:

((كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ فَاسْعَوْا)) 3

---

1 صحيح بخاري، كتاب الحج، باب طواف القارن، رقم: ١٦٣٨؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الإحرام و...... رقم: ١٢١١ (٢٩١٠)۔ 2 **اسناده حسن**، سنن ابي داود، كتاب المناسك، باب في الرمل، رقم: ١٨٨٨؛ سنن الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء كيف ترمي الجمار؟ رقم: ٩٠٢۔ 3 **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ٤/ ٧٠؛ مسند احمد: ٦/ ٤٢١، عبداللہ بن المؤمل ضعیف راوی ہے۔

’’تم پر سعی فرض کردی گئی ہے، سعی کیا کرو۔‘‘ بغیر سعی کے نہ حج پورا ہوتا ہے نہ عمرہ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’مَا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِءٍ وَلَا عُمْرَتَهٗ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ‘‘ [1]

’’بغیر سعی کے اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ کو پورا نہیں کرتا ہے۔‘‘

سعی کی ترکیب

طواف قدوم سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود کا استلام کرو۔ یہ افتتاح سعی کا استلام ہے۔ سعی کے لیے مسجد حرام سے باہر باب الصفا سے نکلو تو وہی دعا پڑھو جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھی جاتی ہے، یعنی یہ پڑھو:

(۴۰۹) ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) [2]

’’اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔‘‘

جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچو تو یہ آیت کریمہ پڑھو۔

(۴۱۰) ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾﴾ [3]

اس کے بعد ((اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ)) کو پڑھو، یعنی میں اس چیز کے ساتھ شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔ یہ کہہ کر سیڑھیوں سے صفا پہاڑی کے اوپر اتنا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان السعى بين الصفاء والمروة ركن لا يصح الحج الا به، رقم:١٢٧٧ (٣٠٧٩)۔ (موقوفًا) [2] اسناده ضعيف ، سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء مايقول عند دخوله المسجد، رقم: ٣١٤؛ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم: ٧٧١، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

[3] ٢/ البقرة:١٥٨؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبى صلی اللہ علیہ وسلم، رقم:١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

چڑھ جاؤ کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا، پھر قبلہ رُخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پہلے تین بار اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھو۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے یہاں پڑھا تھا۔

(۴۱۱) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) [1]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ ملک کا مالک ہے، اسی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی۔ اس اکیلے نے تمام کافروں کے لشکر کو بھگا دیا۔''

اس دعا کو پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنے خویش و اقارب اور ملنے جلنے والوں کے لیے دین و دنیا کی دعائیں مانگو یہ قبولیت کی جگہ ہے، پھر واپسی سے پہلے ہاتھ اٹھائے اٹھائے اسی صفا پر ذیل کی دعا پڑھ کر ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔ دعا یہ ہے:

(۴۱۲) ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تُنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ)) [2]

''اے اللہ! تو نے دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے تو وعدہ خلافی نہیں کر سکتا، جس طرح تو نے اسلام کی توفیق مرحمت فرمائی ہے، اسی طرح مجھے موت بھی حالتِ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

[2] **اسناده صحیح**، الموطا للامام مالک، ۱/ ۳۷۲؛ کتاب الحج، باب البدء بالصفا فی السعی، رقم: ۸۳۱ (موقوفًا)

اسلام میں نصیب فرما۔"

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف اس دعا کو پڑھتے ہوئے چلو۔

﴿۴۱۳﴾ ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ)) [1]

"اے میرے پروردگار! میرے قصوروں کو معاف فرمادے اور میری حالت پر رحم فرما، بلاشبہ تو عزت و بزرگی والا ہے۔"

﴿۴۱۴﴾ ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [2]

"اے میرے پروردگار! تو میری خطاؤں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما اور جو گناہ تو جانتا ہے اس سے تجاوز فرمادے تو عزت والا بزرگ ہے، اے میرے رب! تو دنیا میں نیکی عطا فرما، اور آخرت میں بھی اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔"

سبز میلوں کے درمیان دوڑنا

یہ دعا اور اس قسم کی قرآن وحدیث کی دیگر دعائیں پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف آہستہ آہستہ چلو، صفا و مروہ کے درمیان مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب دو سبز نشان ہیں جنہیں میلین اخضرین کہتے ہیں۔ جب ان میں سے پہلے کے قریب پہنچنے میں چھ سات ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو دوڑنا شروع کرو، جب دوسرے نشان پر پہنچو تو دوڑنا ترک کردو، پھر آہستہ آہستہ چلو، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جاؤ، اور مروہ پر اتنا چڑھ جاؤ کہ اگر سامنے مکانات نہ ہوں تو بیت اللہ نظر آنے لگے۔ اب چونکہ مکانات بن گئے ہیں اس لیے اب بیت اللہ نظر نہیں آتا ہے اور دائیں جانب مائل ہو کر خوب بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے رہو اور صفا کی دعائیں یہاں

---

[1] اسنادہ ضعیف، المعجم الاوسط للطبرانی: ۲/ ۱۲۸، رقم: ۲۷۵۷، ۲۷۷۸ (مرفوعًا) لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۵/ ۹۵، (موقوفًا) سفیان بن عیینہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] کتاب الام لشافعی: ۲/ ۲۰۱؛ البدر المنیر لابن الملقن: ۶/ ۲۱۶؛ کتاب الاذکار للنووی، ص: ۲۰۳ وغیرہ میں بغیر کسی سند کے مذکور ہے۔

بھی اسی طرح پڑھو جس طرح صفا پر پڑھی تھیں۔ اور دیر تک ذکر و دعا میں مشغول رہو، کیونکہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوا، پھر مروہ سے اتر کر رَبِّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْ پوری دعا پڑھتے ہوئے معمولی چال سے سبز میل تک چلو، پھر اس سبز نشان سے دوسرے سبز نشان تک دوڑنا شروع کرو اس سبز نشان پر پہنچ کر آہستہ آہستہ روزمرہ کی چال چلتے ہوئے اور دعائیں پڑھتے ہوئے صفا پر پہنچو۔ صفا پر چڑھ کر اسی ترتیب کے ساتھ انہیں دعاؤں کو پڑھو جو پہلے پڑھ چکے تھے۔ اب دو پھیرے ہوئے، پھر صفا سے مروہ تک تین اور مروہ سے صفا تک چار پھیرے ہوئے، پھر صفا سے مروہ تک پانچ اور مروہ سے صفا تک چھ اور صفا سے مروہ تک سات پھیرے مذکورہ بالا طریقے سے کرو۔ دوڑنے کی جگہ دوڑ کر اور آہستہ چلنے کی جگہ آہستہ چل کر اور دعا کی جگہ دعا پڑھ کر سعی کے ساتوں پھیروں کو پورا کرو۔

صفا کی سعی کے بعد

سعی ختم کرنے کے بعد اگر عمرے کا احرام تھا تو حلق یا قصر کر کے احرام کھول ڈالو، اور اگر تم قارن یا مفرد ہو تو حلق و قصر مت کرو، بلکہ اپنے احرام میں باقی رہو۔ دسویں تاریخ کو حلق، ذبح، رمی وغیرہ کر کے حلال ہو جاؤ۔

حلق و قصر کی فضیلت

حلق و قصر بھی افعال حج و عمرہ میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ﴾ [1]

”بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا کہ تم مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے، اگر اللہ نے چاہا، اس کے ساتھ تم میں سے کوئی سر منڈاتا ہو گا، کوئی بال کترواتا ہو گا تمہیں کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہو گا۔“

---

[1] ٤٨ الفتح: ٢٧۔

رسول اللہ ﷺ نے منڈانے والوں کو تین دفعہ اور قصر کرنے والوں کو ایک دفعہ دعا دی ہے۔

''اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرما اور کتروانے والوں کی بھی۔'' 1

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈانے سے ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔'' 2

اور فرمایا: ''سر منڈانے سے جو بال زمین پر گرے گا تو ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور ملے گا۔'' 3

سعی کے بعد کیا کرنا چاہیے

سعی سے فراغت کے بعد اگر حج تمتع کی نیت سے احرام باندھا گیا ہے تو حلق یا تقصیر کرا کے حلال ہو جانا چاہیے،، اور اگر حج قران یا افراد کا احرام باندھا گیا ہے تو نہ حجامت کرائے نہ احرام کھولے، بلکہ اپنے احرام پر بدستور باقی رہے اور جن جن کاموں سے محرم کو بچنا چاہیے ان کاموں سے بچتا رہے۔

آبِ زمزم

سعی و حجامت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد چاہ زمزم پر آ کر زمزم کا پانی پیو اور خوب سیر ہو کر پیو حتیٰ کہ پسلیاں تن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہمارے اور منافقین کے درمیان یہ نشانی ہے کہ آبِ زمزم سے منافقین کی پسلیاں نہیں تنتیں اور مسلمانوں کی پسلیاں تن جاتی ہیں۔'' 4

---

1 صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عندالإحلال، رقم: ۱۷۲۷، ۱۷۲۸؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر وجواز التقصیر، رقم: ۱۳۰۲ (۳۱۴۴، ۳۱۴۵)۔ 2 **اسنادہ ضعیف**، کشف الاستار، زوائد بزار: ۱۰۸۲، اسماعیل بن رافع ضعیف الحدیث ہے۔ 3 **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۲/ ۱۲ رقم: ۲۳۲۰، ۲۳٤۱، یحییٰ بن ابی الحجاج اور عیسیٰ بن سنان دونوں لین الحدیث راوی ہیں۔

4 **حسن**، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسك، باب الشرب من زمزم، رقم: ۳۰٦۱؛ سنن دار قطنی: ۲/ ۲۸۸۔

زمزم کی فضیلت کے بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ چند حدیثیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آب زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوجاتا ہے، اگر تم شفا کے ارادے سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے گا اور اگر تم شکم سیری کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ آسودہ کردے گا اور اگر پیاس کی دوری کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پیاس دور کردے گا، یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا کھودا ہوا ہے، اسماعیل علیہ السلام کا سقاوہ ہے۔'' [1]

''آب زمزم برکت والا ہے، بھوکوں کے لیے کھانا اور بیماروں کے لیے شفا ہے۔'' [2]

آب زمزم پینے کے آداب اور اس کی دعا

آبِ زمزم قبلہ کی طرف منہ کرکے اور کھڑے ہوکر تین سانس میں پینا چاہیے اور ہر دفعہ شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنی چاہیے اور اتنا پینا چاہیے کہ جس سے پسلیاں خوب تن جائیں، کیونکہ منافق اتنا نہیں پیتا جس سے پسلیاں تن جائیں۔ [3]

اور پیتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پیتے وقت اسے پڑھتے تھے:

(۲۱۵) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ)) [4]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن دارقطنی: ۲/ ۲۸۹؛ المستدرك للحاکم، ۱/ ۴۷۳، سفیان بن عیینہ مدلس ہیں اور محمد بن حبیب الجارودی ضعیف ہے۔ [2] **اسنادہ صحیح**، مسند ابی داود الطیالسی: ۱/ ۲۳۷، ۲۳۸، رقم: ۴۵۹ نسخہ جدیدہ۔ [3] **حسن**، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسك باب الشرب من زمزم، رقم: ۳۰۶۱؛ سنن دارقطنی: ۲/ ۲۸۸۔

تنبیہ: حدیث میں کھڑے ہوکر پینے کا ذکر نہیں ہے، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے اور پی کر الحمد للہ کہنا چاہیے۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن دار قطنی: ۲/ ۲۸۸، حفص بن عمیر بن میمون العدنی ضعیف ہے، المستدرك للحاکم: ۱/ ۴۸۳، الجارودی ضعیف ہے۔

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے تندرستی کا سوال کرتا ہوں۔"

دعا کی قبولیت کے مقام

نماز باجماعت اور نفلی طوافوں وغیرہ کے بعد دعا بھی خیر و برکت کے لیے موجب ہے یہ عبادت کا مغز ہے، دعا ہر جگہ کی جا سکتی ہے، لیکن بیت اللہ شریف میں قبولیت کی بڑی توقع ہے۔ ذیل میں ان مقامات مقدسہ کو لکھا جاتا ہے جہاں جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان جگہوں میں نہایت خلوص اور خشوع سے دعا کرو۔ وہ مقامات یہ ہیں:

(۱) طواف کرتے وقت دعا کرنا۔

(۲) حجر اسود پر دعا کرنا۔

(۳) ملتزم کے نزدیک۔ [1]

(۴) بیت اللہ شریف کے اندر۔ [2]

(۵) زمزم کے پاس۔ [3]

(۶) مقام ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد۔ [4]

(۷) سعی کے وقت صفا و مروہ پر اور صفا و مروہ کے درمیان۔ [5]

(۸) عرفات میں۔ [6]

(۹) مشعر الحرام مزدلفہ میں۔ [7]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، اس کی تحقیق و تخریج شروع کتاب میں گزر چکی ہے، حجر اسود کے لیے دیکھئے مجمع الزوائد: ۳/ ۲٤٦ و سندہ ضعیف وغیرہ، سنن ابی داود: ۱۸۹۹ میں بھی اس مفہوم کی روایت ہے جوشی بن صباح متروک کی وجہ سے ضعیف ہے۔ [2] اس سلسلے میں کوئی واضح اور صحیح حدیث نہیں ہے کہ بیت اللہ کے اندر دعا قبول ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم) [3] اس بارے میں بھی کوئی صریح صحیح حدیث نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[4] دیکھئے دعا کے قبول ہونے کے مقامات (سابقہ صفحات) [5] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔ [6] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء یوم عرفه، رقم: ۳۵۸۵، حماد بن ابی حمید، یعنی محمد بن ابی حمید ضعیف ہے۔

[7] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

(۱۰) منیٰ میں جمروں کے پاس بجز جمرۂ عقبہ۔ ❶

یہ سب قبولیت کے مقامات ہیں۔ عربی میں یا اپنی زبان میں نہایت عاجزی سے دعائیں کرو۔ یہ موقع ہمیشہ نہیں ہاتھ آتا۔

ملتزم

مقامات قبولیت میں سے ہے۔ ملتزم میں دعاؤں کی خاص اہمیت ہے جو حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کا نام ہے، یہاں کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر بیت اللہ کی دیوار سے چمٹ جاؤ چہرہ دیوار پر رکھ کر اور خوب رو رو کر دعائیں مانگو، نہایت تضرع و گریہ زاری سے توبہ واستغفار کرو، یہ قبولیت کی جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آفت اور مصیبت زدہ یہاں دعا مانگے گا تو وہ عافیت پائے گا۔'' ❷

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملتزم سے چمٹ کر رخساروں اور سینوں کو دیوار سے لگا کر اور ہاتھوں کو بچھا کر دعا مانگتے تھے۔ ❸

اس ملتزم پر درج ذیل دعا پڑھو:

(۴۱۶) ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَكَ اَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَلْزِمْنِيْ سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتّٰى اَلْقَاكَ يَارَبَّ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب عند الجمرتین: ۱۷۵۳۔ ❷ **اسناده ضعيف جداً**، المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱/ ۲۵٤، رقم: ۱۱۸۷۳، عباد بن کثیر متروک ہے کما تقدم۔

❸ **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب الملتزم، رقم: ۱۸۹۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب الملتزم، رقم: ۲۹٦۲۔ مثنی بن صباح متروک ہے۔

الْعٰلَمِيْنَ)) ❶

''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں جو تیری نعمتوں کے مقابل میں اور تیری مزید نعمتوں کے برابر ہوں میں تیری ان نعمتوں کی تعریف کرتا ہوں جن کو میں نہیں جانتا اور ہر حال میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو درود وسلام بھیج محمد ﷺ اور آل محمد پر، اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا اور ہر قسم کی برائی سے بچا اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس پر قناعت دے اور برکت عطا کر، اے اللہ! مجھے اپنے بہترین مہمانوں میں سے کر اور مرتے دم تک مجھے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ۔''

اس کے علاوہ قرآن وحدیث کی جو دعا اپنے مقصد کے مطابق پاؤ اُسے پڑھو، ان دعاؤں میں راقم الحروف کو بھی شامل کرو تو بڑی مہربانی ہوگی (جزاکم اللہ احسن الجزاء) آپ کا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ اور راقم ''بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم'' کا مصداق ہو جائے گا۔

منٰی کو روانگی

اگر تم نے حج تمتع کا احرام باندھا تھا اور عمرہ کر کے حلال ہو گئے تو آٹھویں ذی الحجہ کو جہاں کہیں بھی ہو صبح سویرے غسل اور وضو کر کے احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور اگر قران وافراد کا احرام باندھا تھا تو پہلے والا احرام باقی ہے دوبارہ احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم اپنے معلم کے ساتھ ضروری سامان لے کر لبیک پکارتے ہوئے منٰی کی طرف چلو۔ منٰی میں پہنچ کر جہاں تمہارے معلم نے ٹھہرنے کا انتظام کیا ہے، وہاں ٹھہرو، جگہ حاصل کرنے کے لیے کسی سے جھگڑا فساد مت کرو، جہاں جو ٹھہر گیا ہے وہ اس جگہ کا مستحق ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((مِنًى لِمَنْ سَبَقَ)) ❷

''منٰی میں جو پہلے پہنچ گیا وہ اس کی جگہ ہے۔'' کوئی شخص اس کو وہاں سے نہیں ہٹا سکتا۔

---

❶ کتاب الاذکار للنووی، ص: ۲۰۲، لا أصل له، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ''میں اس کی کوئی اصل نہیں جانتا۔'' ❷ **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء أن منی......، رقم: ۸۸۱؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب نزول بمنی، رقم: ۳۰۰۶ وسنده حسن۔

منٰی میں

تین کام سُنت ہیں: (۱) ظہر، عصر، مغرب، عشاء فجر کی نمازیں منٰی میں ادا کرنا (۲) ذی الحجہ کی آٹھ اور نو کی درمیانی رات منٰی میں گزارنا (۳) ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد منٰی سے عرفات کی طرف نکلنا، منٰی میں ظہر وعصر اور عشاء قصر کرو اور مغرب وفجر پوری پڑھو۔ ان پانچ نمازوں کو مسجد خیف میں پڑھو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ." [1]

"رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر منٰی تشریف لائے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں منٰی میں پڑھیں۔"

نویں کو عرفات کی طرف روانگی

نویں تاریخ کو جب آفتاب خوب اچھی طرح نکل آئے اور پہاڑوں پر اس کی دھوپ چڑھ جائے تو منٰی سے عرفات کی حاضری کے لیے میدان عرفات کی طرف چلو۔ منٰی سے چلتے ہوئے اس دعا کو پڑھتے رہو۔

(۴۱۷) ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا وَاَقْرِبْهَا اِلٰى رِضْوَانِكَ وَاَبْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ، اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) [2]

"اے اللہ! میرے اس صبح کے چلنے کو بہتر اور اپنی رضا مندی کی طرف قریب کرنے والا اور اپنے غصہ سے دور کرنے والا بنا دے، اے اللہ! میں تیری

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

[2] احیاء العلوم للغزالی: ۱/ ۲۵۳، و نسخہ أخری: ۱/ ۴۹۰ میں بے سند مذکور ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں۔

خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا ارحم الراحمین! میرے حج کو بہتر حج اور مقبول حج اور میری سعی کو قابل قدر بنا دے اور میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔''

اس دعا کو اور دوسری دعاؤں کو پڑھتے ہوئے اور تہلیل و تسبیح و تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے چلو۔ منٰی سے کچھ آگے چل کر مزدلفہ کا میدان آئے گا۔ وہاں پہنچ کر سیدھے عرفات جاؤ، یہاں ٹھہرو نہیں۔

عرفات میں پہنچنے کا راستہ

مزدلفہ سے عرفات کو جاتے وقت دو راستے ہو جاتے ہیں: (۱) طریق مازمین، (۲) طریق ضب، طریق مازمین سیدھا عرفات کو چلا گیا ہے، ناواقف عوام اسی راستے سے عرفات جاتے ہیں، حالانکہ یہ راستہ عرفات سے مزدلفہ واپس آنے کا ہے، طریق مازمین سے جانا سنت کے خلاف ہے، طریق ضب طریق مازمین کی دائیں جانب سے نمرہ گیا ہے۔ اسی راستے سے عرفات جانا سنت ہے۔

نمرہ

عرفات سے پہلے ایک میدان کا نام نمرہ ہے، یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسے مسجد آدم، مسجد ابراہیم اور مسجد نمرہ بھی کہتے ہیں، تم طریق ضب سے آ کر اسی جگہ اترو، خیمہ یا کوئی اور سایہ بنا کر اس کے نیچے تھوڑی دیر آرام کرلو، غسل وضو کرلو اور کھا پی لو، اور سورج ڈھلتے ہی ظہر وعصر کی نمازیں ملا کر جماعت سے مسجد نمرہ میں ادا کرو۔ یہاں پہلے خطبہ ہوگا، اسے سنو! پھر نماز باجماعت ملا کر قصر پڑھو، پھر عرفات چلو، زوال سے پہلے میدان عرفات میں جانا درست نہیں ہے، بلکہ زوال تک نمرہ میں رہنا ضروری ہے، اس زمانے میں ناواقف لوگوں نے اس سنت کو چھوڑ دیا ہے اور زوال سے پہلے عرفات میں چلے جاتے ہیں۔

عرفات میں پہنچنے کے بعد...

عرفات ایک کشادہ میدان ہے جس میں لاکھوں آدمی آسانی سے جمع ہو جاتے ہیں،

مکہ مکرمہ سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلے پر ہے، اس جگہ آنا اور ٹھہرنا فرض ہے اور عرفہ میں وقوف کرنا، یعنی ٹھہرنا حج کے رکنوں میں سے ایک رکن اعظم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ)) ''عرفہ میں ٹھہرنا حج ہے۔'' [1]

جو عرفہ میں نہیں ٹھہرے گا اس کا حج نہیں ہوگا، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو، کیونکہ تم سب اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی موروثہ زمین پر ہو۔'' [2]

اس مقدس اور مبارک میدان میں تم اپنے گناہوں کا اقرار کرو، اور اپنے نفس کو میدان محشر سے آشنا کراؤ۔ اس لیے اس کا نام عرفات پڑا ہے کہ دنیا کے سب حاجی اس میدان میں جمع ہو کر ایک دوسرے کی جان پہچان حاصل کرتے ہیں اور اس حالت کو حشر کا نمونہ سمجھ کر اس موقفِ اکبر میں کھڑے ہونے کی استعداد پیدا کرتے ہیں۔

یوم عرفہ اور میدان عرفہ کی فضیلت

عرفہ، یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک عرفہ کے دن کی بڑی فضیلت ہے، اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں سے فخر کر کے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو! دور دراز سے پراگندہ سر، گرد آلودہ یہاں آئے ہیں۔ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب کو دیکھا نہیں، اس نویں تاریخ کو بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔'' [3]

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب من لم یدرک عرفة، رقم: ۱۹۴۹؛ سنن ترمذی: کتاب الحج، باب ماجاء فی من ادرک الامام یجمع فقد ادرک الحج، رقم: ۸۸۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسک، باب من اتی عرفة قبل الفجر لیلة جمع، رقم: ۳۰۱۵۔ [2] **صحیح**، سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب موضع الوقوف بعرفة، رقم: ۱۹۱۹؛ سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الوقوف بعرفات والدعاء فیها، رقم: ۸۸۳۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، ابن خزیمه: ۲۸٤۰؛ ابن حبان: ۳۸۵۳، ابوزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن فرمایا: ''لوگو! اللہ تعالیٰ اس دن تمہاری حاضری کی وجہ سے فرشتوں کی جماعت پر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ تمہارے گناہوں کو معاف کرتا ہوں مگر حق العباد نہیں۔ نیک لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرتا ہوں، نیکیوں کے سوال کو پورا کرتا ہوں، اللہ کا نام لے کر مزدلفہ چلو، مزدلفہ میں بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں کی مغفرت فرماتا ہے اور ان کی سفارش منظور فرماتا ہے اور رحمتِ الٰہی سب کو گھیر لیتی ہے، زمین میں اس کی مغفرت پھیل جاتی ہے اور جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی نگرانی کی ہے ان کو وہ رحمت گھیر لیتی ہے۔ ابلیس اور اس کی ذریات (اولاد) عرفات کے پہاڑوں پر چڑھ کر حاجیوں کو دیکھ کر پریشان ہو کر چیختے چلاتے ہیں۔'' [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں ٹھہرے۔ آفتاب غروب ہونے کے قریب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((أَنْصِتْ لِي النَّاسَ)) ''لوگوں کو خاموش کرادو۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے فرمایا: ''أَنْصِتُوْا'' رسول اللہ ﷺ کے لیے تم سب خاموش ہو جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور خدا کا پیغام وسلام پہنچایا اور فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَ لِاَھْلِ عَرَفَاتٍ۔ اللہ تعالیٰ نے سب عرفات والوں کو بخش دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہم صحابہ کے لیے خاص ہے یا سب امت کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ھٰذَا لَکُمْ وَلِمَنْ اَتٰی مِنْ بَعْدِکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ.)) [2]

''یہ تمہارے لیے اور تمہارے بعد قیامت تک کے آنے والوں کے لیے ہے۔''

بعض کا قول ہے کہ میدان عرفات کے مشرق کی طرف وادی نعمان ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے روزِ اوّل میں ہم سب سے فرمایا: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ﴾ ''کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔'' ہم سب نے اس کے جواب میں ''بلٰی'' کہا تھا۔ ''بیشک آپ ہمارے رب ہیں۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مصنف عبدالرزاق: ۵/ ۱۲، رقم: ۸۸۶۲، نسخہ جدیدۃ، رجل مجھول ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، الترغیب والترھیب: ۲/ ۱۵۷، سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دیکھئے قوۃ الحجاج ص: ۲۹۔

عرفات کی مخصوص دعائیں

عرفات کی حاضری گویا دعاؤں کے لیے ہے، جس کا مختصر بیان ابھی گزرا ہے۔ دعا میں کوتاہی نہ کرو، قرآن وحدیث کی اپنے مطلب کے موافق جو جو دعا کرو سب جائز ہے، لیکن بعض خاص دعائیں عرفات میں پڑھنے کے لیے ہیں، ان سب کا بیان ذیل میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ)) ''بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔'' [1]

عرفات میں نبیوں کی بہترین دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعاؤں میں سے افضل دعا عرفہ کے دن کی ہے۔ میں نے اور مجھ سے پہلے سب نبیوں نے جو دعائیں مانگی ہیں، ان میں سب سے افضل دعا یہ ہے:

﴿۴۱۸﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [2]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان عرفات میں شام کے وقت قبلہ رخ ہو کر سو دفعہ ذیل کی دعا پڑھے:

﴿۴۱۹﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کے لیے ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۲۲) فی دعاء یوم عرفه، رقم الحدیث: ۳۵۸۵، حماد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم الحدیث: ۳۵۸۵، نیز دیکھیے سابقہ حوالہ۔

اس کے بعد سو بار سورۂ اخلاص، یعنی پوری سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، پھر سو دفعہ اس درود شریف کو پڑھے:

﴿۴۲۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ))

"اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت نازل فرما۔"

تو اس دعا کے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے میرے فرشتو! اس بندے کو کیا بدلہ ملنا چاہئے جس نے میری تعریف، تسبیح تہلیل، تکبیر و تعظیم بیان کی ہے اور میرے رسول پر درود و سلام پڑھا۔ اے فرشتو! تم گواہ رہو، میں نے اس بندے کو بخش دیا ہے اور اس کی سفارش منظور کر لی ہے اور اگر وہ تمام عرفات والوں کے لیے سفارش کرتا تو اس کی شفاعت قبول کر لیتا۔" [1]

اس کے بعد ذیل کی دعائیں حضور قلب اور خلوص سے پڑھو:

﴿۴۲۱﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ صَدْرِيْ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ)) [2]

---

[1] اسنادہ ضعیف، شعب الایمان للبیھقی: ۳/ ۴۶۳، رقم: ۴۰۷۴، ونسخه أخری: ۵/ ۵۰۲، رقم: ۳۷۸۰، عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد المحاربی مدلس ہیں۔ [2] اسنادہ ضعیف، السنن الکبریٰ للبیھقی: ۵/ ۱۱۷، ارسال اور موسیٰ بن عبیدہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

”اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل، میرے کان اور میری آنکھ میں روشنی بھر دے، اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے، اور میرے کاموں کو میرے لیے آسان کر دے۔ اے اللہ! میں سینے کے وسوسوں اور کاموں کی پریشانیوں اور قبر کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری ذات کے وسیلے سے رات دن اور ہواؤں کی برائیوں سے اور زمانے کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا

میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کثرت سے دعا مانگی وہ یہ ہے:

﴿۴۲۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ)) [1]

”اے میرے اللہ! تیری ایسی تعریف ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے اور اس سے بہتر جو ہم کرتے ہیں۔ اے اللہ! میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا اور میرا مال سب کچھ تیرے لیے ہے اور میرا ٹھکانا بھی تیری طرف ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور سینے کے وسوسوں سے اور کاموں کی پراگندی سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہواؤں کی برائی سے۔“

یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں اللہ تعالیٰ

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء عرفة، رقم: ۳۵۲۰، قیس بن ربیع ضعیف راوی ہے۔

کے حضور کی تھی یہ بڑی مبارک دعا ہے:

﴿۲۲۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰی مَكَانِیْ تَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَعْلَمُ مَكَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ لَا يَخْفٰی عَلَيْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُا لْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقْبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَكُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! تو میری ہر بات سنتا ہے، میرے ٹھکانے، میرے باطن اور ظاہر سے خوب واقف ہے، میری کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میں تیرے در کا بھکاری کنگال، فقیر، فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، ڈرنے والا، اپنے قصور کا اقرار کرنے والا، میں ایک ادنیٰ ذلیل مسکین بن کر تجھ سے مانگتا ہوں اور میں ایک خوار، رسوا گناہگار کی طرح تیری طرف گڑگڑاتا ہوں، میں تجھے ایک ڈرنے والے مصیبت زدہ کی طرح پکارتا ہوں جس کی تیرے سامنے گردن جھک گئی ہے، جس کے آنسو تیرے لیے بہہ پڑے ہیں، جس کا جسم تیرے لیے ذلیل ہوگیا، جس کی ناک تیرے لیے خاک آلود ہوگئی ہے۔ اے تمام مسؤلوں سے بہتر اور ہر دینے والے سے اچھے اور اے سب سے زیادہ مہربان! مجھ سوالی کو اپنے دروازے سے خالی نہ لوٹانا اور میرے ساتھ شفقت اور مہربانی فرما، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۱۴۰، رقم: ۱۱۴۰۵؛ الصغیر ۱/ ۲۴۷،

ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس دعا کو عرفات میں کثرت سے پڑھا کرو۔''

﴿۲۲۴﴾ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ❶

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عنایت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفات میں ظہر وعصر کی نمازوں کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' اور تین دفعہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ'' پڑھتے تھے۔ ❷ اور یہ دعا بھی مانگتے:

﴿۲۲۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا)) ❸

''اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور گناہوں کو بخش دے۔''

پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیتے۔

رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے میدان میں اس دعا کو پڑھا تھا:

﴿۲۲۶﴾ ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ)) ❹

''اے اللہ! میں تیرے دربار میں حاضر ہوں اور بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفات میں زوال آفتاب کے بعد بلند آواز سے اس دعا کو پڑھتے

---

❶ ۲/ البقرة: ۲۰۱؛ صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ "ربنا آتنا في الدنيا" رقم: ٦٣٨٩؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الدعاء، اللهم آتنا في الدنيا، رقم: ٢٦٩٠ (٦٨٤٠)۔

تنبیه: نبی اکرم ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے، لیکن کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ یہ دعا عرفات میں کثرت سے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ (واللہ اعلم)

❷ **اسناده ضعيف**، مصنف ابن ابي شيبه: ٣/ ٣١٨، رقم: ١٤٧٠١، سلیمان بن طرخان التیمی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ ❸ **اسناده ضعيف**، مصنف ابن ابي شيبه: ٣/ ٢٥٠، رقم: ١٤٠١٤، ابواسحاق السبیعی مدلس راوی ہیں۔ ❹ **اسناده حسن**، السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٤٥؛ صحيح ابن خزيمه: ٢٨٣١؛ ابن الجارود: ٤٧٠؛ والحاكم: ١/ ٤٦٥ ووافقه الذهبي۔

تھے:

﴿۴۲۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلَنَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى)) [1]

"اے اللہ! ہمیں ہدایت کی راہ دکھا اور تقویٰ کی زینت سے مزین کر دے اور دنیا و آخرت میں ہماری مغفرت فرمادے۔"

اس کے بعد پست آواز سے فرماتے:

﴿۴۲۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالدُّعَاءِ وَلَكَ الْاِجَابَةُ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا وَمَا كَرِهْتَنَا مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا))

"اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ حلال برکت والی روزی مانگتا ہوں، تو نے مجھے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور تیرے ذمہ اس کی قبولیت ہے اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور نہ تو اپنے عہد کو توڑتا ہے۔ اے اللہ! جو بھلائی تجھے پسند ہو اس کی محبت ہمارے دل میں ڈال اور اسے آسان کر دے اور جو برائی تجھے ناپسند ہو اس سے ہمیں بچا اور ہدایت کے بعد اسلام کو ہمارے دلوں سے نہ نکالنا۔"

﴿۴۲۹﴾ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾﴾ [2]

"اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی اپنے حق میں برائی کی ہے) اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/ ۳۱۸، رقم: ۱۴۷۰۱، سلیمان التیمی مدلس راوی ہے۔ [2] ۷/ الاعراف: ۲۳۔

۴۳۰ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ 1

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ظالم ہوں۔''

۴۳۱ ﴿وَ تُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴾ 2

''اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

۴۳۲ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۗ وَ اغْفِرْ لَنَا ۗ وَ ارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴾ 3

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اتنا بوجھ ہمارے سر پر نہ رکھنا (اور اے پروردگار!) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہمیں کافروں پر غالب کر۔''

۴۳۳ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾ 4

''اے ہمارے رب! جب تو نے ہمیں ہدایت دی تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔''

۴۳۴ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ

---

1 ۲۱/الانبیاء: ۸۷۔ 2 ۲/البقرۃ: ۱۲۸۔
3 ۲/البقرۃ: ۲۸٦۔ 4 ۳/آل عمران: ۸۔

دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ❶

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو ٹھیک طرح کی نماز پڑھنے کی توفیق عطا کر۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! حساب کتاب کے دن مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو بخش دینا۔''

﴿۴۳۵﴾ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾﴾ ❷

''اے میرے رب! میرے ماں باپ نے جس طرح مجھے بچپن میں (شفقت سے) پالا ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما۔''

﴿۴۳۶﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾﴾ ❸

''اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ پیدا نہ ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔''

﴿۴۳۷﴾ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾﴾ ❹

''اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کے لیے مزید تباہی بڑھا۔''

﴿۴۳۸﴾ ﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾﴾ ❺

---

❶ ١٤/ ابراهيم: ٤٠-٤١۔ ❷ ١٧/ بنی اسرائيل: ٢٤۔ ❸ ٥٩/ الحشر: ١٠۔
❹ ٧٢/ نوح: ٢٨۔ ❺ ٦٠/ الممتحنة: ٤۔

"اے ہمارے پروردگار! تجھ ہی پر ہمارا بھروسا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں ہمیں لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کا نشانہ ستم نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔"

۴۳۹ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴾ 1

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔"

۴۴۰ ﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ 2

"اے میرے رب! میرا علم میں اضافہ فرما۔"

۴۴۱ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ 3

"اے میرے پروردگار! جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں ان کا شکر کرنے اور جو نیک کام تجھے پسند ہیں ان کے کرنے کی توفیق دے اور میری اولاد کو نیک صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔"

۴۴۲ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ 4

"اے ہمارے پروردگار! ہم سے (ہماری دعا اور اعمال) قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

۴۴۳ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ

---

1 ۲۵/ الفرقان: ۷٤۔ 2 ۲۰/ طٰہٰ: ۱۱٤۔ 3 ٤٦/ الاحقاف: ۱۵۔

4 ۲/ البقرۃ: ۱۲۷۔ **تنبیہ**: درج بالا قرآنی دعائیں اور ان کے بعد مزید دیگر دعائیں مطلق ہیں، ان کا خاص حج کے موقع پر پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور حتی المقدور اپنے اس عہد اور وعدے پر قائم ہوں جو تجھ سے کیا ہے۔ اپنے کیے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں، ان کا اقرار کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہ کا بخشنے والا نہیں ہے۔''

۴۴۴ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [2]

''اے اللہ! میری خطا اور نادانی اور اپنے کام میں اسراف اور گناہ جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے۔ یا اللہ! جو گناہ میں نے ہنسی مذاق میں یا بھول کر کئے ہیں یا قصداً جان بوجھ کر، سب معاف کر دے اور یہ سب باتیں مجھ میں ہیں، اے اللہ! جو گناہ میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کئے ہیں اور جو کھلم کھلا کئے ہیں اور جو چھپ چھپا کر کئے ہیں اور وہ گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ اللّٰھم اغفرلی، رقم: ٦٣٩٨؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ٢٧١٩ (٦٩٠١)۔ واللفظ له۔

قادر ہے۔"

﴿۴۴۵﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا)) [1]

"اے اللہ! میں تیرے حضور گناہوں سے ایسی توبہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی ان کی طرف نہ لوٹوں گا۔"

﴿۴۴۶﴾ ((اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ)) [2]

"اے اللہ! تیری بخشش میرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت سے بہت امید ہے۔"

﴿۴۴۷﴾ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ)) [3]

"اس خدائے برتر سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو زندہ اور سب چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔"

﴿۴۴۸﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)) [4]

"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور درگزر کو دوست رکھتا ہے، میرے گناہ معاف کر۔"

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم: ۱/ ۵۱۶، فضیل بن سلیمان النمیری جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم: ۱/ ۵۴۳، ۵۴۴۔ اس کی سند کئی مجہول الحال راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[3] **اسنادہ حسن**، المستدرك للحاکم: ۱/ ۵۱۱؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/ ۱۰۶، ۱۰۷ من طریق آخر۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۸۴) فی فضل سوال العافیة، رقم: ۳۵۱۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالعفو والعافیة رقم: ۳۸۵۰۔ عبداللہ بن بریدہ کا سیدہ عائشہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

﴿۴۴۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ❶

''اے اللہ! میں فکروں سے، غم سے، عاجزی وکاہلی سے، نامردی وبخل سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کی زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا)) ❷

''اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو، تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)) ❸

''اے اللہ! میں تیری نعمت کے جانے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدلنے اور تیرے عذاب ناگہانی کے آنے اور تیرے ہر غضب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ)) ❹

''اے میرے اللہ! میں اپنے کرتوتوں کی برائی سے اور ناکردہ گناہ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن والکسل، رقم: ٦٣٦٩؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من العجز والکسل وغیره، رقم: ٢٧٠٦ (٦٨٧٣)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ٢٧٢٢ (٦٩٠٦)۔

❸ صحیح مسلم. کتاب الرقاق، باب اکثر اهل الجنة الفقراء، رقم: ٢٧٣٩ (٦٩٤٣)۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ٢٧١٦ (٦٨٩٥)۔

وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)) [1]

''اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب اور فتنہ سے اور قبر کے فتنہ اور عذاب سے اور مال کے فتنہ کی برائی سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہ برف کے پانی اور اولوں سے دھو اور گناہوں سے میرا دل ایسے پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسی دوری کر جیسے مشرق اور مغرب میں کی ہے۔''

(۲۵۴) ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ أُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ)) [2]

''اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ لیتا ہوں، میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا، تو نے جیسی تعریف فرمائی ہے تو ویسا ہی ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الفقر، رقم: ٦٣٧٧، ٦٣٧٥؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة، رقم: ٥٨٩ (٦٨٧١)۔

[2] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب قنوت فی الوتر، رقم: ١٤٢٧؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الدعاء الوتر، رقم: ٣٥٦٦؛ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ١١٧٩؛ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ١٧٤٨۔

﴿۴۵۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ)) [1]

''اے اللہ! میں برص اور کوڑھ اور دیوانہ پن اور ہر بری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

﴿۴۵۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ)) [2]

''اے اللہ! میں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشوں اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔''

﴿۴۵۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشِّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ)) [3]

''اے اللہ! میں بلا کی مشقت اور حصول بدبختی اور بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی)) [4]

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پارسائی اور غِنا مانگتا ہوں۔''

﴿۴۵۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)) [5]

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے سیدھا راستہ دکھا اور مجھے

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الاستعاذہ، رقم: ۱۵۵٤؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذہ، باب الاستعاذة من الجنون، رقم: ٥٤٩٥، قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء ام سلمه، رقم: ۳۵۹۱۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، رقم: ٦٣٤٧؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب التعوذ من سوء القضاء، رقم: ۲۷۰۷ (٦٨٧٧)۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ۲۷۲۱، ٦٩٠٤۔

[5] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ۲٦۹۷ (٦٨٥٠)۔

عافیت دے اور رزق عطا کر۔"

﴿۲۶۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) [1]

"اے اللہ! میرا دین جو تیرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت جہاں مجھے جانا ہے سب کو میرے لیے سنوار دے اور میرے لیے زندگی کو ہر نیکی میں زیادتی کا اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب کر۔"

﴿۲۶۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔"

﴿۲۶۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ)) [3]

"اے اللہ! میرے عیبوں کو ڈھانک اور مجھے ڈر سے بے خوف کر۔"

﴿۲۶۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُكَ مِنَ النَّارِ)) [4]

"یا اللہ! میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

﴿۲۶۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) [5]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی لادعیة، رقم: ۲۷۲۰ (۶۹۰۳)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلوة، باب تخفیف الصلاة، رقم: ۷۹۲، اعمش مدلس ہیں۔ **تنبیه**: "اسأل اللہ الجنة" کے الفاظ صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ دیکھئے ابو داود: ۷۹۳، ابن ماجہ: ۹۱۰ وغیرہ۔

[3] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول اذا أصبح رقم: ۵۰۷٤۔

[4] **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة انهار الجنة، رقم: ۲۵۷۲؛ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب صفة الجنة، رقم: ٤۳٤۰۔

[5] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۱۰)، رقم: ۳۵۶۳۔

''اے اللہ! مجھے حلال چیز عطا کر کے حرام سے بچا اور اپنا فضل فرما کر اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔''

﴿۴۶۵﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَا لِیْ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا اور گھر کے لوگوں اور مال میں معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔''

﴿۴۶۶﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔''

﴿۴۶۷﴾ ((اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ)) [3]

''اے اللہ! میرے فائدے کی بات میرے دل میں ڈال اور میرے نفس کی برائی سے مجھے بچا۔''

﴿۴۶۸﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ)) [4]

''اے اللہ! تیری محبت اور تیرے دوست کی محبت اور وہ کام جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے تجھ سے مانگتا ہوں۔''

﴿۴۶۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِهٖ)) [5]

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۴؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب مایدعو به الرجل......، رقم: ۳۸۷۱۔ [2] **صحیح**، مسند احمد، ۱/ ۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیة، رقم: ۳۷۴۹۔

[3] **صحیح**، مسند احمد: ۴/ ۴۴۴، رقم: ۱۹۹۹۲ وصححه الحاکم: ۱/ ۵۱۰؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب قصة تعلیم دعا......، رقم: ۳۴۸۳ واللفظ له، وسنده ضعیف۔

[4] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود......، رقم: ۳۴۹۰ و صححه الحاکم: ۲/ ۴۳۳۔ [5] **اسنادہ حسن**، المستدرك للحاکم: ۱/ ۵۱۰ واللفظ له۔

’’اے اللہ! جو تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے نفع دے اور جو بات مجھے نفع دے وہ مجھے سکھا اور وہ علم جس کے سبب سے تو مجھے نفع بخشے مجھے نصیب کر۔‘‘

﴿۴۷۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ)) [1]

’’اے اللہ! اپنے دیئے ہوئے پر مجھے قناعت دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور میری جو چیز غائب ہے تو اس کی اچھی طرح حفاظت فرما۔‘‘

﴿۴۷۱﴾ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) [2]

’’اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔‘‘

﴿۴۷۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ)) [3]

’’اے اللہ! میری آنکھ اور کان کو سلامت رکھ کہ ان سے فائدہ اٹھاتا رہوں اور ان کو میرا وارث بنا اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلے میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔‘‘

﴿۴۷۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ)) [4]

’’اے اللہ! جو بہتری تیرے نبی ﷺ نے تجھ سے مانگی ہے ہم بھی تجھ سے وہی

---

[1] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۱۰، عطاء بن السائب آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔ [2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب دعاء يامقلب القلوب رقم: ۳۵۲۲؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، رقم: ۳۸۳٤۔

[3] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب دعاء اللهم متعنى...... ، رقم: ۷/ ۳٦۰٤۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب دعاء اللهم انانسألك، رقم: ۳۵۲۱، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

مانگتے ہیں اور جس برائی سے تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے ہم بھی اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں، تو ہی ہے کہ جس سے مدد مانگی جائے اور تو ہی منزل مقصود تک پہنچانے والا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت اور قوت نہیں ہے۔"

﴿۴۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

"اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے اور بزرگ ہے۔"

عرفات سے واپسی

ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف اور ذکر و دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر سورج چھپ جانے کے بعد مزدلفہ کی طرف چلو۔ غروب سے پہلے مت چلو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جاہلیت میں لوگ عرفات کے میدان سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے ہی چل پڑتے تھے، جب کہ سورج لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد چل پڑتے جب کہ آفتاب لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا تھا۔ ہم میدان عرفات سے غروب آفتاب کے بعد چلیں گے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس ہوں گے۔ ہم مشرکین اور بت پرستوں کے غلط راستے کے خلاف صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کیے گئے۔" [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ٦٣٥٧؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم: (٩٠٧)۔

[2] **اسناده ضعیف**، السنن الکبری للبیهقی: ٥/ ١٢٥؛ المستدرك للحاکم، ٢/ ٢٧٧، ابن جریج دلس ہے اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

مزدلفہ

منیٰ اور عرفات کے درمیان تقریباً آدھے راستے پر واقع ہے جو حد حرم میں داخل ہے یہاں جاہلیت میں عرب لوگ اپنے آباء واجداد کے کارنامے بیان کرتے تھے۔ اس کو مشعر الحرام بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿١٩٨﴾﴾ [1]

”جب تم عرفات سے واپس ہو تو اللہ کو مشعر الحرام کے پاس یاد کرو اور جس طرح اس نے تمہیں بتایا ہے، اسی طرح یاد کرو اور اس سے پہلے تم ناواقف تھے۔“

اللہ کی یاد سے دونوں جہاں کی بھلائیاں ملتی ہیں۔ حج کے زمانے میں یہاں بازار لگ جاتا ہے، کھانے پینے اور ضروریات کی سب چیزیں مل جاتی ہیں، اس کو جمع اور مشعر الحرام بھی کہتے ہیں۔ مشعر الحرام کے پہاڑ کو جبل قزح کہتے ہیں۔

مزدلفہ میں نماز

مزدلفہ میں پہنچ کر جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ، سب سے پہلے اذان و تکبیر کہلوا کر پہلے مغرب کی نماز باجماعت ادا کرو، پھر دوسری اقامت کے بعد عشاء کی نماز قصر کر کے جماعت سے پڑھو، یہاں ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھو۔

رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں تشریف لائے اور ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ [2]

لہٰذا پہلی اور بعد والی سنتیں مت پڑھو۔ وتر چاہے اسی وقت پڑھو یا تہجد کے وقت پڑھو۔ مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے۔ جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ، البتہ عام راستوں اور وادی محسّر میں مت ٹھہرو۔ رات کو جہاں تک ہو سکے خوب دعائیں اور ذکر الٰہی

---

[1] ٢/ البقرة: ١٩٨۔ [2] صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، رقم: ١٦٧٣؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة ومن عرفات إلى المزدلفة، رقم: ١٢٨٨ (٣١١٢، ٣١١١)۔

کرو۔اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔اس رات قیام کرنے سے دل روشن رہتا ہے اور جنت واجب ہوجاتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ دونوں عیدوں کی دونوں راتوں میں عبادت کے لیے قیام کرلے تو اس کا دل مردہ نہیں ہوگا۔جس دن اوروں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔'' [1]

مزدلفہ کی شب باشی

مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے ،البتہ عورتوں بچوں اور کمزوروں کے لیے رخصت ہے کہ وہ آخر شب کو کچھ دیر تک مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی اور دعا کر کے منیٰ چلے جائیں، منیٰ پہنچ کر آفتاب نکلنے کے بعد رمی کر کے احرام کھول دیں،عورتیں عذر کے سبب طلوع آفتاب سے قبل صبح کے وقت رمی کرسکتی ہیں۔ [2]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا و دیگر کمزور اور بچوں کو رات کو آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ [3]

مزدلفہ میں فجر کی نماز

شب باشی کے بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز اول وقت اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کرو اور مشعر الحرام کے پاس آ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہوجاؤ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف لائے۔ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی، ان دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں نہیں پڑھیں، پھر آپ لیٹ گئے

---

[1] **اسناده ضعيف** ، سنن ابن ماجه ، كتاب الصيام ، باب فيمن قام ليلتى العيدين ، رقم: ١٧٨٢ ، بقیہ بن ولید مدلس ہیں اور سماع مسلسل کی صراحت نہیں ہے۔ [2] صحيح بخارى ، كتاب الحج ، باب من قَدَّمَ ضعفة اهله بليل ، رقم: ١٦٧٦؛ صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء ، رقم:١٢٩٠ (٣١٣٠)۔ [3] صحيح بخارى ، كتاب الحج ، باب من قدم ضعفة اهله بليل ، رقم: ١٦٨٠؛ صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء ، رقم:١٢٩٠ (٣١١٨)۔

یہاں تک کہ جب صبح صادق ہوگئی۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد اذان وا قامت کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر قصوا (اونٹنی) پر سوار ہو کر مشعر الحرام کے پاس تشریف لائے قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور اللہ کی وحدانیت بیان فرماتے رہے، یہاں تک کہ خوب روشنی ہوگئی۔ پھر طلوع آفتاب سے پہلے چل پڑے۔ وادی محسر میں آ کر ذرا اونٹنی کو تیز کر دیا، درمیانی راستے سے جمرہ کے پاس آئے اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے، پھر قربان گاہ میں تشریف لائے۔ [1]

مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی

مزدلفہ کے میدان مقدس میں ایک منارہ بنا ہوا ہے، اس کے کنارے کنارے احاطہ بنا ہوا ہے جسے مشعر الحرام کہتے ہیں، تم اس کے پاس سواری پر یا بغیر سواری کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر ذکر الٰہی کرو، اللہ کی وحدانیت بیان کرو، اور خوب اجالا ہونے تک تکبیریں اور تسبیحیں پڑھتے رہو، اور ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“ پڑھتے رہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشعر الحرام کے پاس تشریف لائے اس پر چڑھ کر دعا فرمائی اور تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کی۔ [2]

اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں مظالم اور حقوق العباد کی معافی کے لیے دعا کی تھی تو قبول نہیں ہوئی، مشعر الحرام میں پھر وہی دعا کی جو قبول ہوئی۔ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے عرفہ کی شام دعا فرمائی اللہ کی طرف سے جواب ملا کہ حقوق العباد کے علاوہ سب گناہوں کو میں نے بخش دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے۔“ عرفہ کی شام یہ دعا قبول ہوئی۔ مزدلفہ کی صبح پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا کی تھی جو قبول ہوئی۔ [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم:۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم:۱۲۱۸ (۱۹۵۰)۔

[3] **اسناده ضعيف**، مسند احمد، ٤/ ١٤، ١٥؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الدعاء بعرفة، رقم: ۳۰۱۳۔ عبداللہ بن کنانہ اور اس کا باپ دونوں مجہول ہیں۔

وادئ محسّر سے کنکریاں اٹھائے چلو

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی راستے میں ایک محسر نامی میدان آتا ہے جس کا طول پانچ سو پینتالیس گز ہے۔ یہاں بجری کی قسم کا موٹا موٹا ریتا ہے اس کا بھورا بھورا، میلا سا رنگ ہے۔ یہاں سے چنے کے دانے کے برابر ستر کنکریاں اٹھا لو گر جانے کے خوف سے اگر کچھ زیادہ بھی اٹھا لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس جگہ سے جلدی نکلو، یہ خطرناک مقام ہے۔ ابرہہ ظالم بادشاہ جو بیت اللہ گرانے کے ارادے سے آ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چڑیوں نے چونچ میں کنکریاں لے کر اس پر اور اس کے لشکر پر پھینک کر اسی جگہ ان کا خاتمہ کر دیا تھا، جیسا کہ پورا واقعہ قرآن مجید کی سورۂ فیل میں بیان ہوا ہے۔

وادی محسّر سے تھوڑا سا آگے ایک کشادہ میدان ہے یہاں متفرق راستے ہیں۔ تم بیچ کے راستے سے لبیک پکارتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے جمرۂ عقبہ پر آؤ، جو سب سے آخر بیت اللہ کی طرف ایک منارہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسّر میں سواری کو تیز کر دیا تھا اور سب کو ٹھیکری کے برابر کنکری پھینکنے کا حکم دیا۔" [1]

اور اگر پیدل چل رہے ہو تو اس میدان سے تیزی سے گزر جاؤ۔

زاد المعاد (۲/۲۵۶) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طریق وسطیٰ بیچ کے راستے سے منیٰ تشریف لائے اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی کی۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر رمی ذبح حلق کریں، پھر مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرو۔

رمی جمار

رمی کے معنی کنکری پھینکنے کے ہیں۔ جمار اور جمرات جمرہ کی جمع ہے، جمرہ کنکری کو کہتے ہیں، چونکہ جمرۂ عقبیٰ، وسطیٰ، اولیٰ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، اس لیے مجازاً انہیں جمرات یا جمار

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم:۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

کہتے ہیں۔ منیٰ کی بیچ کے راستے میں یہ تین جگہ ہیں ان پر پتھر کے تین ستون بقدِ آدم اونچے بنے ہوئے ہیں، ان تینوں کو جمرات یا جمار کہتے ہیں، اور الگ الگ ہر ایک کو جمرہ بولتے ہیں۔ ان میں سے جو مکہ مکرمہ کی طرف ہے اسے جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں اور بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں اور تیسرے کو جو مسجد خیف کے قریب ہے جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں۔ ان جمرات پر کنکری پھینکنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مناسک ادا کرنے کے لیے تشریف لائے تو جمرۃ الاخریٰ کے پاس شیطان نظر آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، آپ آگے چلے تو جمرۃ الوسطیٰ کے پاس پھر شیطان نظر آیا، وہاں بھی آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر آپ آگے بڑھے تو جمرۃ الاولیٰ کے پاس شیطان نظر آیا تو آپ نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''شیطان کو مارتے رہو اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر چلتے رہو۔'' [1]

بعض کے نزدیک یہ رمی واجب ہے اور مالکیہ کے نزدیک رمی جمرۃ عقبہ حج کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے اس کے چھوڑنے سے حج باطل ہو جائے گا۔ [2]

دسویں تاریخ کو صرف جمرہ اخری کی رمی ہوتی ہے اور جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ اولیٰ کی نہیں ہوتی۔ منیٰ میں بقرہ عید کی نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔ جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا عید کی دو رکعت نماز کے قائم مقام سمجھو۔ کنکری مارنے کا وقت دس ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب تک ہے، مجبوراً زوال کے بعد بھی جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ضحیٰ کے وقت یہ کنکریاں ماری تھیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ پر ضحیٰ کے وقت کنکریاں ماری تھیں بعد کی تاریخوں میں زوال آفتاب کے بعد۔ [3]

---

[1] **حسن**، المستدرك للحاكم، ١/ ٤٦٦؛ مسند احمد، ١/ ٢٩٧، رقم: ٢٧٠٧ وسنده صحيح (باختلاف يسير) [2] نيل الاوطار، ٥/ ١٤٤۔ [3] صحيح بخاري، كتاب الحج، باب رمي الجمار معلقًا رقم قبل: ١٧٤٦؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وقت استحباب الرمي، رقم: ١٢٩٩ (٣١٤١)۔

اور قریش کے لڑکوں سے فرمایا تھا: ((لَا تَرْمُوا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ)) طلوع آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا۔'' ❶

عورتیں طلوع فجر سے پہلے مار سکتی ہیں، جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا۔ ❷

اور رمی جمرہ عقبہ کے وقت لبیک موقوف کر دو اور عقبہ رمی سوار ہو کر کرنا افضل ہے، بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرے جمرات کی رمی پیدل کرو تو اچھا ہے اور دائیں ہاتھ سے رمی کرو، بائیں ہاتھ سے خلاف سنت ہے، اور رمی کے وقت ہاتھ اتنا اونچا کرو کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب جمرۂ عقبیٰ پر پہنچے تو بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کیا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے تھے، پھر فرمایا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی کی ہے جس پر سورۂ بقرہ کا نزول ہوا۔ ❸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ تک لبیک کہتے رہے۔ ❹

کنکریوں کے مارنے کا طریقہ

جمرۂ عقبیٰ کے پاس پہنچ کر لبیک پکارنی چھوڑ دو، اس کے سامنے نیچی جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ بیت اللہ شریف کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں جانب کرو، انگوٹھے کے ناخن پر کنکری رکھ کر شہادت کی انگلی سے سات کنکریاں الگ الگ خوب تاک تاک کر جمرہ عقبہ پر مارو، اگر یہ مشکل ہو تو انگوٹھے اور انگلی سے پکڑ کر مارو، پہلی کنکری پر لبیک موقوف کر دو، ہر کنکری ہمراہ

---

❶ **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب التعجيل من جمع، رقم: ۱۹٤۰؛ سنن ابن ماجه: ۳۰۲۵؛ سنن النسائی: ۳۰٦٦، الحسن العرنی کی سیدنا عبداللہ بن عباس سے روایت مرسل ہوتی ہے۔

❷ **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الحج، باب التعجيل من جمع، رقم: ۱۹٤۲۔

❸ صحيح بخاری، کتاب الحج، باب تكبير مع كل حصاة، رقم: ۱۷٤۸، ۱۷۵۰؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب رمی الجمرة العقبة من بطن الوادی، رقم: ۱۲۹٦ (۳۱۳۱)۔

❹ صحيح بخاری، کتاب الحج، باب التلبية والتكبير غداة النحر، رقم: ۱٦۸۵؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية، رقم: ۱۲۸۰ (۳۰۸۸)۔

مارنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

﴿۴۷۵﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا)) [1]

''اللہ کے نام پر کنکری مارتا ہوں، اللہ بہت بڑا ہے، شیطان ذلیل ہو، خدا راضی ہو جائے، اے اللہ! حج کو قبول فرما اور گناہوں کو معاف فرما اور کوشش کی قدردانی فرما۔''

قربانی کی دعا

رمی جمار کے بعد قربانی کی جگہ آ کر قربانی کرتے وقت یہ دعا پڑھو:

﴿۴۷۶﴾ ((اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَمِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) [2]

''بلاشبہ میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ یک سو ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں، تحقیق میری نماز، میری قربانی، میری حیات اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو پروردگارِ عالم ہے۔ نہیں کوئی شریک واسطے اس کے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۴۰۱۳، ۱۴۱۴، لیث بن ابی سلیم کے ضعیف اور ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: اس میں "بسم اللہ...... ورضا للرحمن" کے الفاظ نہیں ہیں۔

[2] **اسنادہ حسن**، ابن خزیمہ: ۲۸۹۹، نیز دیکھئے سنن ابی داود، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، رقم: ۲۷۹۵؛ سنن ابن ماجہ، کتاب الأضاحی، باب أضاحي رسول اللہ ﷺ، رقم: ۳۱۲۱۔

سے ہوں، اے اللہ! قبول کر مجھ سے جیسے کہ قبول کی اپنے خلیل ابراہیم اور حبیب محمد ﷺ سے، اللہ کا نام لے کر (ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ یہ بھی پڑھا کرتے تھے:

﴿۲۷۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) [1]

"اے اللہ! محمد، ال محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما۔"

حجامت کرا کر احرام کھول دو

قربانی سے فارغ ہو جانے کے بعد حجامت کرلو۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاؤ اور اپنی دائیں جانب سے سر کا منڈانا یا کتروانا شروع کراؤ۔ [2] سر کے منڈانے کو حلق اور کتروانے کو قصر کہتے ہیں دونوں جائز ہیں، لیکن منڈانا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے تین مرتبہ دعا رحمت فرمائی ہے اور کتروانے والوں کے حق میں صرف ایک دفعہ دعا کی ہے۔ [3]

عورتیں سر کے بال نہ منڈائیں، بلکہ وہ چٹیا میں سے چند بالوں کو کترالیں ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عورتوں پر بال منڈانا ضروری نہیں ہے، بلکہ کترانا ضروری ہے۔" [4]

اب تم احرام کھول دو، نہاؤ، غسل کرو، خوشبو لگاؤ، احرام کی حالت میں جو چیزیں حرام تھیں اب سب حلال ہوگئیں مگر جب تک تم طواف افاضہ سے فارغ نہیں ہو گے بیوی سے جماع نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم جمرہ عقبہ کی رمی کرلو تو سوائے عورتوں

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب استحباب استحسان الضحیة، رقم: ۱۹۶۷ (۵۰۹۱)۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان أن السنة یوم النحر……، رقم: ۱۳۰۵ (۳۱۵۲، ۳۱۵۳)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الإحلال، رقم: ۱۷۲۸، ۱۷۲۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، رقم: ۱۳۰۲ (۳۱۴٤)۔

[4] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب الحلق والتقصیر، رقم: ۱۹۸۵۔

کے سب چیزیں حلال ہوگئیں۔'' [1]

اگر کوئی گنجا ہے سر پر بال بالکل نہیں ہیں تو سر پر استرا چلا لینا کافی ہے۔ [2]

اس دن حجامت کرانے کی بڑی فضیلت ہے، ہر بال پر ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے سر منڈانے سے ہر بال پر ایک نیکی ملتی ہے اور تمہارا ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔'' [3]

اور بال قیامت کے دن نور بنے گا، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرمایا: ''جو منڈانے سے تیرے سر سے زمین پر بال گرے گا تو ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ملے گا۔'' [4]

طواف افاضہ کے لیے مکہ جاؤ

رمی قربانی اور حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر طواف افاضہ کے لیے مکہ مکرمہ جاؤ اور باب بنی شیبہ سے داخل ہو کر سیدھے حجر اسود پر آؤ، حجر اسود کی دعا پڑھ کر اس کا استلام کر لو۔ بوسہ لو، چومو، پھر طواف کی دعا پڑھتے ہوئے بدستور سابق طواف شروع کرو، سات پھیرے پورے کر کے دو رکعت نماز طواف کی مقام ابراہیم پر پڑھو، اگر تم متمتع ہو تو نماز کے بعد صفا مروہ کی سعی کے لیے بطریق مذکور سعی کر لو، کیونکہ متمتع پر طواف افاضہ کے بعد سعی لازم ہے اور اگر تم قارن اور مفرد ہو اور شروع میں طواف قدوم کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے ہو تو اب باتفاق ائمہ صفا و مروہ کی سعی ضروری نہیں ہے اور طواف افاضہ میں رمل اور اضطباع بھی نہ کرو، اس لیے کہ حلق اور ذبح کے بعد احرام کھول چکے ہو، البتہ مکہ والوں پر طواف افاضہ میں رمل اور اضطباع اور صفا و مروہ کی سعی ضروری ہے۔

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، رقم:١٩٧٨، حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔ [2] المغنی لابن قدامة، ٣/ ٤٧٣۔

[3] **اسناده ضعيف**، کشف الاستار زوائد بزار، رقم: ١٠٨٢۔ اسماعیل بن رافع ضعیف ہے۔

[4] **اسناده ضعيف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٢/ ١٢ رقم: ٢٣٢، یحییٰ بن حجاج اور عیسیٰ بن سنان دونوں لین الحدیث ہیں۔

طواف زیارت کرکے منیٰ واپس جاؤ

طواف زیارت کے بعد منیٰ واپس چلے جاؤ، ظہر کی نماز مکہ میں نہیں پڑھی تو منیٰ میں جا کر پڑھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر میں طواف افاضہ کیا، پھر مکہ شریف سے منیٰ واپس تشریف لے گئے۔ ظہر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔'' [1]

یوم النحر کے بعد منیٰ میں تین رات تک شب باشی کرنا ضروری ہے، بلا عذر خاص مکہ مکرمہ میں رات بسر کرنی ضروری نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو مکہ میں رات گزارنے کی اجازت نہیں دی، سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ حاجیوں کو زمزم سے پانی کھینچ کر پلائیں۔ [2]

دسویں تاریخ کے ترتیب وار کام

یوم النحر میں عرفات سے واپسی کے بعد منیٰ میں پہلے رمی اس کے بعد قربانی، اس کے بعد حجامت، اس کے بعد مکہ میں طواف افاضہ، پھر اس کے بعد منیٰ میں رات گزارنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی ترتیب سے ادا فرمایا ہے۔ [3]

ہر کام ترتیب وار سنت کے مطابق کرنا چاہئے لیکن اگر بے خبری میں ان کاموں کو ترتیب وار ادا نہ کر سکو تو کوئی گناہ و حرج نہیں ہے۔ [4]

چونکہ یوم النحر میں حج کے مناسک زیادہ ادا کئے جاتے ہیں، اس لیے اس دن کو حج اکبر

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الزیارة یوم النحر، رقم: ١٧٣٢؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب طواف الافاضة یوم النحر، رقم: ١٣٠٨ (٣١٦٥)۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب البيتوتة بمكة......، رقم: ٣٠٦٦، اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔

تنبیه: یہ ثابت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور آپ نے عطا کر دی دیکھئے صحیح بخاری: ١٧٤٥، صحیح مسلم: ١٣١٥ (٣١٧٧)۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

[4] صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الفتیا وهو واقف على الدابة وغيرها، رقم: ٨٣؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمي، رقم: ١٣٠٦ (٣١٥٦)۔

کہتے ہیں۔ [1]

یعنی احرام باندھ کر بیت اللہ شریف جانا اور بیت اللہ سے منیٰ، منیٰ سے عرفات سے مزدلفہ، مزدلفہ سے منیٰ، منیٰ میں رمی نحر، حلق اور مکہ میں طواف افاضہ اور پھر منیٰ میں راتیں گزارنی، بس ان سب کا نام حج اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے۔

ایام تشریق کے وظائف

گیارہ سے تیرہ تاریخوں تک ایام تشریق کہلاتا ہے، ان دنوں کی بڑی فضیلت ہے، یہ دن اللہ تعالیٰ کی مہمانی کے دن ہیں، گویا اللہ تعالیٰ ان دنوں میں اپنے بندوں کی مہمانی کرتا ہے، اس لیے ان دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے، یہ دن کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تشریق کے دن کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہیں۔'' [2]

ان دنوں میں روزانہ منیٰ میں زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز تک طواف افاضہ سے فارغ ہو جاتے، اس کے بعد منیٰ تشریف لاتے اور ایام تشریق میں منیٰ ہی میں قیام فرماتے۔ زوال آفتاب کے بعد جمرہ پر رمی کرتے، ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری اللہ اکبر کہہ کر مارتے، پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس ٹھہر کر گریہ وزاری فرماتے اور تیسرے جمرے کی رمی کرتے، اور یہاں نہیں ٹھہرتے۔ [3]

جمرہ اولیٰ

یہ پہلا منارہ ہے جسے پہلا شیطان کہا جاتا ہے، یہ مسجد خیف کی طرف بازار میں ہے گیارہ تاریخ کو اسی سے کنکریاں مارنی شروع کرو، کنکریاں مارتے وقت قبلہ شریف کو بائیں اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف کرو، ہر کنکری اللہ اکبر کہہ کر مارو۔ جب سات کنکریاں پوری مار لو تو

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الخطبة ایام منی، رقم: ۱۷۴۲، ۳۱۷۷۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق، رقم: ۱۱۴۱ (۲۶۷۹)؛ مسند احمد: ۵/ ۷۵، وسندہ صحیح واللفظ له۔

[3] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، رقم: ۱۹۷۳؛ صححه ابن خزیمه: ۲۹۵۶، ۲۹۷۱، وابن حبان ۱۰۱۳، محمد بن اسحاق نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔

قبلہ کی طرف چند قدم آگے بڑھو اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر تسبیح و تہلیل کہو اور دعا مانگو۔ اگر اتنی دیر نہیں ٹھہر سکتے تو جتنا تم سے ہو سکے کرو۔ [1]

جمرہ وسطیٰ

یہ بیچ کا منارہ ہے جس طرح جمرۂ اولیٰ کو کنکریاں ماری تھیں اسی طرح اسے بھی مارو اور جس طرح پہلے جمرہ کے پاس ذکر واذکار اور دیگر دعائیں پڑھی تھیں یہاں بھی پڑھو۔

جمرہ عقبہ

یہ بیت اللہ شریف کی جانب واقع ہے اسے بڑا شیطان بھی کہتے ہیں، اس کو بھی بدستور سابق سات کنکریاں مارو، لیکن یہاں ٹھہرو نہیں۔ عورت مرد کے لیے رمی کے احکام برابر ہیں، مگر عورت کو رات میں ہی رمی کر لینا افضل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''زوال آفتاب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی کرتے تھے۔'' [2]

حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سات کنکریوں سے رمی کرتے تھے اور ہر ایک کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھ کر قبلہ رخ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بہت دیر تک دعائیں کرتے، پھر درمیانی جمرہ کی رمی کرتے، پھر جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے، یہاں رکتے نہیں تھے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا۔ [3]

سب ستر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ دسویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں اور گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخوں میں زوال آفتاب کے بعد ہی ہر ایک جمرہ کو سات سات، یعنی روزانہ اکیس کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہ سب ملا کر ستر ہوئیں۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب اذا رمی الجمرتین یقوم مستقبل القبلة، رقم: ۱۷۵۱۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب رمی الجمار......، رقم: ۳۰۵٤،
جبارہ بن مغلس کذاب اور ابراہیم بن عثمان منکر الحدیث ہیں۔

تنبیہ: اس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم: ۱۲۹۹، دارالسلام: ۳۱٤۱، ۳۱٤۲ میں ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب اذا رمی الجمرتین یقوم مستقبل القبلة، رقم: ۱۷۵۱۔

ایام تشریق کے تینوں دنوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہ سب ملا کر ستر ہوئی۔ ایام تشریق کے تینوں دونوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں، لیکن اگر کوئی خاص ضرورت والا کسی مجبوری کی وجہ سے دو دن کی کنکریاں ایک ہی دن میں مار کر واپس آجائے تو اس کی بھی اجازت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ ﴾ [1]

"اور اللہ کی یاد ان گنتی کے دنوں میں کرتے رہو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔"

نزول محصّب

محصّب ایک میدان کا نام ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے، اسے ابطح اور خیف بنی کنانہ وحصبا بھی کہتے ہیں۔ اب آباد ہو گیا ہے آج کل اسے معاہدہ کہتے ہیں، کیونکہ اس جگہ قریش نے نبی اکرم ﷺ اور بنو ہاشم سے ترک موالات پر معاہدہ کیا تھا، حجۃ الوداع میں یہاں ٹھہرے تھے۔ [2]

اس جگہ ٹھہرنا حج کے مناسک میں سے نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ سے جاتے وقت محصب میں ٹھہرتے تھے، یہاں سے جانے میں آسانی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر، مغرب اور عشاء کی نماز محصب میں ادا فرمائی، پھر یہاں تھوڑی دیر کے لیے آرام فرمایا، پھر سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے جا کر طواف کیا۔ [3]

لہٰذا اس جگہ قیام کرنا اور ظہر وعصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنی جائز ہے، لیکن اگر کوئی یہاں قیام نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اور نہ حج میں کوئی نقصان ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

---

[1] ٢/ البقرة:٢٠٣۔ [2] صحيح بخاري، كتاب الحج، باب نزول النبی ﷺ مكة، رقم: ١٥٩٠؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، رقم: ١٣١٤ (٣١٧٥)۔ [3] صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من صلى العصر يوم النفر بالأبطح، رقم: ١٧٦٤؛ مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر: ١٣١١ (٣١٦٦)۔

ہیں: محصب میں ٹھہرنا ضروری نہیں ہے کہ اس کے چھوڑنے سے حج میں کسی قسم کا نقصان ہو جائے، البتہ رسول اللہ ﷺ یہاں سے کوچ کرنے کی آسانی کی وجہ سے ٹھہرے تھے۔ [1]

منیٰ و محصّب سے مکہ روانگی

رمی وغیرہ اور محصب میں قیام کر کے مکہ مکرمہ آ جاؤ، یہاں قیام کو باعث سعادت دارین سمجھو اور نماز، روزہ، صدقہ وخیرات اور دیگر اعمال صالحہ کی کثرت کرو، نفلی طواف کثرت سے کرو، قرآن مجید کی تلاوت کرو، مکہ والوں کو بری نگاہ سے مت دیکھو۔ ان کی بعض ناجائز حرکات کی وجہ سے ان پر نکتہ چینی نہ کرو، اور نہ ان کی غیبت اور چغلی کرو، ان کی عزت اور تعظیم کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونا

بلا رشوت اور بلا تکلیف دہی کے داخل ہونا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے تھے، لیکن دخول کی پریشانیوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا: ''نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا مجھے اندیشہ ہے کہ میرے بعد میری امت کو تکلیف ہوگی۔'' [2]

لیکن رشوت دے کر اور حاجیوں کو تکلیف دے کر داخل ہونا درست نہیں ہے، جیسا کہ آج کل رواج ہے، ایضاح الحجہ میں ہے، عمر بن عبدالعزیز جب کعبہ میں جاتے تو یہ کہتے:

﴿۴۷۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ وَعَدْتَ الْاَمَانَ لِدَاخِلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ اَمَانِيْ اَنْ تَكْفِيَنِيْ مَئُوْنَةَ الدُّنْيَا وَكُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى اَبْلُغَهَا بِرَحْمَتِكَ)) [3]

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الحج، باب المحصّب، رقم: ١٧٦٥؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، رقم: ١٣١١ (٣١٦٩)۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابى داود، كتاب المناسك، باب فى دخول الكعبة، رقم: ٢٠٢٩؛ سنن الترمذى، كتاب الحج، باب ماجاء فى دخول الكعبة، رقم: ٨٧٣؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب دخول الكعبة، رقم: ٣٠٦٤، اسماعیل بن عبدالملک ضعیف ہے۔

تنبیہ: کعبہ میں داخل ہونا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری: ٤٦٨؛ صحيح مسلم: ١٣٢٩۔

[3] سیرت عمر بن عبدالعزیز: ١/ ٩٧، الذخیرہ للقرافی: ٣/ ٢٤٨ میں بغیر کسی سند کے مذکور ہے۔

''اے اللہ! تو نے اپنے گھر میں داخل ہونے والوں کے لیے امان کا وعدہ کیا ہے اور اپنے مہمانوں کی سب سے زیادہ عزت کرنے والا ہے، میرے لیے امان تو اس کو ٹھہرا کہ دنیا کی ہر قسم کی مصیبتوں اور جنت کے ورے ہر قسم کی پریشانیوں سے تو میری کفایت کرتا، کہ تیری مہربانی سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔''

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعائے ماثورہ اس کی جگہ یہ ہے:

﴿۴۷۹﴾ ((یَارَبِّ اٰتَیْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ مُؤَمِّلًا مَّعْرُوْفَكَ تُغْنِیْنِیْ بِهٖ عَنْ مَّعْرُوْفٍ مِّنْ سِوَاكَ یَا مَعْرُوْفًا بِالْخَیْرِ)) [1]

''اے میرے رب! میں تیری بھلائیوں کی امید لے کر بہت دور دراز سے آیا ہوں تو مجھے اپنی بھلائیاں اور مہربانیاں اس قدر عنایت فرما جو تیرے سوا دوسروں کی مہربانیوں سے بے پروا کر دے۔''

حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کے دو ستونوں کے متصل دروازہ کے درمیان بیٹھ کر خدا کی حمد وثنا استغفار پڑھی، پھر اٹھ کر اس پر سینہ رخسار مبارک رکھ کر بہت دیر اللہ کی حمد وثنا تہلیل وتسبیح فرماتے رہے، پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر تشریف لے آئے۔ [2]

طواف وداع

وداع کے معنی رخصت کرنے کے ہیں، حج کے بعد بیت اللہ شریف سے واپسی اور رخصت ہوتے وقت جو آخری طواف کیا جاتا ہے اسے طواف صدر، وداع کہتے ہیں۔ یہ طواف آفاقی پر واجب ہے، مکی پر نہیں اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں کیا جاتا، اور نہ اس کے

---

[1] **ضعیف**، الاذکار للنووی، ص: ۲۰۲، اس کے محقق عبدالرزاق مہدی لکھتے ہیں: "له بسند ضعیف" حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "روینا الأثر المذکور فی المنتظم لابن الجوزی و فی منیر العزم له بسند ضعیف" دیکھئے تحفة الابرار بنکت الاذکار للسیوطی: ۱/ ۱۸۔ [2] **اسنادہ حسن**، سنن نسائی، کتاب المناسك، باب الذکر والدعاء فی البیت، رقم: ۲۹۱۷، ۲۹۱۸۔

بعد سعی ہوتی ہے۔طواف کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے ادا کرو، اور ملتزم پر آ کر ملتزم سے چمٹ کر سینہ اور دائیں رخسار کو اس سے لگا کر دایاں ہاتھ اوپر اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑ کر نہایت خشوع اور گریہ وزاری اور اخلاص ومحبت سے خوب دعائیں کرو۔ یہ آخری اور چلنے چلانے کا وقت ہے جو مانگنا ہو مانگ لو، خدا جانے یہ سعادت پھر نصیب ہوتی ہے یا نہیں، گریہ وزاری کر کے دلی ارمان نکال لو۔

رونے سے غم دیں میں مزا ملتا ہے
یعقوب سے کچھ رتبہ سوا ملتا ہے
واں آنکھ کھلی جمال یوسف دیکھا
یاں بند ہوں آنکھیں تو خدا ملتا ہے

تنبیہ

بعض لوگ رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلتے ہیں، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے، کسی نبی اور کسی صحابی اور کسی امام سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے، جس طرح دیگر مساجد سے نماز وغیرہ کے بعد چلتے ہو اسی طرح کعبہ سے واپسی کے وقت چلو۔ بغیر طواف وداع کیے ہوئے بیت اللہ سے واپس ہونا جائز نہیں ہے۔ پہلے لوگ حج سے فراغت کے بعد ادھر اُدھر جاتے تھے۔ طواف وداع نہیں کرتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص آخری رخصتی طواف بیت اللہ کیے بغیر نہ روانہ ہو، مگر حائضہ کے لیے اجازت ہے کہ وہ بغیر طواف کیے جا سکتی ہے۔'' [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کے لیے طواف وداع سے پہلے کوچ کرنے کی رخصت دی ہے، جب کہ یوم النحر میں طواف افاضہ کر چکی ہو۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، رقم: ۱۷۵۵؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، رقم: ۱۳۲۷، ۱۳۲۸ (۳۲۲۰)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأۃ بعد ماأفاضت، رقم: ۱۷۶۰؛ مسند احمد: ۱/ ۳۷۰۔

اگر طواف وداع کر چکے ہو اور اس کے بعد کسی وجہ سے مکہ میں چند دن رہنے کا اتفاق ہو جائے تو چلنے کے وقت پھر دوبارہ طواف وداع کر لینا چاہیے۔ بغیر طوافِ وداع کئے ہوئے اگر تم مکہ سے نکل گئے تو جب تک حرم میں ہو واپس آ جاؤ اور طواف وداع کر کے واپس جاؤ۔

تبرکات

آب زمزم کو تبرک سمجھ کر لے جانا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمزم کا پانی مبارک ہے، بھوکے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔ [1]

دنیا کے سب پانیوں سے بہتر یہ پانی ہے۔'' نیز فرمایا: ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)) ''دین و دنیا کی جس حاجت کے لیے پیا جائے وہ پوری ہو جاتی ہے۔'' [2]

اسی طرح آپ نے فرمایا: ((خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ))۔ ''روئے زمین کے سب پانیوں سے بہتر زمزم ہے۔'' [3]

اس پانی کو آپ تبرک سمجھ کر ساتھ لے جاتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود بھی زمزم لاتی تھیں اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی لے جاتے تھے۔ [4]

لہٰذا آب زمزم کا لے جانا سنت ہے، اور تسبیح، رومال، سرمہ وغیرہ تبرک سمجھ کر لے جانا جائز نہیں ہے، البتہ ہدیہ، تحفہ سمجھ کر لے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زمزم پینے کی دعا

اس کے لیے نبی اکرم ﷺ سے کوئی دعا ثابت نہیں ہے، البتہ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبی ذر رضی اللہ عنہ، رقم: ٢٤٧٣ (٦٣٥٩)؛ مسند الطیالسی: ٤٥٧۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب الشرب من زمزم، رقم: ٣٠٦٢، عبداللہ بن المومل ضعیف ہے، کما تقدم۔

[3] **اسنادہ حسن**، المعجم الکبیر للطبرانی: ١١/ ٨٠، ٨١، رقم: ١١١٦٧، والأوسط ٣/ ٧٦، رقم: ٣٩١٢ وقال الهیثمی: "ورجاله ثقات وصححه ابن حبان" مجمع الزوائد کتاب الحج باب فی زمزم۔

[4] **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی حمل ماء زمزم، رقم: ٩٦٣۔

۴۸۰ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ مند علم اور کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔''

زیارت مسجد نبوی ﷺ وقبر مصطفوی ﷺ

مسجد نبوی ﷺ کے لیے سفر کرنا مسنون اور وہاں پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کرنا جائز ہے، مدینہ کی آبادی دیکھ کر وہی دعا پڑھنی چاہیے جو مکہ میں داخل ہوتے وقت پڑھی تھی۔ یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

۴۸۱ ((اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) [2]

''ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت وہی دعا پڑھیں جو عام مسجدوں کے لیے آئی ہے (اور جو حرم شریف مکہ کے داخلہ کے بیان میں لکھی گئی ہے) اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں، مسجد سے نکلتے وقت بھی وہی دعا پڑھیں جو عام مسجدوں کے لیے آئی ہے۔ (یہ بھی گزر چکی ہے) مسجد نبوی ﷺ میں بلا ناغہ چالیس نمازیں پڑھنے والا دوزخ، عذاب اور نفاق سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ [3]

قبر مبارک کی زیارت کے وقت سلام اور درود پڑھیں، سلام کے بہترین الفاظ وہی ہیں، جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پڑھنے کے لیے سکھائے ہیں۔ اور درود کا بہترین طریقہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں اور جو صیغے درود شریف کے آئے ہیں

---

[1] اسناده ضعيف، سنن الدارقطني: ٢/ ٢٨٨؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٣، حفص بن عمر بن میمون ضعیف ہے۔ [2] صحيح بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب ما يقول اذا رجع من الغزو، رقم: ٣٠٨٤، ٣٠٨٥؛ صحيح مسلم، كتاب باب مايقول إذا قفل من سفر الحج وغيره، رقم: ١٣٤٥ (٣٢٨٠)۔

[3] اسناده ضعيف، مسند احمد: ٣/ ١٥٥، نبیط بن عمر مجہول ہے۔

وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۲۸۲ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ)) 1

"اے نبی (ﷺ!) آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔"

۲۸۳ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) 2

"اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما، جیسے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے، اور بزرگ ہے۔"

زیارت قبور

شیخین جلیلین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کی قبروں اور جنت البقیع یا دیگر قبروں کی زیارت کے وقت وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جو زیارت قبور کے لیے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں۔ جن کا بیان گزر چکا ہے، ان میں سے ایک دعا یہ ہے:

۲۸۴ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) 3

---

1 صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة، رقم: ۸۳۱؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، رقم: ۴۰۲ (۸۹۷)۔

2 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۳۷۰ واللفظ له۔

3 صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور، رقم: ۹۷۵ (۲۲۵۷)۔

"اے مومنین و مسلمین اہل قبور! تم پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے واسطے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔"

خاص اہل بقیع کے لیے یہ دعا بھی وارد ہے:

۲۸۵ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ)) [1]

"اے اللہ! اہل بقیع کو بخش دے۔"

مسجد قبا

مسجد قبا میں جا کر دو رکعتیں پڑھنے کا ثواب عمرے کے برابر ہے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ مسجد قبا ہر ہفتے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ [3]

مگر اس کے لیے کوئی خاص دعا وارد نہیں ہے۔

مسجد فتح

مسجد فتح میں جا کر نبی اکرم ﷺ نے تین روز متواتر دعا مانگی تھی جو تیسرے روز قبول ہوئی تھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی وہاں جا کر دعا مانگتے تھے۔ [4]

سفر سے واپسی کی دعا

جب اپنے وطن واپس روانہ ہوں تو سفر اور سواری کی یہ دعا پڑھیں:

۲۸۶ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، رقم: ٩٧٤ (٢٢٥٥)۔ [2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد قباء، رقم: ٣٢٤؛ سنن النسائی، کتاب المساجد، باب فضل مسجد قباء، رقم: ٧٠٠۔

[3] صحيح بخاری، كتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة، باب من اتی مسجد قباء كل سبت، رقم: ١١٩٣؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته، رقم: ١٣٩٩ (٣٣٩٥)۔

[4] **اسناده ضعيف**، مسند احمد، ٣/ ٣٣٢۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب مجہول الحال راوی ہے۔

هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) [1]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، کیا پاک ذات ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے، ورنہ ہم میں اس کو قابو میں لانے کی طاقت نہ تھی، اور بیشک ہم رب کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ! اس سفر کو ہم پر آسان کر اور اس کی دوری، نزدیک کر دے۔ اے اللہ! تو ہی رفیق سفر ہے اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا۔ اے اللہ! میں سفر کی تکالیف، مال اور اہل و عیال کی بری حالت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

جب کوئی نشیب اور سخت زمین آئے تو یہ دعا پڑھے:

(۲۸۷) ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) [2]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے عبادت

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذکر اذا رکب دابته متوجهاً لسفر حج اوغیرہ، رقم:۱۳٤۲ (۳۲۷۵)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب ما یقول اذا رجع من الحج والعمرة والغزو، رقم: ۱۷۹۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رجع من سَفَرِ الحج وغیرہ رقم:۱۳٤۵ (۳۲۷۸)

کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور کافروں کے گروہ کو اکیلے شکست دی۔"

اپنا شہر دیکھ کر

جب اپنا شہر نظر آئے تو یہ دعا پڑھے:

۴۸۸ ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) [1]

"ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

اپنے شہر میں داخل ہو کر

جب اپنے شہر میں داخل ہو تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ [2]

اپنے گھر میں داخل ہو کر

جب اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

۴۸۹ ((اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا)) [3]

"ہم لوٹ کر آئے، اللہ کے آگے توبہ کرتے ہیں وہ ہمارے سب گناہوں کو معاف فرمائے گا۔"

حاجی کے استقبال کی دعا

حاجی سے جو لوگ ملنے آئیں وہ اُسے یہ دعا دیں:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب مايقول اذا رجع من الغزو، رقم: ۳۰۸۵؛ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب مايقول اذا رجع من سفر الحج، رقم: ۱۳۴۵۔

[2] صحيح بخاری، کتاب الجهاد، باب الصلاة اذا قدم من سفر، رقم: ۳۰۸۷، ۳۰۸۸۔

[3] **اسناده ضعيف**، مسند احمد: ۲/ ۲۵۶؛ عمل اليوم والليلة لابن السنى: ۲/ ۶۰۳، رقم: ۵۳۲، سماک عن عکرمہ ضعیف ہے۔

﴿۴۹۰﴾ ((قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَاَخْلَفَ نَفَقَتَكَ)) [1]

''اللہ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تیرے خرچ کا نعم البدل عطا کرے۔''

حاجی کا جواب

حاجی اپنے استقبال کرنے والوں کو کیا دعا دے؟ یہ کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گزرا، چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ حاجی جس کے لیے مغفرت کی دعا مانگے گا وہ بخشا جائے گا۔ [2]

اس لیے اگر حاجی ان لوگوں کے لیے دعا مغفرت کرے تو ان شاء اللہ بے جا بات نہ ہو گی۔ واللہ اعلم

اختتام سفر کی دعا

جب سفر ختم ہو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۴۹۱﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ)) [3]

''اللہ کا شکر ہے جس کی عزت کی بدولت اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢/ ٥٨١، رقم: ٥٠٧؛ المعجم الكبير للطبراني: ١٢/ ٢٢٦ والاوسط: ٥/ ١٦، رقم: ٤٥٤٨، مسلمہ بن سالم الجہنی ضعیف ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج، رقم: ٢٨٩٢، ٢٨٩٣، صالح بن عبداللہ بن صالح منکر الحدیث ہے اور دوسری روایت عطاء بن السائب کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[3] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم: ١/ ٥٤٥، عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔

پانچویں منزل

جہاد کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ جہاد (جنگ) کے وقت ان دعاؤں کو پڑھتے تھے۔

﴿۴۹۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے عہد و وعدہ کو طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد سے تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔''

﴿۴۹۳﴾ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾﴾ [2]

''کافروں کی جماعت کی عنقریب ہار ہو جائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے گی اور قیامت میں ان کا وعدہ ہے۔ اور قیامت بہت خوفناک اور تلخ ہے۔''

﴿۴۹۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَّنِيْ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَّنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ)) [3]

''اے اللہ! پورا کر جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اے اللہ! مجھے عطا کر جو تو نے وعدہ کیا ہے۔ اے اللہ! اگر تو ان مسلمانوں کو ہلاک کر دیگا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔''

﴿۴۹۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ سَرِيْعَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ما قیل فی درع النبی ﷺ والقمیص فی الحرب، رقم: ۲۹۱۵۔ [2] ۵۴/ القمر، ۴۵۔۴۶۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر و رباحة الغنائم، رقم: ۱۷۶۳ (۴۵۸۸)۔

الْحِسَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)) ❶

''اے اللہ! تو وہ ہے جس نے کتاب کو اتارا، بادل کو چلایا۔ اور جلد حساب کرنے والا، کافروں کے لشکر کو شکست دینے والا۔ اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور انہیں ہلا دے اور ہماری مدد فرما، تاکہ ان کافروں پر غلبہ ہو۔''

﴿۴۹۶﴾ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) ❷

''اللہ بہت بڑا ہے، خیبر کے رہنے والے (کفار) برباد ہوں، ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں تو خوفزدہ لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔''

﴿۴۹۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ)) ❸

''یا اللہ! تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے، تیری عطا کردہ قوت سے چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق سے جہاد کرتا ہوں۔''

﴿۴۹۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) ❹

''اے اللہ! ہم تجھی کو (بطور مدد) ان کافروں کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة والزلزلة، رقم: ۲۹۳۳؛ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، رقم: ۱۷۴۲ (۴۵۴۳)۔ **تنبیه**: یہ دو مختلف احادیث کے الفاظ ہیں۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب التکبیر عند الحرب، رقم: ۲۹۹۱؛ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة خیبر، رقم: ۱۳۶۵ (۴۶۶۵)۔ ❸ **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب مایدعی عند اللقاء، رقم: ۲۶۳۲؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الدعاء إذا غزا، رقم: ۳۵۸۴، قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

❹ **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب مایقول الرجل إذا خاف قوما، رقم: ۱۵۳۷، قتادہ مدلس ہیں عن سے روایت کر رہے ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

(499) ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَقُلُوْبُنَا وَقُلُوْبُهُمْ بِيَدِكَ وَاِنَّمَا يَغْلِبُهُمْ اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو ہی ہمارا اور ان کا پروردگار ہے اور ہمارا دل اور ان کا دل تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو ہی ان پر غالب ہے۔''

(500) ((يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ)) [2]

''اے روز محشر کے مالک! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں۔''

(501) ((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا)) [3]

''اے اللہ! ہمارے عیبوں کو چھپا اور خوف سے امن دے۔''

(502) ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)) [4]

''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔''

نبی ﷺ فرماتے ہیں: ''جس نے صدق دل سے شہادت کو طلب کیا، اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجے پر پہنچا دے گا، اگرچہ اپنے بستر پر ہی مرے۔'' [5]

اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

(503) ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ)) [6]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۲/ ۷۶۱، رقم: ۶۶۹؛ المعجم الصغیر للطبرانی: ۲/ ۱۰؛ المستدرك للحاکم: ۳/ ۳۸، خلیل بن مرۃ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۳۸۷، رقم: ۳۳۵؛ المعجم الاوسط للطبرانی: ۶/ ۱۰۵، رقم: ۸۱۶۳، عبدالسلام بن ہاشم ضعیف اور حنبل بن عبداللہ مجہول ہے۔

[3] **اسنادہ حسن**، مسند احمد: ۳/ ۳؛ البزار: ۳۱۹۹۔

[4] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب (۱۳)، رقم: ۴۵۶۳۔ [5] صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله، رقم: ۱۹۰۹ (۴۹۳۰)۔

[6] صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینة، بَابٌ (۱۲)، رقم: ۱۸۹۰۔

”یا اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما، اور اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔“

فتح کی دعا

اسلامی فتح کے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف وشکر گزاری کرنی چاہیے۔ فخر وغرور ہرگز نہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے جنگ اُحد کی فتح کے موقع پر یہ دعا پڑھی تھی:

﴿۵۰۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَآئِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَآ اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ)) [1]

”اے اللہ! ساری خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں جس چیز کو تو نے پھیلا دیا اُسے کوئی سمیٹنے والا نہیں، اور اس چیز کا کوئی کھولنے والا نہیں جسے تو نے سمیٹ دیا اور

---

[1] **اسناده حسن**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٦٠٩؛ مسند احمد: ٣/ ٤٢٤ وصححه الحاكم: ٣/ ٢٣، ٢٤ ووافقه الذهبي۔

جسے تو نے گمراہ کر دیا اسے کوئی راہ سمجھانے والا نہیں، اور نہ کوئی گمراہ کرنے والا ہے جسے تو نے سیدھا راستہ سمجھا دیا، نہیں ہے کوئی روکنے والا جسے تو عطا کر دے۔ نہیں ہے کوئی نزدیک کرنے والا جسے تو دور کر دے، اور نہیں ہے کوئی دور کرنے والا جسے تو قریب کر دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اپنی برکتیں اپنی رحمت اور اپنی بخشش کے دروازے کھول دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہمیشہ کی نعمت چاہتا ہوں جو نہ روکی جائے اور نہ مٹے۔ اے اللہ! میں تجھ سے خوف (قیامت) کے دن کا امن چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھے پہنچی ہے اور اس برائی سے جو ابھی تک نہیں آئی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور اسے ہمارے دلوں کی زینت بنا دے اور ہمارے دلوں میں کفر، گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دے اور نیک لوگوں میں سے کر دے۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان کر کے مار اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے، ہمیں رسوائی اور فتنوں میں مبتلا نہ کر۔ اے اللہ! کافروں پر تیری پھٹکار ہو، جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور ان پر اپنے عذاب اور سختی کو مسلط کر دے، اے سچے معبود! ہماری اس درخواست کو قبول فرما لے، آمین۔''

کھانے پینے کی دعا

جب کھانا سامنے رکھا جائے تو کیا دعا پڑھے؟ نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۵۰۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ)) [1]

''اے اللہ! اپنی دی ہوئی روزی میں برکت دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، تیرا نام لے کر ہم کھاتے ہیں۔''

---

[1] اسنادہ ضعیف جدا، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۲/ ۵۲۲، رقم: ۴۵۸؛ کتاب الدعاء للطبرانی: ۸۸۸، محمد بن أبی الزُعَیْزِعَة منکر الحدیث ہے۔

بیمار کے ساتھ کھانا کھاتے وقت یہ دعا پڑھے

رسول اللہ ﷺ ایک مجذوم (کوڑھی زدہ) کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو آپ نے یہ دعا پڑھی تھی:

۵۰۶ ((بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ)) [1]

''اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں اور اسی پر بھروسا کرتا ہوں۔''

کھانا شروع کرنے کی دعا

جب کوئی کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے:

۵۰۷ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ)) [2]

''اللہ کے نام کے ساتھ کھاتا ہوں اور اسی کی برکت کا امیدوار ہوں۔''

نوٹ: اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ بھول جائے اور کھانے کے دوران میں یاد آجائے، تو اسی وقت بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ کہہ لے۔ [3]

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا

کھانا کھا لینے کے بعد یہ دعائیں مسنون ہیں ان میں سے کوئی سی دعا پڑھے۔

۵۰۸ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الطب، باب فی الطيرة، رقم: ۳۹۲۵؛ سنن الترمذی، كتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الاكل مع المجذوم، رقم: ۱۸۱۷؛ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الجزام، رقم: ۳۵۴۲، مفضل بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم: ۴/ ۱۰۷؛ المعجم الصغير للطبرانی: ۱/ ۶۷، عبداللہ بن کیسان المروزی ضعیف راوی ہے۔ [3] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام، رقم: ۳۷۶۷؛ سنن الترمذی، كتاب الاطعمة، باب ماجاء فی التسمية على الطعام، رقم: ۱۸۵۸؛ سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب التسمية عند الطعام، رقم: ۳۲۶۴۔

[4] صحيح بخاری، كتاب الاطعمة، باب ما يقول اذا فرغ من طعامه، رقم: ۵۴۵۸۔

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے۔ اے ہمارے رب! پھر بھی وہ تیرے لیے کافی نہیں ہے اور نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی برتی گئی۔''

﴿۵۰۹﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ)) [1]

''اس اللہ کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے جس نے ہمیں کافی کھلایا اور سیراب کیا۔ اس حال میں کہ وہ نہ کفایت کیا گیا اور نہ ناشکری کی گئی۔''

﴿۵۱۰﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ)) [2]

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور سیراب کیا اور ہمیں مسلمانوں میں سے کیا۔''

﴿۵۱۱﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا)) [3]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا اور سیراب کیا اور اس کے نکلنے کے لائق کر دیا اور اس کے نکلنے کے لیے راستہ بنایا۔''

﴿۵۱۲﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ)) [4]

''تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی طاقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ روزی نصیب کی۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما یقول اذا فرغ من طعامه، رقم: ۵۴۵۹۔

[2] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأطعمة، باب مایقول الرجل اذا طعم، رقم: ۳۸۵۰؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۴۵۷؛ سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب مایقال اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۲۸۳، اسماعیل بن ریاح اور وغیرہ مجہول ہیں۔ [3] **اسناده صحیح**، سنن ابی داؤد، کتاب الأطعمة، باب ما یقول الرجل اذا طعم رقم: ۳۸۵۱۔ [4] **اسناده حسن**، سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا، رقم: ۴۰۲۳؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۴۵۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۲۸۵۔

دودھ پینے کی دعا

دودھ پی کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

۵۱۳ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ)) [1]

''اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت دے اور اس سے زیادہ دے۔''

ہاتھ دھونے کی دعا

کھانا کھانے اور ہاتھ دھونے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

۵۱۴ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا)) [2]

''اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے جو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا، ہم پر اس نے احسان کیا، سیدھی راہ دکھائی، ہمیں کھلایا اور سیراب کیا اور ہر قسم کی نعمتیں عطا فرمائیں۔''

۵۱۵ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافِئٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْيِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)) [3]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الأشربة، باب مايقول اذا شرب اللبن، رقم: ٣٧٣٠؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا أكل طعامًا، رقم: ٣٤٥٥؛ سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، باب اللبن، رقم: ٣٣٢٢، علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے، دوسری روایت ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] **اسناده حسن**، عمل اليوم والليلة للنسائی: ٣٠١، و ابن السنی: ٤٨٦؛ الأنوار للبغوی: ١٠٣٨، و صححه ابن حبان: ٥٢١٩ والحاكم: ١/ ٥٤٦ و وافقه الذهبی۔ **تنبیه**: یہ ایک لمبی دعا ہے جس کا کچھ حصہ یہاں منقول ہے، باقی اگلی دعا: ۵۱۶ میں ہے۔

[3] **اسناده حسن**، دیکھئے حوالہ سابق: ۵۱۵۔

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اس حال میں کہ وہ نعمت نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے کفایت کی گئی، اور نہ اس کی ناشکری کی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی برتی گئی، اس اللہ کے لیے تعریف ہے جس نے کھانا کھلایا اور پانی پلایا۔ اور ننگے بدن کو پہنایا اور گمراہی سے نکال کر صحیح راستے پر چلایا اور نابینا سے بینا کیا اور بہت سی مخلوق پر اسے فضیلت دی۔''

۵۱۶ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا)) [1]

''تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے، الٰہی تو نے آسودہ اور سیراب کیا، ہمارے حق میں اچھا ہو اور تو نے روزی دی تو بہت دی اور بہت اچھی دی، لہٰذا اس میں زیادہ برکت عطا کر۔''

کھلانے والے کو دعا دینا

کھانا کھلانے والے کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

۵۱۷ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) [2]

''اے اللہ! اس چیز میں برکت عطا فرما جو تو نے انہیں دی ہے، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

۵۱۸ ((اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ)) [3]

''اے اللہ! تو اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو سیراب کر جس نے مجھے سیراب کیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ بھی ان دعاؤں کو ایسے موقع پر پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] **اسناده صحيح**، مصنف ابن ابی شیبه: ۵/ ۱۳۹، رقم: ۲۴۵۰۳، عن سعید بن جبیر۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب استحباب دعاء الضیف لاهل الطعام، رقم: ۲۰۴۲ (۵۳۲۸)۔ [3] صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب اکرام الضیف وفضل إیثاره رقم: ۲۰۵۵ (۵۳۶۲)۔

کپڑا پہننے کی دعا

کپڑے پہنتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے:

﴿۵۱۹﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ)) [1]

"ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے، جس نے مجھے وہ چیز پہنائی جس سے میں نے اپنی شرم گاہ کو چھپا لیا اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔"

﴿۵۲۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ)) [2]

"اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو نے مجھے پہنایا۔ میں اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے۔"

اور کپڑا اتارتے وقت ((بِسْمِ اللّٰهِ)) پڑھ لینا چاہیے۔ اس سے شیطانوں سے پردہ ہو جائے گا۔ [3]

سلام و مصافحہ کی دعا

جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو ایک دوسرے کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہیں، السلام علیکم کہنے سے دس نیکیاں اور اس کے ساتھ "رحمۃ اللہ" کہنے سے بیس

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۰۷) رقم: ۳۵۶۰؛ سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب ما یقول الرجل اذا لبس ثوبًا جدیدًا، رقم: ۳۵۵۷، ابو العلاء شامی مجہول ہے۔ [2] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا، رقم: ۴۰۶۰؛ سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا، رقم: ۱۷۶۷۔
[3] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۵/ ۲۰۰، رقم: ۷۰۶۶؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۳۲۹، رقم: ۲۷۴، ۲۷۵، زید العمی ضعیف راوی ہے۔

اور ''برکاتہ'' کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں، یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اور اس کے جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ کہنے سے ہر ایک کو ۳۰،۳۰ نیکیاں ملتی ہیں۔ [1] اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [2]

﴿۵۲۱﴾ ((يَغْفِرُ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ)) [3]

''اللہ ہمارے اور تمہارے گناہ بخش دے۔''

﴿۵۲۲﴾ ((نَحْمَدُ اللهَ وَنَسْتَغْفِرُ لَكُمْ)) [4]

''ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں تمہارے واسطے۔''

شادی کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تم نکاح کا ارادہ کرو تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو، پھر اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے یہ دعا استخارہ پڑھو۔''

﴿۵۲۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَأَيْتَ اِنَّ لِيْ فِيْ فُلَانَةَ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا)) [5]

''اے اللہ! تو قادر ہے میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔ اگر تیرے نزدیک فلاں عورت (اس جگہ عورت کا نام

---

[1] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب کیف السلام، رقم: ۵۱۹۵؛ سنن الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ما ذکر فی فضل السلام، رقم: ۲۶۸۹۔

[2] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی المصافحه، رقم: ۵۲۱۲، سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب المصافحه، رقم: ۳۷۰۳، ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب کراهية أن يقول: عليك السلام، رقم: ۵۲۱۱، زید ابی الحکم العنزی مجہول ہے۔ [4] **اسناده ضعیف**، دیکھئے حوالہ سابق: ۵۲۲۔

[5] **اسناده حسن**، مسند احمد: ۵/ ۴۲۳، وصححه ابن خزیمه: ۱۲۲۰، وابن حبان: ۴۰۴۰، والحاکم، ۱/ ۳۱۴ ووافقه الذهبی۔

لے) میرے دین اور دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اگر دوسری بہتر ہے، تو اس کو میرے حق میں مقدر فرما دے۔"

خطبہ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿۵۲۴﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝۱﴾ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲﴾ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۱﴾)) [1]

---

[1] **اسناده ضعيف** ، سنن ابی داود، كتاب النكاح، باب فی خطبه النكاح، رقم: ۲۱۱۸؛ سنن الترمذی، كتاب النكاح، باب فی خطبه النكاح، رقم: ۲۱۱۸؛ سنن الترمذی، كتاب النكاح، باب ماجاء فی خطبة النكاح، رقم: ۱۱۰۵؛ سنن النسائی، كتاب الجمعة، باب كيفية الخطبة، رقم: ۱۴۰۵، ۳۲۷۹؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب خطبة النكاح، رقم: ۱۸۹۲۔ ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

''میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں اور اسی کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے بُرے کاموں سے، جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ صرف اکیلا اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے، اس کے بعد تحقیق بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے برا کام دین میں نیا کام ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوگیا۔ اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو اس نے اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچایا، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں مردود شیطان سے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے'' اے لوگو! ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے پھیلا دیے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ سے جس سے تم مانگتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری دیکھ بھال کرنے والا ہے۔'' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر مرو۔'' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ اللہ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اسے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوگی۔''

۵۲۵ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)) [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرے طریقے پر نہیں ہے۔''

۵۲۶ وَقَالَ: ((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ)) [2]

اور آپ نے یہ بھی فرمایا: ''محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر فخر کروں گا۔''

دولہا دلہن کو دعا دینا

شادی و نکاح ہو جانے کے بعد دولہا دلہن کو یہ دعا دینی چاہیے:

۵۲۷ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ)) [3]

''اللہ تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کے درمیان بھلائی میں اتفاق پیدا کردے۔''

شب زفاف کی دعا

پہلی ملاقات کے وقت بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

۵۲۸ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب ماجاء فى فضل النكاح، رقم: ١٨٤٦، عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده صحيح**، سنن ابى داود، كتاب النكاح، باب النهى عن التزويج من لم يلد......، رقم: ٢٠٥٠؛ سنن النسائى، كتاب الطلاق، باب ماجاء فى الخلع، رقم: ٣٤٩٤۔ [3] **اسناده صحيح**، سنن ابى داود، كتاب النكاح، باب مايقال للمتزوج، رقم: ٢١٣٠؛ سنن الترمذى، كتاب النكاح، باب ماجاء فى مايقال للمتزوج، رقم: ١٠٩١؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب تهنئة النكاح، رقم: ١٩٠٥۔

[4] **حسن**، سنن ابى داود، كتاب النكاح، باب فى جامع النكاح، رقم: ٢١٦٠؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب مايقول الرجل اذا دخلت عليه اهله، رقم: ١٩١٨۔

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔''

جماع کے وقت کی دعا

جماع کے وقت دخول سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۵۲۹﴾ ((بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)) [1]

''اللہ کے نام کے ساتھ جماع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور کر دے جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔''

جماع کے بعد کی دعا

جماع کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۵۳۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا)) [2]

''اے اللہ! جو چیز تو مجھے عطا فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔''

پھل اور میوے دیکھنے کے وقت کی دعا

نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۵۳۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا)) [3]

''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے، ہمارے شہر میں برکت دے، ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب التسمیة علی کل حال، رقم: ١٤١؛ صحیح مسلم، کتاب النكاح، باب مایستحب ان یقوله عند الجماع، رقم: ١٤٣٤ (٣٥٣٣)۔

[2] **اسناده صحیح**، مصنف ابن ابی شیبه: ١٠/ ٣٩٥، موقوفًا۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة، رقم:١٣٧٣ (٣٣٣٤)۔

﴿۵۳۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ)) [1]

''اے اللہ! جس طرح تو نے اس کے اول کو دکھایا ہے اسی طرح اس کے آخر کو بھی دکھا۔''

آئینہ دیکھنے کی دعا

آئینہ وشیشہ دیکھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ آئینہ سے چہرہ انور دیکھتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۳۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي)) [2]

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری بناوٹ اچھی بنائی ہے پس میری سیرت و عادت بھی اچھی بنا دے۔''

﴿۵۳۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي وَحَرِّمْ وَجْهِي عَلَى النَّارِ)) [3]

''اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میری سیرت بھی اچھی بنا دے اور میرے چہرے کو آگ پر حرام کر دے۔''

﴿۵۳۵﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوّٰى خَلْقِي وَاَحْسَنَ صُوْرَتِي وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي)) [4]

''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے میرے جوڑ جوڑ کو ٹھیک بنایا اور میری صورت کو اچھا بنایا اور مجھے زینت دی اس چیز میں جو دوسرے میں عیب کا سبب ہے۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۳۳۶، ۳۳۵، رقم: ۲۸۱؛ الدعوات الکبیر للبیہقی: ۴۶۳، عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن سعید العذری ضعیف اور عبدالرحمٰن بن محمد الحارثی متکلم فیہ راوی ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف جدا**، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۲۱۷، رقم: ۱۶۴، عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی ضعیف اور حسین بن ابی السری متروک راوی ہے۔ [3] اسنادہ ضعیف، دیکھیے حوالہ سابق: ۵۳۴۔

[4] **اسنادہ موضوع**، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۲۱۸، رقم: ۱۶۵، عمرو بن حصین اور یحییٰ بن العلاء دونوں کذاب ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿۵۳۶﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور گھر سے باہر نکلنے کی بھلائی بھی۔ اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور ہم نے اپنے رب پر بھروسا کیا۔''

بازار میں داخل ہونے کی دعا

بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس سے دس لاکھ برائیاں دور کرے گا، اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔''

﴿۵۳۷﴾ ((لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا،

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول الرجل اذا دخل بیتہ، رقم: ۵۰۹۶، ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ **تنبیہ**: گھر میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھیے صحیح مسلم: ۲۰۱۸ (۵۲۶۲، ۵۲۶۳)۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق، رقم: ۳۴۲۹، ۳۴۲۸، ازہر بن سنان ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاسواق ودخولھا، رقم: ۲۲۳۵، عمرو بن دینار البصری ضعیف ہے، نیز اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

اسے موت نہیں، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

۵۳۸ ((بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً)) [1]

"اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور جو اس میں بھلائی ہے مانگتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور جو برائی اس میں ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ اس میں خرید و فروخت کا نقصان اٹھاؤں۔"

مجلس کی دعا

جب کسی مجلس و محفل میں بات چیت کرنے کے بعد برخاست کرنے لگو تو یہ دعا پڑھیں، اس کے پڑھنے سے اس مجلس میں جو چھوٹے گناہ ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگر وہ اچھی مجلس ہے تو اس دعا کی وجہ سے اسے ثواب ہوگا۔

۵۳۹ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) [2]

"اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تو ہی معبود ہے اور تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں۔"

مجلس سے اُٹھتے وقت اہل مجلس کے لیے دعا

رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھتے تو اپنے اصحاب کے حق میں یہ دعا کرتے:

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاكم: ۱/ ۵۳۹، ابو عمر مجہول راوی ہے۔ اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ [2] **اسنادہ صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من مجلسه، رقم: ۳۴۳۳۔

۵۴۰ ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا)) [1]

"اے اللہ! ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہماری اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے تو ہماری دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے، اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں فائدہ پہنچا اور ہر ایک کو ہمارا وارث بنا۔ اور ہمارا انتقام ہمارے ظالموں پر مقرر فرما اور ہمارے دشمنوں پر ہماری امداد فرما اور ہمارے دین میں مصیبت مت ڈال، اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا۔ اور نہ ہمارے انتہائی علم کو، اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔"

مزاج پرسی کی دعا

۵۴۱ جب کوئی پوچھے آپ کا کیا حال ہے اور کیسا مزاج ہے؟ تو اس کے جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (اللہ کا شکر ہے) کہنا چاہیے۔ [2]

جانور وغیرہ کے پھسلتے وقت کی دعا

۵۴۲ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جانور کے پھسلنے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لیا کرو،

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب (۷۹)، رقم: ۳۵۰۲، وصححه الحاكم: ۱/ ۵۲۸ ووافقه الذهبي۔

[2] **اسناده ضعيف**، المعجم الاوسط للطبراني: ۳/ ۲۱٦ رقم: ۴۳۷۷، رشدین بن سعد ضعیف راوی ہے، نیز اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔

اس سے شیطان ذلیل وخوار ہوکر لکھی کی طرح ہوجائے گا۔ 1

بچے کی پیدائش کے وقت کی دعا

543 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے بچے کی پیدائش کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت کے لیے ام سلمہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بھیجا کہ جا کر تم دونوں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیت الکرسی اور اِنَّ ربکم آخر تک اور معوذتین پڑھو۔ 2

اور بچہ پیدا ہونے کے بعد دائیں کان مین ''اذان'' اور بائیں کان میں ''اقامت'' (تکبیر) کہی جائے۔ 3

اور ''تحنیک'' (کھجور یا چھوارا کسی نیک آدمی سے چبوا کر بچے کے منہ میں دینے) کے وقت برکت کی دعا دی جائے۔ 4

ساتویں روز عقیقہ کریں اور اس کا اچھا نام رکھیں۔ 5

اور جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے کلمہ لا الہ الا اللّٰہ سکھایا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو لا الہ الا اللّٰہ سکھا دو، پھر مت پروا کرو کب مریں اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔ 6

---

1 **اسناده صحيح**، سنن ابى داود، كتاب الأدب، باب (٧٧)، رقم: ٤٩٨٢۔

2 **اسناده موضوع**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ٢/ ٦٩٩، رقم: ٦٢١، عیسیٰ بن ابراہیم القرشی اور موسیٰ بن ابی حبیب دونوں متروک اور موسیٰ بن محمد بن عطاء متہم بالکذب ہے۔

3 **اسناده ضعيف**، سنن ابى داود، كتاب الادب، باب المولود يؤذن فى اذنه، رقم: ٥١٠٥؛ سنن الترمذى، كتاب الاضاحى، باب الأذان فى أذن المولود، رقم: ١٥١٤، عاصم بن عبید اللہ ضعیف راوی ہے۔ **تنبیه**: دونوں کانوں میں اذان کہنا اجماع امت کی بنا پر جائز ہے۔

4 صحيح بخارى، كتاب العقيقه، باب تسمية المولود غداة يولد عن لم يعق عنه وتحنيكه رقم: ٥٤٦٧؛ صحيح مسلم، كتاب الاداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته رقم: ٢١٢٤، ٢١٢٥ (٥٦١٦، ٥٦١٧)۔ 5 **صحيح**، ابى داود، كتاب الضحايا، باب فى العقيقه، رقم: ٣٨٣٨؛ سنن ابن ماجه، كتاب الذبائح، باب العقيقه، رقم: ٣١٦٥؛ سنن نسائى، كتاب العقيقه، باب متى يعق؟ رقم: ٤٢٢٥۔ 6 **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ٤٧٧، رقم: ٤٢٤، ابوامیہ عبدالکریم البصری ضعیف ہے۔

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے وقت کی دعا

عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت قربانی کے جانور کی طرح عمل کرلے اور وہی دعا پڑھے جو قربانی کے جانور ذبح کرتے وقت پڑھی جاتی ہے، صرف آخر میں بسم اللہ عقیقہ فلاں کا اضافہ کرے اور فلاں کی جگہ بچے یا بچی کا نام لے۔ یعنی پوری دعا اس طرح پڑھے:

﴿۵۴۴﴾ ((اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاھِیْمَ وَمِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَقِیْقَةُ فُلَانٍ (فلاں کی جگہ بچے کا نام لو) بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ)) [1]

”بلاشبہ میں نے اپنے چہرے کا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، یکسو ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں، تحقیق میری نماز، میری قربانی، میری حیات اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو پروردگار عالم ہے۔ نہیں کوئی شریک واسطے اس کے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ! قبول کر مجھ سے جیسے قبول کی تو نے اپنے خلیل ابراہیم اور حبیب محمد ﷺ سے۔ اے اللہ! تیری طرف اور تیری رضا مندی کے لیے فلاں بچے کی طرف سے بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتا ہوں۔“

سینگی لگوانے کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سینگی لگواتے وقت آیت الکرسی پڑھ لی تو

---

[1] عقیقے کے جانور پر یہ دعا ثابت نہیں ہے، ”اللھم منك ولك عقیقة فلان“ کے الفاظ قتادہ سے منقول ہیں، دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/ ۵۷، لیکن یہ عثمان بن مطر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سینگی لگوانے سے اسے فائدہ ہوگا۔'' [1]

کان کے آواز کرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تمہارا کان آواز کرنے لگے تو مجھے یاد کرو اور مجھ پر درود بھیجو اور یہ کہو۔''

(۵۴۵) ((ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ)) [2]

''اللہ اس کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا۔''

خلافِ شرع کام ختم کرتے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن کعبہ شریف میں سے بتوں کو نکالتے وقت یہ فرماتے تھے:

(۵۴۶) ((جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا، جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ)) [3]

''حق آ گیا اور باطل جاتا رہا۔ تحقیق باطل مٹنے والا ہے۔ حق آ ہی گیا اب باطل ظاہر نہ ہوگا، اور نہ لوٹ کر آئے گا۔''

ہدیہ دینے والے کو دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہدیہ بھیجنے والے کو یہ دعا دیتی تھیں:

(۵۴۷) ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ)) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ۱/ ۲۲۱، رقم: ۱۶۸۔ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، نیز حافظ ابن کثیر نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

[2] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ۱/ ۲۲۰، رقم: ۱۶۷، حبان بن علی ضعیف اور محمد بن عبید اللہ منکر الحدیث۔

[3] صحيح بخاری، التفسير باب: وقل **جاء الحق**...، رقم: ۴۷۲۰؛ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب ازالة الاصنام من حول الكعبة، رقم: ۱۷۸۱ (۴۶۲۵)۔

[4] **اسناده حسن**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ۱/ ۳۳۴، رقم: ۲۷۹، والنسائي: ۳۰۲۔

"اللہ تمہارے مال میں برکت عنایت کرے۔"

۵۴۸ ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ)) [1]

"اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے۔"

جانور اور غلام خریدتے وقت کی دعا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جانور اور غلام خریدتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو۔"

۵۴۹ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) [2]

"اے اللہ! میں مانگتا ہوں بھلائی اس کی اور بھلائی اس چیز کی جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی اور برائی اس چیز کی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔"

گھوڑے وغیرہ پر نہ ٹھہرنے کی دعا

اگر کوئی سواری پر نہ ٹھہر سکے تو اسے یہ دعا دینی چاہیے:

۵۵۰ ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)) [3]

"اے اللہ! تو اس کو ثابت رکھ اور ہدایت یافتہ بنا دے۔"

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے یہی دعا دی تھی۔

---

[1] صحيح بخاري، كتاب مناقب الانصار، باب إخاء النبي بين المهاجرين والانصار، رقم: ۳۷۸۰۔ [2] **حسن**، سنن ابی داود، كتاب النكاح، باب في جامع النكاح، رقم: ۲۱٦۰؛ سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب شراء الرقيق، رقم: ۲۲۵۲۔

[3] صحيح بخاري، كتاب الجهاد، باب حرق الدور والنخيل، رقم: ۳۰۲۰؛ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل جرير بن عبدالله، رقم: ۲٤۷٦ (٦۳٦۵)۔

نیا کپڑا پہننے والے کو دعا

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نیا کپڑا پہنے دیکھ کر یہ دعا دی تھی:

﴿۵۵۱﴾ ((اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَعِشْ حَمِيْدًا وَّمُتْ شَهِيْدًا سَعِيْدًا)) [1]

"نیا کپڑا پہنو اور اچھی طرح زندگی بسر کرو اور نیک بخت شہید ہو کر مرو۔"

چھینک کی دعا

چھینکنے والے کو چاہیے کہ ان دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا ضرور پڑھے۔

﴿۵۵۲﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ)) [2]

"ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔"

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى)) [3]

"اللہ کی تعریفیں بہت ہی پاکیزہ اور مبارک ہیں۔ جس طرح ہمارا رب پسند کرتا اور خوش ہوتا ہے۔"

﴿۵۵۳﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) [4]

"سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔"

سننے والا چھینکنے والے کے جواب میں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔ [5]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، کتاب اللباس، باب مایقول الرجل اذا لبس ثوبًا جدیدًا، رقم: ۳۵۵۸، امام زہری مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ [2] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب کیف تشمیت العاطس، رقم: ۵۰۳۳؛ سنن الترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء کیف یشمت العاطس، رقم: ۲۷٤۱۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یستفتح به الصلاۃ----، رقم: ۷۷٤۔ عاصم بن عبید اللہ ضعیف و شریک القاضی مدلس ہیں۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، الترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء کیف یشمت العاطس، رقم: ۲۷٤۰، ہلال بن یساف نے سالم بن عبید کو نہیں پایا۔

[5] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یُشَمَّتُ، رقم: ٦۲۲٤۔

خادم کو دعا دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کا پانی لا کر دیا تو آپ نے مجھے یہ دعا دی:

(۵۵۴) ((اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ)) [1]

”اے اللہ! اسے فقیہ (بہت بڑا عالم) بنا دے۔“

ہنسی کی دعا

(۵۵۵) اپنے دوست کو ہنستا ہوا دیکھ کر ((اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ)) کہنا مسنون ہے۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب وضع الماء عند الخلاء، رقم: ۱۴۳؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابن عباس، رقم: ۲٤۷۷ (٦۳٦۸)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب التبسّم والضحك، رقم: ٦۰۸۵؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، رقم: ۲۳۹٦ (٦۲۰۲)۔

چھٹی منزل
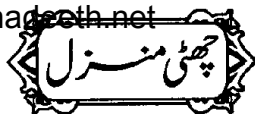
استعاذہ، پناہ مانگنے کی دعائیں

انسان زمانے کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہ تکلیفیں عموماً اپنی سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ہیں، ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہر شخص کوشش کرتا ہے، لیکن سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مصائب اور پریشانیوں سے پناہ مانگی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہی تعلیم دی ہے کہ جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، اللہ تعالیٰ ان تکلیفوں کو دور کردے گا۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں کو دور فرمایا اور عیش کی زندگی عطا فرمائی، اگر ہم بھی اپنی مصیبتوں کے دور کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کریں تو ان شاء اللہ مصیبتیں اور تکالیف دور ہوں گی۔ آپ استعاذہ والی دعاؤں کو (یعنی جن دعاؤں میں شرارت نفس اور شیطان اور دوزخ وغیرہ سے پناہ مانگی جاتی ہے) حسب معمول بوقت ضرورت ضرور پڑھا کیجئے، اللہ تعالیٰ ہماری اور سب مسلمانوں کی مشکلوں اور مصیبتوں کو دور فرمائے۔ آمین

بُرے ہمسائے سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''تم بُرے ہمسائے اور پڑوسی سے اللہ کی پناہ چاہتے رہو اور یہ دعا پڑھا کرو۔''

(556) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ)) [1]

---

[1] اسنادہ ضعیف، الأدب المفرد للبخاري: ١١٧ واللفظ له، سلیمان بن حیان اور ابن عجلان دونوں مدلس ہیں اور عن سے روایت ہے۔

تنبیہ: برے ہمسائے سے پناہ طلب کرنا ثابت ہے، لیکن مذکورہ الفاظ کے ساتھ نہیں، دیکھئے سنن النسائي: ٥٥٠٤۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے ہمسائے سے سکونت کے گھر میں، کیونکہ جنگل کا ہمسایہ بدل جاتا ہے۔''

﴿۵۵۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، برے دن اور رات اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے اور برے ہمسائے سے رہنے کے گھر میں۔''

بدبختی سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ بدبختی سے پناہ مانگا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۵۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشِّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ)) [2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے، اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کی خوشی سے۔''

رنج وغم سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ رنج وغم سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۵۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) [3]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے، عاجزی وبخیلی، بزدلی اور

---

[1] **اسناده حسن**، المعجم الكبير للطبراني: ۱۷/ ۲۹٤، رقم: ۸۱۰۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، رقم: ٦٣٤٧؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فی التعوّذ سوء القضاء، رقم: ۲۷۰۷ (٦٨٧٧)۔

[3] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن......، رقم: ٦٣٦٩؛ سنن النسائی، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الهم، رقم: ٥٤٥١۔

لوگوں کے قہر سے۔''

آنکھ اور کان کی بُرائی سے پناہ کی دعا

حضرت شکل ابن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں جسے میں پڑھ لیا کروں تو رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو:

﴿۵۶۰﴾ ((اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان، آنکھ اور دل و زبان اور منی (شہوت) کی بُرائی سے۔''

زوال نعمت سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ زوال نعمت سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۶۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)) [2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غصے سے۔''

---

[1] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، رقم: ۱۵۵۱؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الدعاء (۷٤)، رقم: ۳٤۹۲؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من شر البصر، رقم: ۵٤۵۸۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر اهل الجنة الفقراء، رقم: ۲۷۳۹ (٦۹٤٤)۔

کاہل وجودی اور بزدلی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدحالی، بزدلی اور بخیلی وغیرہ سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دعا سکھائی تھی:

﴿۵۶۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِوَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ)) [1]

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور کاہلی سے، بخیلی، بزدلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما، اور اسے پاک کر دے، تو سب سے اچھا پاک صاف کرنیوالا ہے، تو ہی اس نفس کا مولا اور آقا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۶۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ۲۷۲۲ (۶۹۰۶)۔

[2] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الستعاذة، رقم: ۱۵۴۴؛ سنن النسائی، کتاب الستعاذة، باب الاستعاذة من الذلة، رقم: ۵۴۶۲۔

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی، مال کی کمی اور ذلت سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔"

بھوک سے پناہ مانگنے کی دعا

سردار دو عالم رسول اکرم ﷺ کو جب بھوک ستاتی تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۵۶۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهٗ بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ)) [1]

"یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے، برا ساتھی ہونے کی وجہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے، کیونکہ وہ بری عادت ہے۔"

نفاق اور بُری عادتوں سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتے تھے:

﴿۵۶۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ)) [2]

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مخالفت، نفاق اور برے اخلاق سے۔"

﴿۵۶۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ)) [3]

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بری عادتوں، برے کاموں اور بری

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذہ، رقم: ۱۵۴۷؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الجوع، رقم: ۵۴۷۰، محمد بن عجلان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الاستعاذۃ، رقم: ۱۵۴۶؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الشقاق......، رقم: ۵۴۷۳، ضبارہ بن عبداللہ بن ابی سلیک مجہول ہے۔

[3] **صحیح**، سنن الترمذی، الدعوات، باب الدعاء ام سلمه، رقم: ۳۵۹۱۔

خواہشوں سے۔"

گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر گمراہی سے پناہ مانگا کرتے تھے:

﴿۵۶۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)) [1]

"اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار ہوں، تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے جھگڑا کیا۔ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تیری عزت کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ گمراہ کر دے تو مجھے، تو ہی ہمیشہ زندہ رہے گا اور انسان اور جن سب مر جائیں گے۔"

کفر سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر کفر سے پناہ مانگتے:

﴿۵۶۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ)) [2]

"یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور محتاجی سے۔"

ضعیف العمری سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعا صحابہ کرام کو سکھاتے اور خود بھی پڑھا کرتے تھے:

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالىٰ......، رقم: ۷۳۸۳؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل......، رقم: ۲۷۱۷ (۶۸۹۹)۔

[2] اسناده حسن، سنن النسائی، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من شر الكفر، رقم: ۵۴۸۷۔

﴿۵۶۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) ❶

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل، بزدلی اور نکمی عمر سے، اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔"

ڈوبنے، جل جانے اور گر جانے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر ڈوبنے اور گر کر مرنے وغیرہ سے پناہ مانگا کرتے تھے:

﴿۵۷۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا)) ❷

"اے اللہ! دب کر مرنے، گر کر مرنے، ڈوب کر مرنے، جل کر مرنے اور انتہائی بڑھاپے (سٹیا جانے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شیطان موت کے وقت مجھے بدحواس کر دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیرے راستہ میں میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر مڑوں اور پناہ چاہتا ہوں کہ میں موذی کے ڈسنے سے مروں۔"

دجّال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر مسیح الدجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے:

﴿۵۷۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الاستعاذۃ من ارذل العمر، رقم: ٦٣٧٠، ٦٣٧٤۔

❷ **اسنادہ حسن**، سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، رقم: ١٥٥٢؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من التردی والهدم، رقم: ٥٥٣٥۔

عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) [1]

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کی شرارت سے۔“

طمع اور لالچ کی برائی سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم طمع اور لالچ کی برائی سے پناہ مانگا کرو، یعنی یوں کہو:

۵۷۲ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ طَمَعٍ یَّهْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ)) [2]

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے لالچ سے جو مہر لگنے تک پہنچا دے۔“

نفس کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعا

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی۔

۵۷۳ ((اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ)) [3]

”اے اللہ! میرے دل میں بھلائی ڈال دے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچا دے۔“

دولت کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر غنا (دولت کے) فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے:

۵۷۴ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ۱۳۷۷؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاۃ، رقم: ۵۸۸ (۱۳۲۸)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ۵/ ۲۳۲؛ المستدرک للحاکم، ۱/ ۵۳۳، عبداللہ بن عامر الاسلمی ضعیف ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۶۹) رقم: ۳۴۸۳، حسن بصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَآءِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے عذاب اور آگ کے فتنے، قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے اور غنا کے فتنہ کی برائی سے ، اور محتاجی کے فتنہ کی برائی سے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو دھودے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کردیتا ہے، میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری فرما، جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں سستی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے۔''

استغفار

استغفار کے معنی معافی مانگنے کے ہیں، اللہ تعالیٰ استغفار، یعنی معافی مانگنے سے بہت خوش ہوتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جو ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ اس کو رنج وغم اور تنگی سے نجات دے کر ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے، جہاں سے اُسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔'' [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الفقر، رقم: ٦٣٧٧؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر الفتن......، رقم: ٥٨٩ (٦٨٧١)۔

[2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الحدیث القدسی......، رقم: ٣٥٤٠۔

[3] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذہ، رقم: 1518؛ سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب الاستغفار، رقم: ٣٨١٩، حکم بن مصعب مجہول ہے۔

شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے کہ جب تک اس کے بندے توبہ واستغفار کرتے رہیں گے وہ معاف فرماتا رہے گا۔ [1]

قیامت کے دن لوگوں کو بڑے بڑے درجے ملیں گے۔ جنہیں پاکر وہ کہیں گے اے اللہ! یہ درجے ہمیں کیسے مل گئے، ہمارے تو ایسے اعمال نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری اولاد کے استغفار (دعا) کی وجہ سے۔ [2]

اور گناہوں سے توبہ واستغفار کرنے کی وجہ سے آدمی ایسا ہو جاتا ہے گویا گناہ کیا ہی نہیں۔ [3]

نبی اکرم ﷺ باوجود معصوم ہونے کے دن میں ستر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے۔ [4]

اور ذیل کی دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے۔ اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر نیک عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

﴿۵۷۵﴾ ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) [5]

''اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔''

﴿۵۷۶﴾ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ)) [6]

---

[1] **اسناده حسن**، مسند احمد: ۳/ ۲۹؛ المستدرك للحاكم، ۴/ ۲۶۱، من طريق آخر و صححه ووافقه الذهبي۔ [2] **اسناده حسن**، سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب بر الوالدين، رقم: ۳۶۵۷؛ مسند احمد: ۲/ ۳۶۳۔ [3] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة رقم: ۴۲۵۰، ابوعبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ [4] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب استغفار النبی ﷺ فی اليوم والليلة، رقم: ۶۳۰۷۔ [5] **صحيح**، سنن ابی داؤد، كتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۱۶؛ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا قام من مجلسه رقم: ۳۴۳۴؛ ابن ماجه، كتاب الادب، باب الاستغفار، رقم: ۳۸۱۴۔

[6] **حسن**، سنن ابی داؤد، كتاب الوتر، بابٌ فی الاستغفار، رقم: ۱۵۱۷؛ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، بابٌ فی دعاء الضيف، رقم: ۳۵۷۷۔

”میں بخشش چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی، جو ہمیشہ زندہ وقائم رہے گا اور میں اسی کی طرف متوجہ ہوں۔“

﴿۵۷۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) [1]

”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا غلام ہوں اور میں تیرے وعدے اور اقرار پر ہوں، جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے۔ اپنے کئے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا معترف ہوں، تو مجھے بخش دے، بے شک گناہوں کا بخشنے والا تو ہی ہے۔“

﴿۵۷۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [2]

”یا اللہ! میری خطاؤں کو بخش دے، اور میری نادانی اور میری زیادتی کو میرے کام میں اور جس کام کو تو بخوبی جانتا ہے۔ اے اللہ! میری دانستہ ونادانستہ اور ہنسی مذاق کی خطاؤں کو اور ہر اس گناہ کو جو میں نے کیا، بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا اور ہر چیز پر تو ہی قادر ہے۔“

﴿۵۷۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ اللّٰهم اغْفِرْلی، رقم: ٦٣٩٨؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ٢٧١٩ (٦٩٠١)۔

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَانَنَا كُلَّهٗ)) [1]

''اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، ہم سے خوش ہو جا، ہماری دعا قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل کر دے، ہمیں دوزخ سے نجات دے اور ہمارے سب کاموں کو سنوار دے۔''

۵۸۰ ((اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَائِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا)) [2]

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے، ہمارے درمیان اصلاح کر دے، ہمیں سلامتی کی راہ دکھا دے اور ہمیں تاریکی سے نجات دے کر روشنی کی طرف لے چل، اور ظاہر و پوشیدہ گناہوں سے ہمیں بچا لے اور ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں، بیویوں اور ہمارے بچوں میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما، تو ہی سب سے زیادہ توبہ قبول کرنے اور رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا اور اس کی ثنا کرنے والا بنا دے اور ہم پر ان نعمتوں کو پورا کر دے۔''

۵۸۱ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ)) [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ ﷺ، رقم: ۳۸۳۶، ابومرزوق ضعیف ہے۔ [2] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب التشہد، رقم: ۹۶۹۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ اللّٰھم اغْفِرْلِیْ ما قدمت، رقم: ۶۳۹۸؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیۃ، رقم: ۲۷۱۹ (۶۹۰۱)۔

"اے اللہ! میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو ظاہری اور مخفی طور پر کئے اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔"

تسبیحات کی فضیلت

تسبیح کے معنی پاکی وصفائی بیان کرنے کے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے ہیں اور فی الحقیقت اللہ تعالیٰ پاک وصاف ہے۔ اس کی پاکی بیان کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی پاکی بیان کرنے والے ان کلمات کی برکت سے اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر روز سو بار ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ)) کہنے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" [1]

اور ایک مرتبہ کہنے سے دس نیکیاں، دس دفعہ کہنے سے سو نیکیاں اور سو بار کہنے سے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ [2]

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ)) اللہ کے نزدیک بہت پیارے ہیں۔ زبان پر بہت آسان ہیں اور قیامت کے دن ترازو میں بہت وزنی ہوں گے۔ [3]

اور ((سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ)) کہنے سے جنت میں کھجوروں کا درخت لگا یا جاتا ہے۔ [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، رقم: ٦٤٠٥؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ٢٦٩١ (٦٨٤٢)۔

[2] **اسناده ضعیف جدا**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (٦١) رقم: ٣٤٧٠۔ داود بن الزبرقان متروک راوی ہے۔

تنبیه: اس مفہوم کی ایک حدیث السنن الکبری للنسائی: ٨٨٩٩ و سنده حسن میں ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط، رقم: ٧٥٦٣؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ٢٦٩٤ (٦٨٤٦)۔

[4] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضائل سبحان اللہ وبحمده، رقم: ٣٤٦٥۔ ابوالزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

اور ((سُبْحَانَ اللهِ)) نصف ترازو ہے اور ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ترازو بھر کر ثواب ہے۔ [1] اور رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت سے عورتوں کے لیے فرمایا: ''تم اپنی انگلیوں پر سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ قیامت کے روز یہ کلمات گواہی دیں گے۔'' [2]

اور آپ ﷺ خود بھی: ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ [3]

نیز درج ذیل دعاؤں کے پڑھنے کا حکم فرمایا:

(۵۸۲) ((سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَّسُبحَانَ اللهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللهَ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ)) [4]

''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کی پاکی ہے اتنی جتنی مخلوق دنیا میں ہے اور اللہ کی پاکی ہے ہر چیز کے بھراؤ کے موافق، اللہ کی پاکی ہے اس چیز کے شمار کے برابر جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب فيه حديثان التسبيح نصف الميزان، رقم: ۳۵۱۸، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی ضعیف اور دوسری روایت میں رجل مجہول ہے۔

[2] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب التسبيح بالحصى، رقم: ۱۵۰۱؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب (۱۲۰)، رقم: ۳۵۸۳۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الذكر والدعاء، باب التسبيح اول النهار ......، رقم: ۲۷۲۶ (۶۹۱۳)۔ [4] **اسناده حسن**، مسند احمد: ۵/ ۲۴۹، وصححه الحاكم: ۱/ ۵۱۳ ووافقه الذهبی؛ ابن خزيمه: ۷۵۴ وابن حبان: ۸۳۰۔

ہے اور اللہ کی پاکی ہے بقدر بھرنے اس چیز کے جس کو اس کتاب نے جمع کیا ہے، اور اللہ کی تعریف ہے اتنی کہ جتنی مخلوق اس نے پیدا کی اور اللہ کی تعریف ہے اس کی مخلوق کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کی گنتی کے برابر اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے اس گنتی کے مقدار کے برابر جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور اللہ کی تعریف ہے اس کی کتاب کے بھراؤ کے برابر۔''

لاحول ولاقوۃ کے فضائل

۵۸۳ اس دعا کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' [1]

اور آپ نے فرمایا: ''جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔'' [2]

اسی طرح آپ نے فرمایا: ''یہ جنت کے درختوں میں سے ہے۔'' [3]

''اس کے پڑھنے سے ننانوے بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔'' [4]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا مطلب جانتے ہو کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ سے پھرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی حفاظت سے اور اللہ کی عبادت کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔'' [5]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب قول لاحول ولاقوة الا بالله، رقم: ٦٤٠٩ ؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت الذكر، رقم: ٢٧٠٤ (٦٨٦٢)۔ [2] حسن، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب فضل لاحول ولا قوة الا بالله، رقم: ٣٥٨١۔ [3] اسناده ضعيف، مسند احمد، ٥/ ٤١٨؛ صحيح ابن حبان: ٨٢١، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر مجہول ہے۔

[4] اسناده ضعيف، المستدرك للحاكم: ١/ ٥٤٢، بشر بن رافع ضعیف ہے۔

[5] اسناده ضعيف، كشف الاستار زوائد بزار: ٣٠٨٣، عبداللہ بن خراش ضعیف راوی ہے۔

اللہ سے سوال کرنے کی دعائیں

سوال کے معنی درخواست کرنے اور مانگنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سوال کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے، لہٰذا ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعائیں امت کو تعلیم فرمائی ہیں اور آپ خود بھی پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حسب ضرورت پڑھا کرتے تھے۔ وہ دعائیں یہ ہیں:

حسن عبادت، لسان صادق، قلب سلیم کے لیے دعا

۵۸۴ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ)) [1]

"اے اللہ! میں تجھ سے اسلام پر ثابت قدمی، ہدایت کی پختگی، تیری نعمتوں کی شکرگزاری کی توفیق اور اچھی طرح سے عبادت کرنے کی توفیق کا طلب گار ہوں سچی زبان، سلامت رہنے والا دل اور اچھی عادت کا سوال کرتا ہوں اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے۔ اور بخشش چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے تو ہی غیب جاننے والا ہے۔"

محبت الٰہی کی دعا

رسول اللہ ﷺ محبت الٰہی طلب کرنے کے لیے اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۲۳) رقم: ۳۴۰۷ رجل من بنی حنظلہ مجہول ہے۔

تنبیہ: دعا کے مذکورہ الفاظ سے تھوڑے سے فرق کے ساتھ یہ دعا سنن النسائی، کتاب السہو، باب (۶۱) نوع آخر من الدعاء، رقم: ۱۳۰۵ وسندہ حسن، میں بھی موجود ہے۔

﴿۵۸۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے چاہنے والوں کی محبت کا طلب گار ہوں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت کی طرف لے جائے۔ اے اللہ! مجھے اپنی محبت میری جان، مال، اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ عطا فرما۔''

﴿۵۸۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا فِیْمَا تُحِبُّ)) [2]

''اے اللہ! مجھے اپنی محبت اور ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع پہنچائے۔ اے اللہ! جو محبت کی چیز تو نے مجھے دی ہے اس کو تو اپنی محبوب چیز کے لیے میرے لیے قوت بنا دے۔ اے اللہ! جو محبت تو نے عطا فرمائی ہے اسے تو اپنی محبت کی چیزوں کے لیے میری دل جمعی کا سبب بنا دے۔''

خدا سے ڈرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ ڈر وخوف اور خشیتِ الٰہی کے بارے میں ہر مجلس سے اٹھتے وقت اس دعا کو پڑھتے تھے:

﴿۵۸۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود (۷۲)، رقم: ۳۴۹۰، عبداللہ بن ربیعہ حسن الحدیث راوی ہیں۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۷۲) رقم ۳۴۹۱، سفیان بن وکیع ضعیف راوی ہے۔

الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا)) [1]

''اے اللہ! ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہماری اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے تو ہماری دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں فائدہ پہنچا اور ہر ایک کو ہمارا وارث بنا اور ہمارا انتقام ہمارے ظالموں پر مقرر فرما اور ہمارے دشمنوں پر ہماری امداد فرما اور ہمارے دین میں مصیبت مت ڈال، اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ ہمارے انتہائی علم کو، اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔''

اللہ کی رضا اور اس کے دیدار کے لیے دعا

اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے دیدار کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۸۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۷۹) رقم: ۳۵۰۲، وقال: "حسن غریب" وصححہ الحاکم: ۱/ ۵۲۸ و وافقہ الذہبی۔

وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِىْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! اپنے علم غیب کی برکت سے اور اپنی اس قدرت کے ذریعے سے جو تیری مخلوق پر ہے، تو مجھے زندہ رکھ، جب تک تو جانتا ہے کہ میرا جینا اچھا ہے اور مجھے مار دے جب تو جانتا ہے کہ میرا مر جانا بہتر ہے۔ اے اللہ! میں ظاہر اور باطن میں تیرا خوف چاہتا ہوں اور خوشی اور غصے کے وقت حق بات کہنے کی توفیق چاہتا ہوں اور محتاجی اور آسودگی کی حالت میں میانہ روی چاہتا ہوں اور نہ ختم ہونے والی نعمت مانگتا ہوں، اور نہ موقوف ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک اور تیری رضامندی مرنے کے بعد چاہتا ہوں، اچھے عیش کا طالب ہوں اور تیرے چہرۂ انور دیکھنے کی لذت کا آرزومند ہوں اور تیری ملاقات کا شائق ہوں بغیر کسی ایسی تکلیف کے جو نقصان پہنچائے اور بغیر کسی ایسے فتنے کے جو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا رہنما بنا دے۔ آمین۔''

پرہیزگاری اور دیانتداری کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۸۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ)) [2]

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن النسائی، کتاب السهو، باب (٦٢) رقم: ١٣٠٦، ١٣٠٧؛ صححه ابن حبان: ٥٠٩، والحاكم ١/ ٥٢٤، ووافقه الذهبی۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، الدعوات الکبیر للبیهقی: ١/ ١٦٩، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی مشہور ضعیف راوی ہے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پرہیزگاری، دیانت داری، خوش خلقی اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

دل کی صفائی کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۹۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَا وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ)) [1]

''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے کام کو دکھاوے سے، زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک صاف کر دے، کیونکہ تو آنکھ کی خیانت اور دل کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔''

﴿۵۹۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ)) [2]

''اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے، یعنی اہل، مال اور اولاد جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں۔''

عزت اور مرتبہ چاہنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھتے تھے:

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، الدعوات الکبیر للبیهقی: ۱/ ۱۶۸، فرج بن فضالہ اور عبدالرحمٰن بن زیادہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۲۳)، رقم: ۳۵۸۶ ابوشیبہ عبدالرحمٰن ضعیف ہے۔

﴿۵۹۲﴾ ((اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا)) [1]

''اے اللہ! ہمارے مال، اولاد، تقویٰ و پرہیز گاری اور دینداری کو بڑھا، ہمیں بڑھا گھٹا نہیں اور ہمیں عزت دے، ذلیل مت کر اور ہمیں عطا فرما محروم نہ کر اور ہمیں بڑھا اور غیروں کو ہم پر نہ بڑھا اور ہمیں خوش کر دے اور ہم سے راضی ہو جا۔''

علم میں اضافے کی دعا

رسول اللہ ﷺ علم میں اضافے کے لیے اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۹۳﴾ ((اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ)) [2]

''اے اللہ! جو بات تو نے مجھے سکھائی ہے اس سے تو مجھے فائدہ دے اور فائدہ دینے والی بات مجھے سکھا دے اور میرے علم کو بڑھا دے، ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے اور میں اللہ سے دوزخ والوں کی حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔''

دل کے غصہ کو دور کرنے کی دعا

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی دعا بتا دیجیے جو میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے یہ دعا بتائی کہ تم اس کو پڑھتی رہو:

﴿۵۹۴﴾ ((اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ، اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاذْھَبْ غَیْظَ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ المومنون، رقم: ۳۱۷۳۔ یونس راوی مجہول ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب سبق المفردون، رقم: ۳۵۹۹؛ سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل، رقم: ۲۵۱، ۳۸۳۳، موسیٰ بن عبیدہ ضعیف اور اس کا شیخ مجہول ہے۔

قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا)) 1

''اے اللہ! نبی محمد ﷺ کے پروردگار، میرے گناہ بخش دے، اور میرے دل کے غصہ کو نکال دے اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔ گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات دے۔''

آخری عمر کو بہترین بنانے کی دعا

اس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے بہت پسند فرمایا ہے:

﴿۵۹۵﴾ ((يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرُ وَيَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهِ، اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ)) 2

''اے اللہ! وہ ذات کہ آنکھیں جس کے دیدار کی تاب نہیں لاسکتیں، خیالات وتفکرات جسے پا نہیں سکتے، ثنا خواں جس کی تعریف وتوصیف نہیں کر سکتے۔ حوادث جسے متغیر نہیں کر سکتے، گردش زمانہ جسے ڈرا نہیں سکتی، جو پہاڑوں کے بوجھ اور دریاؤں کے پیمانے جانتا ہے۔ مینہ کی بوندیں اور درختوں کے پتے جس کے شمار میں ہیں اور نیز اس چیز کی تعداد جسے رات اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے اور دن اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے اور نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے اور نہ دریا اس چیز کو جو

---

1 **اسنادہ حسن**، مسند احمد: ٦/ ٣٠٢، شہر بن حوشب حسن الحدیث راوی ہیں۔

2 **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٦/ ٤٧٣ رقم: ٩٤٤٨، یعقوب بن اسحاق بن الزبیر مجہول اور حمید الطویل مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو جو اس کی کان میں ہے چھپا سکتا ہے، میری آخری عمر کو بہترین عمر اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل فرما اور میرا بہترین دن وہ کر جس روز میں تجھ سے ملوں۔''

آگ جہنم سے بچنے کی دعا

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو یہ دعا بتائی تھی:

﴿596﴾ ((یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَا تُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ)) [1]

''اے وہ ذات! جس نے اچھائی کو ظاہر کیا اور برائی کو چھپایا، اے وہ جو گناہوں پر مواخذہ نہیں کرتا، اور عیبوں کی پردہ دری نہیں کرتا۔ اے بہت معاف کرنے والے! اے بہت درگزر کرنے والے! اے عام بخشش کرنے والے! اے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ کرنے والے! اے ہر راز کے رازدار! اے ہر شکایت کے منتہی! اے بڑے درگزر کرنے والے! اے بڑے احسان کرنے والے، اے استحقاق سے پہلے نعمتوں کو دینے والے۔ اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اے ہماری رغبت کی انتہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ میرے بدن کو (جہنم کی) آگ سے نہ بھوننا۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاكم: ١/ ٥٤٤، ٥٤٥، اس روایت میں بعض علتوں کے ساتھ ابن جریج کی تدلیس بھی ہے، یہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

کار خیر کے طلب اور ترک منکر کی دعا

یہ دعا رسول اللہ ﷺ کو پڑھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سکھائی کہ آپ اسے پڑھتے رہیے، پھر آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ''تم اس دعا کو آپس میں سیکھو اور سیکھاؤ۔''

﴿۵۹۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور برے کاموں کے چھوڑنے کی درخواست کرتا ہوں، مسکینوں اور غریبوں کی محبت کی دعا مانگتا ہوں اور تو مجھے بخش دے اور میرے حال پر رحم کر اور جب تو کسی قوم کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو، اس فتنہ سے پہلے مجھے اٹھالے، یعنی فتنے میں مجھے مبتلا نہ کر اور مجھے اپنے محبین کی محبت دے اور ایسے نیک کام کی محبت دے جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے۔''

اسلام پر قائم رہنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشکل اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھنے کے لیے فرمایا:

﴿۵۹۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ)) [2]

---

[1] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب سورة ص، رقم: ۳۲۳۳، ۳۲۳۵۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۲۵، عبداللہ بن صالح ضعیف ہے۔

''اے اللہ! مجھے اٹھتے، بیٹھتے اور جاگتے اسلام ہی پر قائم رکھ اور کسی دشمن اور کسی حاسد کو مجھ پر طعنہ زنی کا موقع نہ دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر شر سے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔''

غریبی اور محتاجی سے بچنے کی دعا

﴿۵۹۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ تو ہی اوّل ہے، تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی باطن ہے، تیرے نیچے کوئی چیز نہیں کہ میرے قرض کو تو ادا کر دے اور ہماری مفلسی اور محتاجی کو دولت مندی میں بدل دے۔''

شکر گزار بننے کی دعا

﴿۶۰۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا)) [2]

''اے اللہ! مجھے بہت صبر کرنے والا اور بہت شکر کرنے والا بنا دے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، رقم: ۲۷۱۳ (۶۸۸۹)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، مسند بزار: ۳۱۹۸، عقبہ بن عبداللہ الاصم ضعیف و مدلس راوی ہے۔

طلب رزق کی دعا

﴿۶۰۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْلِیَ الْخَیْرَ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ)) [1]

''اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی رضا کے طلب میں قوت دے اور بھلائی کی توفیق عنایت فرما اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں، مجھے قوت دے۔ میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے میں فقیر ہوں مجھے روزی دے۔''

جامع دعا

﴿۶۰۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَیْكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَیْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ فَرَّجْتَ)) [2]

''اے اللہ! تیرے پاکیزہ عمدہ، مبارک، محبوب اور پسندیدہ نام کی برکت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ جب تجھ سے دعا کی جاتی ہے، تو قبول فرماتا ہے اور جب تجھ سے سوال کیا جاتا ہے، تو دیتا ہے اور جب رحم کی اپیل کی جاتی ہے، تو رحم فرماتا ہے اور جب خلاصی کی درخواست دی جاتی ہے، تو خلاصی فرماتا ہے۔''

کاموں کے آسان کرنے کی دعا

﴿۶۰۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِرِ كُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ كُلِّ

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۲۷؛ المعجم الاوسط للطبرانی، ۵/ ۶۲، رقم: ۶۵۸۵، ابوداود نفیع بن حارث متروک راوی ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الاعظم، رقم: ۳۸۵۹۔ ابوشیبہ مجہول الحال راوی ہے۔

عَسِیْرٍ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَاَسْئَلُكَ الْیُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ)) [1]

''اے اللہ! میرے مشکل کاموں کو آسان کر دے، کیونکہ ہر مشکل کام تیرے نزدیک آسان ہے۔ میں تجھ سے ہر امور میں آسانی اور دنیا و آخرت کی معافی کا طالب ہوں۔''

ہدایت مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ حصول ہدایت کے لیے ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

۶۰۴ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی)) [2]

''اے اللہ! میں ہدایت، پرہیزگاری، عفت اور بے پرواہی کا طلب گار ہوں۔''

۶۰۵ ((اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ)) [3]

''اے اللہ! مجھے صحیح رہنمائی عطا کر اور سیدھا راستہ بتا دے۔''

۶۰۶ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)) [4]

''یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور روزی عطا فرما۔''

۶۰۷ ((رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَاکِرًا لَكَ ذَاکِرًا لَكَ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱/ ۳۴۴، رقم: ۱۲۵۰، عبدالرحمٰن بن ابراہیم القاص ضعیف راوی ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ۲۷۲۱ (۶۹۰۴)۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الأدعیة، رقم: ۲۷۲۵ (۶۹۱۱)۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء رقم: ۲۶۹۷ (۶۸۴۹)۔

رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ)) [1]

''اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور دوسرے کی میرے خلاف مت مدد کر اور مجھے غلبہ دے اور دوسرے کو میرے اوپر مت غالب کر اور مجھے چھپی تدبیریں بتا دے اور کسی دوسرے کو میرے اوپر غالب آنے کی تدبیر نہ بتا اور مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت کو آسان کر دے اور ظالموں پر میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار بنا اور تیری یاد کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا تیرا حکم ماننے والا اور تیری طرف ڈرنے، گڑگڑانے اور عاجزی کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دعا قبول فرما لے اور میری دلیل کو ثابت کر دے اور میری زبان سیدھی کر دے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے کینہ نکال دے۔''

اصلاح دنیا کی دعا

رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت کی درستگی اور اصلاح کے بارے میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۶۰۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) [2]

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب مايقول الرجل اذا سلم، رقم: ۱۵۱۰؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب رب اعنی ولا تعن......، رقم: ۳۵۵۱؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ۳۸۳۰۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعية، رقم: ۲۷۲۰ (۶۹۰۳)۔

''اے اللہ! میرے اس دین کی اصلاح فرما جو میرے کام کی حفاظت کرنے والا ہے اور میری دنیاوی اصلاح فرمادے جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت ٹھیک کردے جہاں مجھے دوبارہ جانا ہے اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی کی زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنادے۔''

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھائی کہ اسے پڑھا کرو:

﴿۶۰۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَسْئَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَالْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِیْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِیْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَهْلِیْ وَفِیْ مَحْيَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْئَلُكَ

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھی طرح مانگنے کی چیز مانگتا ہوں اور اچھی دعا اور اچھی کامیابی اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور جینے اور مرنے کی اچھائی کو اور ثابت رکھ مجھے (دین اسلام پر) اور (میری نیکیوں کے) پلے کو بھاری کر دے اور میرے ایمان کو ثابت وقائم رکھ اور میرے درجہ کو بلند کر اور میری نماز کو قبول فرما اور میرے گناہ بخش دے اور میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے بڑے بڑے درجوں کو (اے اللہ! قبول کر) اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اول بھلائی اور آخر بھلائی اور تمام بھلائیوں کو اور اول بھلائی اور آخر بھلائی کو اور ظاہری بھلائی اور باطنی بھلائی کو اور جنت کے بڑے بڑے درجوں کو (اے اللہ! اس کو قبول فرما)۔ اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس عبادت کی بھلائی جو میں لاتا ہوں اور اس کام کی بھلائی جو کرتا ہوں عضو سے اور اس بھلائی کو جو دل سے کرتا ہوں اور ظاہری اور پوشیدہ بھلائیوں کو اور جنت کے بڑے بڑے درجوں کو۔ (اے اللہ! اسے قبول فرما)۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ میرے ذکر کو بلند کر دے اور میرے گناہ کو دور کر دے اور میرے کام کو اچھا کر دے اور میرے دل کو پاک کر دے اور میری شرمگاہ کی حفاظت کر میرے دل کو روشن کر اور میری نگاہ کو معاف کر اور جنت کے بڑے بڑے مرتبوں کو تجھ سے مانگتا ہوں، اے اللہ! اس کو قبول فرما۔ یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو میرے کان اور میری آنکھ میں برکت دے اور برکت دے جینے اور مرنے اور میرے کام میں اور میری نیکیوں کو قبول فرما اور جنت میں تجھ سے بڑے بڑے درجوں کو مانگتا ہوں۔ میری اس دعا کو قبول فرما۔''

---

[1] **اسناده حسن**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۲۰، وصححه ووافقه الذهبي؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۳/ ۳۱٦، رقم: ۷۱۷، والاوسط: ٤/ ۳۵۳، رقم: ٦۲۱۸۔

قناعت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿٦١٠﴾ ((اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ)) [1]

''اے اللہ! جو چیز تو نے مجھے عطا فرمائی ہے اس میں قناعت اور برکت دے اور تو ہر غائب ہونے والی چیز پر بھلائی کے ساتھ میرا نگہبان اور محافظ ہو جا۔''

﴿٦١١﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَمِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّيْ خَيْرًا)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کا سائل ہوں جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا اور دنیا و آخرت کی تمام برائیوں سے جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں نہیں جانتا تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان بھلائیوں کو مانگتا ہوں جنہیں تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگا ہے اور ان برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور وہ بات اور وہ کام جو مجھے جنت کے قریب

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم ۱/ ۵۱۰، عطاء بن السائب آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ [2] **اسنادہ حسن**، سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، رقم: ۳۷٤٦۔

کردیں اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات اور کام سے جو دوزخ سے نزدیک کرے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ تقدیر میرے حق میں بہتر کردے۔''

روزی کی کشادگی کے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رزق کے لیے یہ دعا کرتی تھیں:

۶۱۲ ((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ)) [1]

''اے اللہ! میری روزی کشادہ کردے، میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے تک۔''

۶۱۳ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے روزی کی تنگی کی شکایت کی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''جب تو گھر میں داخل ہوتو سلام کر خواہ کوئی گھر میں ہو یا نہ، پھر مجھ پر درود شریف پڑھ اور سو دفعہ سورۂ اخلاص، یعنی پوری سورۂ ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھ۔'' اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کشادہ روزی اس کو عطا فرمائی اور وہ مالا مال ہوگیا، اس نے اس دعا کو اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں کو بھی بتایا جس سے سب کو فائدہ پہنچا اور اگر اس کے ساتھ سورۂ فاتحہ بھی پڑھے تو سونے پر سہاگا ہوگا۔ [2]

مال تجارت میں برکت کی دعا

۶۱۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر کے لیے نکلو تو اپنے ساتھیوں سے حالت اور سہولت میں بہتر اور توشہ میں ان سے بڑھ کر ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''تم ان پانچوں سورتوں کو پڑھ لیا کرو، یعنی

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۴۲، عیسیٰ بن میمون مشہور ضعیف راوی ہے۔

[2] اس روایت کی کوئی اصل میرے علم میں نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

(۱) قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پوری سورۃ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پوری سورۃ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورۃ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورۃ۔ ہر ایک سورہ کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ پر ختم کرو۔'' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سورتوں کی برکت سے میں بہت مالدار ہو گیا، جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ [1]

نظر بد اور مال کی حفاظت کی دعا

﴿۶۱۵﴾ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اپنے جس بندے کو اہل، مال اور اولاد کی قسم سے کوئی عطا فرمائے اور اگر وہ کہے مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اس نعمت میں موت کے سوا کوئی آفت نہ دیکھے گا۔'' [2]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مسند ابی یعلی: ۱۳/ ۴۱۴، رقم: ۷۴۱۹، اسماعیل بن خالد مجہول ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، شعب الایمان للبیہقی: ۴/ ۱۲۴، رقم: ۴۵۲۵؛ المعجم الصغیر للطبرانی: ۱/ ۲۱۲، عبدالملک بن زرارہ ضعیف راوی ہے۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت

۶۱۶ کلمہ طیبہ کی احادیث میں بہت فضیلت مذکور ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ❶

اور دوسری حدیث میں فرمایا: ''اگر تمام آسمان اور زمین والے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کو دوسرے پلڑے میں تو کلمہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔'' ❷

اور فرمایا: ''قیامت کے روز سب سے زیادہ شفاعت کا وہی مستحق ہوگا جو سچے دل سے کلمہ طیبہ پڑھتا ہے۔'' ❸

نیز فرمایا: ''قیامت کے روز ننانوے ۹۹ سجلات اور کلمہ طیبہ کا پرچہ ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا تو کلمہ طیبہ کا پرچہ بھاری ہوگا۔ ❹

اور فرمایا: ''سب ذکروں سے بہتر ذکر لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ ہے۔'' ❺

آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ایمان کو نیا کرو۔'' عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کس طرح نیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کثرت سے پڑھا کرو۔'' ❻ اور فرمایا: ''جو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ دس مرتبہ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الثیاب البیض، رقم: ٥٨٢٧؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من مات لا یشرك بالله شیئًا دخل الجنة، رقم: ٩٤ (٢٧٣)۔

❷ **اسنادہ حسن**، عمل الیوم واللیلة للنسائی: ٨٣٤، وصححه ابن حبان، موارد: ٢٣٢٤، والحاکم: ١/ ٥٢٨، ووافقه الذهبی۔

❸ بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٧٠، ٩٩۔

❹ **اسنادہ صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت وهو یشهد، رقم: ٢٦٣٩؛ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب مایرجیٰ من رحمة الله، رقم: ٤٣٠٠۔

❺ **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم......، رقم: ٣٣٨٣؛ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب فضل الحامدین، رقم: ٣٨٠٠۔ ❻ **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد: ٢/ ٣٥٩؛ المستدرك للحاکم: ٤/ ٢٥٦، صدقہ بن موسیٰ ضعیف ہے۔

پڑھے گا تو وہ چار غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا اور سو مرتبہ پڑھنے سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا۔ [1] اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور سو گناہ معاف ہوں گے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس سے بہتر کوئی نہ ہوگا مگر جو اس سے زیادہ پڑھے۔" [2]

اور فرمایا: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" یہ دو کلمے ہیں پہلے کلمہ کو عرش تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں، اور آسمان اور زمین کے بیچ کو بھی بھر دیتا ہے۔" [3] اور فرمایا: "اگر ان دونوں کو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" [4]

کلمہ شہادتین کی فضیلت

﴿٦١٧﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے گا اس پر دوزخ حرام ہو جائے گی۔)) [5]

اور فرمایا: ((جو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ کہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل کرے گا اور وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔)) [6]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التهلیل، رقم: ٦٤٠٤؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل والتسبیح، رقم: ٢٦٩٣ (٦٨٤٤)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التهلیل، رقم: ٦٤٠٣؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ٢٦٩١ (٦٨٤٢)۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ٢٠/ ١٦٠، رقم: ٣٣٤، معاذ بن عبداللہ بن رافع مجہول ہے اور ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں۔

[4] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل التسبیح......، رقم: ٣٤٦٠۔

[5] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید......، رقم: ٢٩ (١٤٢)۔ [6] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (٤٧)، رقم: ٣٤٣٥؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعًا، رقم: ٢٨ (١٤٠، ١٤١)۔

درود شریف کے فضائل

درود شریف کی بہت بڑی بزرگی ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کے بعد سب سے بہتر عبادت درود شریف کا وظیفہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶﴾ [1]

''اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی اپنے نبی (ﷺ) پر درود اور سلام بھیجو۔''

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔'' [2]

نیز آپ نے فرمایا: ''اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔'' [3]

اور ایک روایت میں ہے کہ جو ایک بار رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ [4]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی دعا کا ایک تہائی حصہ درود ہی کو بناتا ہوں۔آپ نے فرمایا: ''اگر اس سے زیادہ کرو گے تو افضل ہو گا۔'' حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: دو تہائی کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ کرو گے تو افضل ہوگا۔'' حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں اپنی دعا کا سارا وقت آپ پر درود بھیجنے کے لیے مقرر کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ((اِذًا يَكْفِيْكَ اللّٰهُ اَمْرَكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتِكَ)) اس وقت اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے کاموں کو کافی ہوگا۔'' [5]

---

[1] ۳۳/ الاحزاب: ۵٦۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد، رقم: ۴۰۸ (۹۱۲)۔ [3] **اسنادہ صحیح**، سنن النسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ۱۲۹۸۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد ۲/ ۱۷۲، عبداللہ بن لہیعہ مدلس و مختلط ہیں۔

[5] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی الترغیب فی ذکر اللہ وزکر الموت......، رقم: ۲۴۵۷۔ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

سچ ہے درود شریف کی برکت سے دنیا اور آخرت کی مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں: ''بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا'' یعنی اسی درود شریف کی برکت ہی سے ملا جو کچھ ملا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میرے اوپر محبت وشوق سے جتنا ہی زیادہ درود بھیجے گا، میں اس کے لیے قیامت کے دن شفیع وشہید ہوں گا۔ اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا۔'' 1

اور فرمایا: ''جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بخیل ہے۔ 2

نیز فرمایا: ''قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ ہوگا جو کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔'' 3

''اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں جو امت کے سلام کو مجھ پر پیش کرتے ہیں۔'' 4

''اللہ میری روح لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔'' 5

اور فرمایا: ''جو پورے پورے ثواب لینے سے خوش ہو تو اسے چاہیے کہ نبی ﷺ اور آلِ نبی پر درود وسلام بھیجے۔'' 6

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجو گے تو تمہاری دعائیں زمین وآسمان کے درمیان لٹکی رہیں گی۔ 7

---

1 اس روایت کی اصل نہیں مل سکی۔ واللہ اعلم۔

2 **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب رغم انف رجل ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، رقم: ٣٥٤٦۔

3 **حسن**، الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ٤٨٤۔

4 **اسنادہ صحیح**، سنن النسائی، کتاب السهو، باب التسليم على النبي ﷺ، رقم: ١٢٨٣۔

5 **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب زیارة القبور، رقم: ٢٠٤١۔

6 **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ٩٨٢، حبان بن یسار الکلابی ضعیف ہے۔

7 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ٤٨٦، ابوقرہ الاسدی مجہول ہے۔

درود پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ [1]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو سو بار پڑھے گا تو وہ نفاق اور دوزخ سے بری ہوگا قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ رہے گا۔'' [2]

درود شریف کے بے شمار فضائل ہیں جن کو محرر سطور بیان کرنے سے قاصر ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع اور مجدد ملت حضرت سید صدیق حسن رحمۃ اللہ علیہ نے نزل الابرار اور حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے جلاء الافہام میں نہایت بسط و تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ وَاِنْ شِئْتَ زِيَادَةَ التَّحْقِيْقِ فَطَالِعْهَا۔

درود شریف پڑھنے کے مقامات واوقات

ان تینوں حضرات نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل مقامات پر درود شریف پڑھنا چاہیے:
(۱) نماز کے تشہد اولیٰ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک، تشہد آخیرہ میں بالاتفاق (۲) قنوت کے آخر میں (۳) نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد (۴) خطبہ میں (۵) موذن کے اذان کے جواب کے بعد اور اقامت کے وقت (۶) دعا کرتے وقت اول، درمیان اور آخر میں (۷) مسجد میں داخل ہوتے وقت اور اس سے باہر نکلتے وقت (۸) صفا مروہ پر (۹) مجلس میں (۱۰) رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک سننے کے وقت (۱۱) لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۲) حجر اسود کے بوسہ لیتے وقت (۱۳) بازار میں جانے کے وقت اور واپسی کے وقت (۱۴) رات کو سو کر کھڑے ہونے کے وقت (۱۵) قرآن مجید کے ختم کرنے کے بعد (۱۶) رنج وغم کے وقت (۱۷) جمعہ کے دن (۱۸) مسجد کے پاس سے گزرنے اور اسے دیکھنے کے وقت (۱۹) رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک لکھتے وقت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ

---

[1] **اسناده ضعيف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱/ ۲۱۱، رقم: ۷۲۱، حارث الاعور ضعیف اور عبدالکریم الخزار واھی الحدیث ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، المعجم الصغير للطبرانی: ۲/ ۴۸، والاوسط: ۷۲۳۱، ابراہیم بن سالم مجہول ہے۔

مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوةُ جَارِيَةً لَهٗ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ)) [1]

''جو کتاب لکھنے میں مجھ پر درود بھیجے گا تو فرشتے ہمیشہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ ﷺ دائمًا سبحان اللہ کیا شان عظمیٰ اور نعمت کبریٰ ہے۔ موجودہ زمانے کے مؤلفین اور مصنفین رسول اللہ ﷺ کے اسم مبارک کے بعد صرف (صلعم) لکھ کر اکتفا کرتے ہیں خاکسار محرر سطور کے نزدیک یہ کفایت شعاری کوئی مستحسن نہیں ہے، محدثین کرام اور سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم نے اس کفایت شعاری کو پسند نہیں فرمایا، بلکہ ہر جگہ نام مبارک پر ﷺ مکمل تحریر فرمایا اور اسی وجہ سے ان کی مغفرت ہوئی۔

(۲۰) صبح وشام کے وقت (۲۱) گناہ سے توبہ کے وقت (۲۲) محتاجی کے وقت (۲۳) منگنی اور نکاح کے وقت (۲۴) وضو کے بعد (۲۵) نمازوں کے بعد (۲۶) ہر کام شروع کرتے وقت۔

ان مذکورہ اوقات کے دلائل کتب ثلاثہ میں مذکور ہیں طوالت کی وجہ سے نہیں لکھے۔

(**تنبیہ**: مذکورہ اوقات ومقامات میں سے کچھ صحیح ثابت ہیں اور اکثر غیر ثابت ہیں۔)

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

درود شریف کے بہت فوائد ہیں جو نزل الابرار، جلاء الافہام، القول البدیع اور مفتاح الحسن وغیرہ میں وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ طوالت کی وجہ سے یہاں نہیں لکھے جارہے ہیں۔

درود شریف کے صیغے

درود شریف مختلف روایات سے متعدد طریق سے منقول ہے جنہیں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مہذب واذکار میں اور علامہ سخاوی نے القول البدیع میں اور حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱/ ۴۹۷، رقم: ۱۸۳۵، ۱۸۵۶، ابو علی الدارسی بشر بن عبید کذاب ومتروک ہے۔

نے جلاء الافہام اور مجدد ملت سید صدیق حسن نے نزل الابرار میں اور ابن الہمام، ابن حجر مکی، صاحب ذخیرۃ الخیر، عراقی اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے الحزب الاعظم میں اپنے طرز پر لکھا ہے ان صیغوں کی تعداد اسی (۸۰) کے قریب ہے۔ چند صحیح صیغوں کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ اللہ نے سلام کا طریقہ تو ہمیں بتا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہو:

۶۱۸ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

''اے اللہ! رحمت اتار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔''

۶۱۹ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

''اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح ابراہیم وآل ابراہیم پر برکت اتاری تو ہی لائق تعریف و بزرگ ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود شریف کی خصوصیت کی دو وجہیں بیان کی جاتی ہیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف میں تمام نبیوں نے السلام علیکم کہا مگر آپ کی امت پر سوائے ابراہیم علیہ السلام کے اور کسی نبی نے سلام نہیں بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس احسان کے بدلے میں اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا کرو۔

(۲) ابراہیم علیہ السلام جب بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو سب گھر والوں کو جمع کر کے بیٹھے تو پہلے آپ نے یہ دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ شُيُوْخِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَهَنِّهُ مِنِّي السَّلَامُ''

''یا اللہ! جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بوڑھوں میں سے اس گھر کا حج کرے اسے میرا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (۱۰)، رقم: ۳۳۷۰؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۴۰۶ (۹۰۷)۔

سلام پہنچا دے۔" اس پر سب اہل بیت نے آمین کہی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: "اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ لُسُوْنِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) فَهَنِّهُ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالُوا اٰمِين." "اے اللہ! امت محمدیہ کے ادھیڑوں میں سے جو اس گھر کا حج کرے اسے میرا اسلام پہنچا دے۔ سب نے آمین کہی، پھر اسمٰعیل علیہ السلام نے دعا کی: "اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ شَابِّ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَهَنِّهُ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالُوْا (آمین)" "یا اللہ! جو محمد ﷺ کی امت کے نوجوانوں میں سے اس گھر کا حج کرے اسے میرا اسلام پہنچا دے۔ سب نے آمین کہی، پھر حضرت سارہ علیہا السلام نے دعا کی: "اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ مِنَ النِّسْوَانِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَهَنِّهُ مِنِّي السَّلَامَ" اے اللہ! جو عورت امت محمد ﷺ کی عورتوں میں سے اس گھر کا حج کرے اسے میرا اسلام پہنچا دے، سب گھر والوں نے اس پر آمین کہی، پھر حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے دعا کی: "اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنَ الْمَوَالِيْ وَالْمَوَالِيَاتِ" اے اللہ! جو امت محمدیہ کے آزاد غلاموں اور باندیوں میں سے اس گھر کا حج کریں۔ ان پر میرا اسلام پہنچا دے۔ سب گھر والوں نے آمین کہی۔ [1]

جب ان لوگوں نے پہلے ہی اس امت محمد ﷺ کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس احسان کے بدلے میں ان پر درود و سلام بھیجنے کا حکم فرمایا۔

﴿۶۲۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ)) [2]

"اے اللہ! رحمت بھیج محمد (ﷺ) پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ جس طرح رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت اتار محمد اور آل محمد (ﷺ) پر جس طرح تو نے برکت اتاری ابراہیم پر۔"

---

[1] القول البدیع، ص: ۸۵، اس روایت کی کوئی اصل میرے علم میں نہیں ہے، جس نے بھی نقل کی بے سند کی۔

[2] **اسناده صحيح**، سنن النسائی، کتاب السهو، باب (۵۳)، رقم: ۱۲۹۴، واللفظ له، نیز دیکھئے صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ۶۳۵۸۔

۶۲۱ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ اور آل محمد پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت نازل کر محمد (ﷺ) اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہان میں تحقیق تو ہی خوبیوں والا اور عزت والا ہے۔''

۶۲۲ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [2]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد (ﷺ) نبی امی اور آل محمد ﷺ پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام اور برکت نازل کر نبی محمد (ﷺ) پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر تو خوبیوں والا عزت والا ہے۔''

۶۲۳ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [3]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد نبی امی اور آل محمد (ﷺ) پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل کر محمد نبی امی اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی خوبیوں والا عزت

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم: ٤٠٥ (٩٠٧)۔ [2] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی بعد التشهد، رقم: ٩٨١؛ عمل الیوم واللیلة للنسائی، رقم: ٤٩۔

[3] **صحیح**، مسند احمد: ٤/ ١١٩؛ صحیحه ابن خزیمه: ٧١١، وابن حبان: ١٩٥٩۔

والا ہے۔"

﴿۶۲۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

"اے اللہ! درود بھیج محمد (ﷺ) پر اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر جس طرح درود بھیجا ابراہیم پر اور برکت اتار محمد (ﷺ) اور آپ کی اولاد پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی حمید مجید ہے۔"

﴿۶۲۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ)) [2]

"اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کے اہل بیت پر جس طرح رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو حمید مجید ہے۔ اے اللہ! ہم پر ان لوگوں کے ساتھ رحمت اتار۔ اے اللہ! برکت نازل کر محمد ﷺ اور آپ کے گھر والوں پر جس طرح برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! ہمارے اوپر برکت نازل کر، ان کے ساتھ، اللہ کی رحمتیں اور مومنوں کا درود نازل ہو محمد نبی امی (ﷺ) پر تمہارے اوپر سلام ہو

---

[1] صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء، باب (۱۰) ۳۳۶۹؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ، رقم: ۷۰٤ (۹۱۱)۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن الدارقطني: ۱/ ۳۵٤، رقم: ۱۳۲۳۔ عبدالوہاب بن مجاہد متروک ہے۔

اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔"

﴿۶۲۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ)) [1]

"اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت اتار محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور رحم فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر، جس طرح رحم فرمایا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔"

﴿۶۲۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [2]

"اے اللہ! اپنی رحمتوں اور برکتوں کو محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر کر دے، جس طرح کیا تو نے اسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تحقیق تو خوبیوں والا عزت والا ہے اور برکت نازل کر محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ بزرگ ہے"

﴿۶۲۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ

---

[1] اسنادہ ضعیف، الأدب المفرد للبخاری: ٦٤١، سعید بن عبدالرحمٰن اموی مجہول الحال ہے۔

[2] اسنادہ ضعیف، مسند احمد ٥/ ٣٥٣، ابوداود الاعمی نفیع بن حارث متروک ہے، کما تقدم۔

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

''اے اللہ! تو رحمت بھیج محمد نبی ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اہل بیت پر جس طرح رحمت بھیجی آل ابراہیم علیہ السلام پر تو خوبیوں والا عزت والا ہے۔''

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ۹۸۲، حبان بن یسار ضعیف راوی ہے۔

خاتمۃ الکتاب

یَقُوْلُ مُؤَلِّفُ ذٰلِكَ الْکِتَابِ، اَلْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ، اَلْمُعْتَصِمُ بِحَبْلِ اللّٰہِ الْمَتِیْنِ الرَّاجِیْ لُطْفُہُ الْقَوِیِّ اَبُو الصَّمْصَامِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنِ یَادٍ عَلِیِّ الْبَسْتَوِیِّ سَلَّمَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ عَنْ حَوَادِثِ الْجَلِیِّ وَالْخَفِیِّ اِنَّہٗ قَدْ فَرَغَ مِنْ تَسْوِیْدِہٖ وَتَرْصِیْفِہٖ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَقْتَ الضُّحٰی سَبْعَۃً وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْجَمَادِی الْاُوْلٰی سَنَۃَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَثَلٰثَ عَشَرَۃَ مِنْ مِائَۃٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ الْقُدْسِیَّۃِ عَلٰی صَاحِبِھَا اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَتَحِیَّۃٍ بِمَدْرَسَۃِ ''دَارُ الْقُرْآنِ وَالْحَدِیْثِ'' الشَّھِیْرَۃِ بِمَدْرَسَۃِ الْحَاجِّ عَلِیِّ جَانْ الْمَرْحُوْم، اَلْوَاقِعَۃِ فِیْ بَلْدَۃِ دِھْلِیْ حَمٰھَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْفِتَنِ اَلَّفَ ھٰذِہِ الزُّبَرِ فِیْ اَوَانِ الْحُرُوْبِ الَّتِیْ اشْتَدَّ ضِرَامُھَا وَاشْتَعَلَ لَھَابُھَا فِیْ اَرْجَاءِ الْھِنْدِ وَجَاءَتْ سُمُوْمُھَا وَشَرَارُھَا وَوَجَلُھَا وَفَزَعُھَا فِیْہِ بِذٰلِكَ الْخَلَائِقِ الْمُتَحَیِّرُوْنَ الْخَائِفُوْنَ عَلٰی نُفُوْسِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ وَاَوْلَادِھِمْ وَنِسَآءِھِمْ فَرَقَمَ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃَ لِیَلْجَؤُا وَیَتَضَرَّعُوْا بِھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ اِلَی اللّٰہِ مِنْ تِلْكَ الْاٰفَاتِ وَیَسْتَغْفِرُوْا الذُّنُوْبِھِمْ وَیَسْتَنْصِرُوْا مِنْ رَبِّھِمْ عَلٰی عَدُوِّھِمْ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلِ وَاِنِّیْ قَدْ اَجَزْتُ بِھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ لِاَوْلَادِیْ عَبْدُ الرَّشِیْدِ وَعَبْدُ الْحَلِیْمِ وَعَبْدُ الْحَیِّ وَاٰمِنَۃَ وَمَحْمُوْدَۃِ وَمَسْعُوْدَۃِ وَسَعِیْدَۃِ وَعَبْدُ الْحَنَّانِ وَعَبْدُ الْمَنَّانِ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ وَنِسَائِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاُمِّ مَحْمُوْدَۃِ بَتُوْلَ وَسَائِرِ تَلَامِذِیْ وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الَّذِیْنَ ھُمْ اَھْلُ بِذٰلِكَ۔

اس کتاب کا مولف عاجز مسکین اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والا اس کی قوی رحمت کا امیدوار عبد السلام بن یاد علی بستوی (ان دونوں کو اور آپ حضرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت کی چھوٹی بڑی تمام مصیبتوں سے بچائے) عرض گزار ہے کہ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ کو مدرسہ حاجی علی جان دہلی میں جمعہ کے روز چاشت کے وقت اس کتاب کے لکھنے سے فارغ ہوا۔ یہ کتاب ایسے جنگ کے زمانہ میں لکھی ہے جس کے آگ کے شعلے ہندوستان سے باہر بھڑک رہے ہیں اور اس کی چنگاری اور دہشت اس میں بھی پہنچ رہی ہے۔ مخلوق خدا اس وجہ سے اپنی جان و مال اور بیوی بچوں پر خوف زدہ اور حیران و پریشان ہے۔ اس کتاب کو اس لیے لکھا ہے، تاکہ ان دعاؤں کو پڑھ کر مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات حاصل کریں اور اپنے گناہوں سے معافی مانگ کر اپنے رب سے اپنے دشمنوں پر مدد طلب کریں۔ میں اللہ ہی پر اعتماد کرتا ہوں وہی مجھے کافی اور بہت اچھا کارساز ہے۔ ان دعاؤں کو پڑھنے کی اجازت دی ہے، اپنی اولاد عبد الرشید، عبد الحکیم، عبد الحیّ، آمنہ، محمودہ، مسعودہ سعیدہ وعبد الحنان وعبد المنان اور عبد العزیز اور اپنی دونوں بیویوں امّ سلمہ وام محمودہ بتول کو اور تمام شاگردوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اور جو اسکے اہل ہیں۔

عرض مولف

فَيَامَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلِّ شَيْءٍ اَيَّ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فلتسعني رَحْمَتُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا مَنْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اِنِّيْ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِكَ فَارْحَمْنِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَامَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. اِنِّيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُسْرِفِيْنَ فَاغْفِرْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَاَوْلَادِيْ وَاَهْلِيْ وَاَقَارِبِيْ وَمَشَائِخِيْ وَاَحِبَّائِيْ وَلِمَنْ قَرَأَ وَكَتَبَ وَسَمِعَ هٰذَا الْكِتَابَ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

''پس اے وہ ذات پاک! جس کی رحمت تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے میں بھی ان چیزوں میں سے ایک چیز ہوں، اے ارحم الراحمین! تیری رحمت مجھے بھی گھیر لے اور اے وہ ذات! جس نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم کرلیا ہے۔ میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں، پس ارحم الراحمین! میرے حال پر رحم فرما اور اے وہ ذات! جس نے اپنی کتاب میں یہ فرمایا ہے کہ اے میرے نبی آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجیے جن لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، یقیناً اللہ سب گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے، کیونکہ وہ بڑا معاف فرمانے والا مہربان ہے، پس میں بھی ان نافرمانوں میں سے ہوں، لہٰذا میرے سب گناہوں کو معاف فرما دے تو غفور و رحیم ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور اساتذہ کرام، والدین، دوست و احباب، میری اولاد، میرے اہل بیت اور اس کتاب کے لکھنے والوں، سننے والوں، اساتذہ کرام اور اس کتاب کے پڑھنے والوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بھی بخش دے۔ اے میرے مولیٰ! میرے تمام کاموں کے انجام کو اچھا کر دے اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا لے۔ اے میرے رب! میری اس دعا کو قبول فرما لے، کیونکہ تو ہی سننے اور جاننے والا ہے اور سب سے آخر میں ہماری یہی دعا ہے کہ ساری تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور درود وسلام بھیجتے ہیں اپنے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے آل واصحاب پر اور تمام نبیوں ورسولوں پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر۔''

المولف: عبدالسلام بستوی

۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ دہلی